روزنامہ
ہمارا نعرہ
پٹنہ
HAMARA NAARA DAILY PATNA
بانی: مرحوم الحاج محمد شمس الہدیٰ استھانویؒ
ایڈیٹر: انوار الہدیٰ
PATNA, WEDNESDAY, 18.05.2025 , RNI No.4256/63, Late City Pages:8 Price: Rs.1/-
پٹنہ،۱۸رجون، بدھ، ۲۰۲۵ءمطابق ۲۰رذی الحجہ ۱۴۴۶ھ
Vol:60 Issue No.138

تل ابیب میں موساد کے مرکز کو کامیابی سے نشانہ بنایا: ایرانی پاسداران انقلاب

تہران 18 جون (یو این آئی) ایرانی پاسداران انقلاب نے اعلان کیا ہے کہ اس نے حالیہ میزائل حملے کے دوران تل ابیب میں اسرائیلی خفیہ ایجنسی 'موساد' کے مرکز کو نشانہ بنایا۔ ایرانی خبر رساں ادارے تسنیم نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق پاسداران انقلاب نے بیان جاری کیا جس میں اس نے بتایا کہ تل ابیب میں صیہونی حکومت کی جاسوسی ایجنسی موساد کے ایک بڑے مرکز پر کامیاب میزائل حملہ کیا۔ پاسداران انقلاب نے کہا کہ اس کی ایرواسپیس فورس کے یونٹوں نے منگل کی صبح موساد کے خلاف ایک موثر کارروائی کی، انتہائی جدید فضائی دفاعی نظام کے باوجود صیہونی حکومت کی فوج کا ملٹری انٹیلی جنس ڈائریکٹوریٹ اور تل ابیب میں موساد کا مرکز ہمارے میزائلوں کی زد میں آیا۔

بی جے پی کا مقصد تمام ذاتوں کا احترام کرنا ہے

نئی دہلی 18 جون (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے کانگریس پر ذات پات کی بنیاد پر مردم شماری کے معاملے پر ملک کو گمراہ کرنے کا الزام لگایا ہے اور کہا ہے کہ کانگریس کا ذات پر مبنی مردم شماری کا مقصد خاندان کی ترقی اور ذاتوں کے درمیان تنازعات کو ختم کرنا ہے، جبکہ بی جے پی کا مقصد تمام ذاتوں کا احترام کرنا اور پسماندہ طبقات کو ترقی دینا ہے۔ بی جے پی کے ترجمان اور ایم پی ڈاکٹر سدھانشو ترویدی نے آج یہاں پارٹی کے مرکزی پروگرام میں نامہ نگاروں کو بتایا کہ "کانگریس پارٹی نے حال ہی میں سٹلائٹ فلموں میں دکھائے جانے کے بعد بھی پاکستان کے ایئربیس کی تباہی نہیں دیکھی۔ انہیں شہریت ترمیمی قانون (سی اے اے) کے نوٹیفکیشن میں لفظ مذہبی تشدد نہیں دیکھا۔" انہوں نے کہا کہ دھندلی نظر یا شاید جان بوجھ کر مسخ شدہ نظر کی وجہ سے کانگریس اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہے کہ کیا واضح طور پر بیان کیا جا رہا ہے۔

اسرائیل اور ایران کے درمیان جنگ ایک نئے موڑ پر

اسرائیلی حملوں میں اب تک 227 ایرانی شہری ہلاک ہو چکے ہیں

تل ابیب/تہران/یروشلم، 17 جون (یو این آئی) اسرائیل اور ایران کے درمیان جنگ ایک نئے موڑ پر پہنچ گئی ہے جس میں ایران کے فوجی سربراہ شادمانی کے مارے جانے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ اسرائیل نے اپنے دعوے میں کہا ہے کہ ایران کے وارٹائم چیف آف اسٹاف اور اسلامی جمہوریہ کے اعلیٰ ترین افسروں میں سے ایک علی شادمانی کو مار دیا گیا ہے۔ اسرائیل نے تہران میں اس کے سرکاری میڈیا آئی آر آئی بی نیوز کے ہیڈکوارٹر کو نشانہ بنایا ہے۔ اسرائیلی حملوں میں اب تک 227 ایرانی شہری ہلاک ہو چکے ہیں۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے پیر کے روز آئی آر آئی بی نیوز ہیڈکوارٹر پر اسرائیلی حملے کی تصدیق کرتے ہوئے اسے جرم قرار دیا۔ انہوں نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل پر زور دیا ہے کہ وہ اسرائیلی حملے کو روکے۔ بقائی نے ایکس پر کہا، "اسرائیل نے سرکاری ٹیلی ویژن اور ریڈیو کمپنی پر حملہ کر کے ایک اور گھناؤنا جرم کیا ہے اور سلامتی کونسل کو ایران کے عوام پر حملوں کو روکنے کے لیے اپنی ذمہ داری پوری کرنی ہوگی۔" دوسری جانب اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے ایران کے خلاف جاری جنگ کو ایران کو اس کے برے حکمرانوں سے نجات دلانے کی مہم قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کے دن اب ختم ہو گئے ہیں اور وہاں آزادی کی مشعل روشن ہو چکی ہے۔ مسٹر نیتن یاہو نے کہا کہ اسرائیل کی فوجی کارروائی اس کے لوگوں کو اسلامی جمہوریہ کا تختہ الٹنے کا موقع فراہم کر رہی ہے۔ ایک اور متعلقہ پیش رفت میں، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے تہران کے لوگوں سے شہر خالی کرنے کی اپیل کی ہے۔ مسٹر ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ پر لکھا، "ایران کو اس معاہدے پر دستخط کرنا چاہیے تھا جو میں نے ان سے کرنے کو کہا تھا۔" انہوں نے کہا کہ میں نے بارہا کہا ہے کہ ایران کے پاس جوہری ہتھیار نہیں ہو سکتا۔ ہر کسی کو فوری طور پر تہران کو خالی کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آسان الفاظ میں ایران کے پاس جوہری ہتھیار نہیں ہو سکتا۔ دوسری جانب ایران نے تبریز میں اسرائیل کا ایک ایف-35 لڑاکا طیارہ مار گرانے کا دعویٰ کیا ہے۔ مشرقی آذربائیجان کرائسز مینجمنٹ کے ڈائریکٹر جنرل ماجد فارشی نے منگل کو بتایا کہ تبریز کے ارد گرد تین مقامات کو نشانہ بنایا گیا اور فضائی دفاعی نظام سے اسرائیلی مائیکرو ایئر وہیکلز (ایم اے وی) پر حملہ کیا گیا۔ ایران کے فضائی دفاعی نظام نے اسرائیل کے چوتھے ایف-35 لڑاکا طیارے کو مار گرایا ہے۔ امریکی میڈیا رپورٹس کے مطابق مسٹر ٹرمپ نے کناڈا میں ہونے والے جی 7 سربراہی اجلاس کو جلد چھوڑ کر واپس آنے کا فیصلہ کیا ہے۔

انہوں نے امریکی قومی سلامتی کونسل کو حکم دیا کہ وہ وائٹ ہاؤس کے سچویشن روم میں میٹنگ کے لیے تیار رہیں۔ انہوں نے اپنی ٹیم کے ارکان کو ہدایت کی ہے کہ وہ جلد از جلد ایرانی حکام سے ملاقات کا اہتمام کریں۔ صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنی ٹیم کے ارکان کو ہدایت کی ہے کہ وہ جلد از جلد ایرانی حکام سے ملاقات کا اہتمام کریں۔ سی این این نیوز چینل نے ذرائع کے حوالے سے اپنی رپورٹ میں یہ اطلاع دی ہے۔ تہران میں ہندوستانی سفارت خانے نے ہندوستانی شہریوں سے کہا ہے کہ وہ اسرائیل کی طرف سے کئے جا رہے حملوں کے پیش نظر شہر چھوڑ کر محفوظ مقامات پر چلے جائیں۔ ہندوستانی سفارت خانے نے شہریوں سے کہا ہے کہ وہ اپنے رابطہ کی تفصیلات اور اس جگہ کی تفصیلات جہاں وہ قیام پذیر ہیں سفارت خانے کو فراہم کریں۔ ہندوستانی سفارت خانے نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، "تمام ہندوستانی شہری اور پی آئی او جو اپنے وسائل کا استعمال کرتے ہوئے تہران سے باہر جا سکتے ہیں، وہ شہر سے باہر محفوظ مقامات پر چلے جائیں۔

بہار میں ایم ایس پی پر دلہن اور تلہن کی خریداری ہوگی

پٹنہ، 17 جون (یو این آئی) بہار حکومت نے ریاست میں دلہن اور تلہن فصلوں کی پیداوار بڑھانے کے مقصد سے موجودہ ربیع سیزن میں چنا، مسور اور سرسوں کو مرکزی حکومت کی جانب سے مقرر کردہ کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) پر خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔ محکمہ کابینہ سکریٹریٹ کے ایڈیشنل چیف سکریٹری ڈاکٹر ایس سدھارتھ نے منگل کو ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی صدارت میں منعقدہ کابینہ اجلاس میں اس تجویز کو منظوری دی گئی۔ ڈاکٹر سدھارتھ نے بتایا کہ ربیع مارکیٹنگ سیزن 2025-26 کے لیے یہ اسکیم خوراک و صارفین کے تحفظ محکمے کے ذریعے نافذ کی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ مرکزی حکومت نے چنے کی ایم ایس پی فی کوئنٹل 5650 روپے، مسور کی 6700 روپے اور سرسوں کی 5950 روپے مقرر کی ہے۔ انہی قیمتوں پر بہار میں بھی اس بار دلہن اور تلہن کی خریداری کی جائے گی۔ کابینہ سکریٹریٹ محکمہ کے اے سی ایس نے بتایا کہ اسکول کلرکوں کے لیے سروس رولز کی منظوری دے دی گئی ہے۔ اب تدریسی و غیر تدریسی ملازمین کی سروس کے دوران وفات کی صورت میں ان کے اوپر انحصار کرنے والوں کو ہمدردی کی بنیاد پر نوکری دی جا سکے گی۔ ان اسامیوں میں سے 50 فیصد ہمدردی کی بنیاد پر اور 50 فیصد براہ راست تقرری سے پر کی جائیں گی۔ ڈاکٹر سدھارتھ نے بتایا کہ "اسکول لائبریرین کیڈر" کے قیام کی منظوری بھی دے دی گئی ہے، جس سے سیکنڈری و ہائیر سیکنڈری اسکولوں میں لائبریریز کی تقرری ممکن ہو سکے گی۔ انہوں نے بتایا کہ محکمہ تعلیم میں ترقیاتی منصوبوں کی نگرانی کے لیے تین نئے مشیر کے عہدے بھی منظور کیے گئے۔ اے سی ایس نے بتایا کہ صنعت کاری کے فروغ کے لیے سارن ضلع کے ارنا (امنور حلقہ) میں 5.70 ایکڑ زمین صنعت کاری کے لیے مختص کی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ میٹھاپور میٹرو اسٹیشن کی تعمیر کے لیے چندرگپت انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کی 1555.0 ایکڑ زمین 49.10 کروڑ روپے کی لاگت پر الاٹ کی گئی۔ بہار بلڈنگ بائی لاز 2014 میں ترمیم کرتے ہوئے اب بلڈنگ احاطوں میں 5G اینٹینا نصب کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے جس سے تیز موبائل انٹرنیٹ اور بہتر نیٹ ورک کوریج مل سکے گا۔ ڈاکٹر ایس سدھارتھ نے بتایا کہ ریاستی سطح پر کھلاڑیوں کو پیشہ ورانہ تربیت فراہم کرنے کے لیے "اسٹیٹ اسپورٹس اکیڈمی اور انٹرنیشنل کرکٹ اکیڈمی، راجگیر" کے لیے ٹرینیز کی سروس رولز 2025 کو منظوری دی گئی ہے۔ اے سی ایس نے بتایا کہ سون، کیول، پھلگو، موہر اور چانن ندیوں میں سی ایم پی ڈی آئی کے ذریعہ ریت کی دوبارہ بھرپائی کا مطالعہ کرایا جائے گا تاکہ مانسون کے بعد سائنسی بنیاد پر مٹی و ریت کے جمع ہونے کا اندازہ لگایا جا سکے۔ اور درست کانکنی سروے رپورٹ کی بنیاد کانکنی کو منظوری دی جا سکے گی۔ انہوں نے بتایا کہ اس کے لیے 58.2 کروڑ روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے۔ ڈاکٹر سدھارتھ نے بتایا کہ 1717 خصوصی معاون پولیس (ایس اے پی) اہلکاروں، جو انڈین فوج سے ریٹائرڈ ہیں، کی سروس مدت مالی سال 2025-26 تک بڑھا دی گئی ہے۔

شاہ نے دھامی کو تمام تجاویز پر مثبت کارروائی کا یقین دلایا

نئی دہلی 18 جون (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی کی طرف سے پیش کی گئی تمام تجاویز پر مثبت کارروائی کا یقین دلایا۔ مسٹر دھامی نے منگل کو نئی دہلی میں مسٹر شاہ سے ملاقات کی اور ریاست کی مجموعی ترقی سے متعلق مختلف اہم امور پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے سائبر سیکورٹی کے میدان میں بڑھتے ہوئے چیلنجوں کے پیش نظر مرکزی وزیر سے درخواست کی ہے کہ وہ دہرادون میں سائبر سینٹر آف ایکسیلنس کے قیام کے لیے 60.63 کروڑ روپے کی رقم منظور کریں۔ یہ سنٹر ڈیجیٹل جرائم کی روک تھام، ماہرین کی تربیت، سائبر فرانزک اور جدید وسائل کی ترقی میں اہم کردار ادا کرے گا۔ قدرتی آفات کی وجہ سے ریاست کے بجلی کے بنیادی ڈھانچے کو پہنچنے والے نقصان پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے، مسٹر دھامی نے بجلی کی پیداوار، ترسیل اور تقسیم کے اثاثوں کو این ڈی آر ایف/ ایس ڈی آر ایف کے تحت معاوضے کے دائرے میں لانے کی درخواست کی۔ انہوں نے کہا کہ اس سے ریاست کا ڈیزاسٹر مینجمنٹ سسٹم مزید موثر اور مضبوط ہوگا۔ انہوں نے ستارگنج سنٹرل جیل کی توسیع کی تجویز پر 16.150 کروڑ روپے کی لاگت سے جلد منظوری کی بھی درخواست کی۔ وزیر اعلیٰ نے وزیر اعظم نریندر مودی کی تحریک سے کامیابی کے ساتھ منعقد اتراکھنڈ گلوبل انویسٹر سمٹ-2023 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ریاست نے 50.3 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کی سرمایہ کاری کی تجاویز پر مفاہمت کی یادداشتوں (ایم او یو) پر دستخط کیے ہیں۔ اسے فخر کی بات بتاتے ہوئے، انہوں نے مرکزی وزیر داخلہ کو بتایا کہ اسے ایک تہوار کے طور پر مناتے ہوئے، اتراکھنڈ انویسٹمنٹ فیسٹیول منعقد کرنے کی تجویز ہے، جسے پنت نگر-رودر پور کے صنعتی علاقے میں منعقد کیا جائے گا۔

جو غزہ میں کیا وہ ہی ایران میں بھی کریںگے: اسرائیلی فوجی ترجمان کی دھمکی

تل ابیب 18 جون (یو این آئی) اسرائیلی فوج کے ترجمان نے ایران کو دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ جو کچھ اسرائیل نے لبنان، غزہ اور مغربی کنارے میں کیا ایران میں بھی وہی کرے گا۔ العربیہ اردو کی ایک رپورٹ کے مطابق گزشتہ روز ایک پریس بریفنگ کے دوران اسرائیلی فوج کے ترجمان نے ایران پر کیے گئے حملوں پر بات کی لیکن مستقبل کے اہداف کا اعلان کرنے سے انکار کر دیا۔ اسرائیلی فوج کے ترجمان نے بتایا کہ اتوار کے روز ایران پر کیے گئے حملوں میں 50 سے زائد طیاروں نے شرکت کی اور ان حملوں میں 120 سے زائد اہداف کو نشانہ بنایا گیا۔ ترجمان اسرائیلی فوج کا کہنا تھا کہ ہم اپنے حملوں کو ایرانی فضائیہ کی قیادت پر مرکوز کر رہے ہیں جب کہ اسرائیل نے ایران کے ایک تہائی میزائل لانچرز کو تباہ کر دیا ہے۔ فوجی ترجمان کے مطابق ایران کے خلاف آپریشن اپنی تمام شکلوں میں جاری ہے، جو کچھ اسرائیل نے لبنان، غزہ اور مغربی کنارے میں کیا وہ ایران میں بھی وہی کرے گا۔

واضح رہے کہ اسرائیل نے 13 جون کو ایران کی عسکری قیادت اور جوہری تنصیبات کو نشانہ بناتے ہوئے ایران کیخلاف حملوں کی ایک بڑی مہم کا آغاز کیا تھا۔ 5 روز سے جاری ان حملوں میں ایرانی فوج کے سربراہ، اعلیٰ عسکری کمانڈر اور کئی جوہری سائنسدانوں سمیت 250 سے زائد افراد شہید ہو چکے ہیں۔ دوسری جانب ایران نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے اسرائیل پر میزائل حملے کیے جن میں اب تک 24 اسرائیلی ہلاک اور سیکڑوں زخمی ہیں جب کہ دشمن کی متعدد عمارتیں بھی کھنڈر بنا دی ہیں۔

12 افراد کی موت پر وزیر اعلیٰ نے تعزیت کا اظہار کیا

نتیش نے مہلوکین کے پسماندگان کو چار، چار لاکھ روپے دینے کی ہدایت دی

پٹنہ، 17 جون 2025 آسمانی بجلی گرنے سے گذشتہ 24 گھنٹوں میں بکسر میں 04، مغربی چمپارن میں 03، کٹیہار میں 02 کیمور میں 01، لکھی سرائے میں 01 اور سیتامڑھی میں 01 شخص کی موت پر وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے گہری تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آفت کی اس گھڑی میں وہ متاثرہ خاندانوں کے ساتھ ہیں۔ آج وزیر اعلیٰ نے آج ہی مہلوکین کے اہل خانہ کو چار چار لاکھ روپے امدادی رقم دینے کی ہدایت دی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ خراب موسم میں محتاط رہیں۔ خراب موسم بجلی سے بچنے کے لیے وقتاً فوقتاً آفات مینجمنٹ محکمہ کی طرف سے جاری کردہ تجاویز پر عمل کریں۔ خراب موسم میں گھروں میں رہیں اور محفوظ رہیں۔

کانگریس ذات پات کی مردم شماری پر افواہیں پھیلا رہی ہے: چگھ

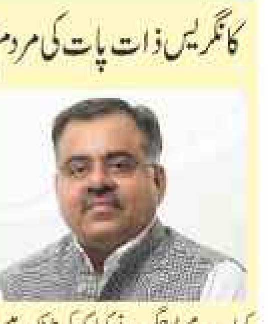

چنڈی گڑھ 18 جون (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے قومی جنرل سکریٹری ترون چگھ نے منگل کو کانگریس پر ذات پات کی مردم شماری کے معاملے پر ملک کو گمراہ کرنے کا الزام لگایا اور کہا کہ کانگریس نے ہمیشہ پسماندہ طبقات اور محروم سماج کے حقوق کو کچلنے کا ہی کام کیا ہے۔ مسٹر چگھ نے کہا کہ کرناٹک میں کانگریس حکومت نے 165 کروڑ روپے خرچ کر کے ذات پات کا سروے کیا تھا، لیکن اب وہی کانگریس اس رپورٹ سے پیچھے ہٹ گئی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کانگریس کے لیے دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) اور سماجی انصاف محض انتخابی نعرے ہیں، کوئی پالیسی یا عزم نہیں۔ مسٹر چگھ نے کہا، "سچ یہ ہے کہ کانگریس کی تاریخ محروموں کی مخالفت کی رہی ہے، سابق وزیر اعظم جواہر لعل نہرو نے کاکا کالیلکر کمیشن کی رپورٹ کو مسترد کیا، سابق وزرائے اعظم اندرا گاندھی اور راجیو گاندھی نے منڈل کمیشن کی کھل کر مخالفت کی، راجیو گاندھی نے پارلیمنٹ کے اندر کھڑے ہو کر ریزرویشن کی مخالفت کی تھی اور خود کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی غیر ملکی سرزمین سے ریزرویشن کی مخالفت کی تھی اور اب وہی مسٹر گاندھی او بی سی کا نام لے کر ووٹ بینک کی سیاست کر رہے ہیں۔

کھڑگے نے ایچ اے یو کے طلباء سے بات کی

حصار، 17 جون (یو این آئی) چودھری چرن سنگھ ہریانہ زرعی یونیورسٹی (ایچ اے یو) میں اسکالرشپ میں کٹوتی کے خلاف احتجاج کر رہے طلباء پر سیکورٹی اہلکاروں کے لاٹھی چارج کے بعد سے دھرنے پر بیٹھے طلباء سے منگل کو کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے فون پر بات کی۔ ویڈیو کال پر بات کرتے ہوئے انہوں نے طلباء کو یقین دلایا کہ پارٹی ان کے ساتھ ہے اور یہ مسئلہ پارلیمنٹ میں اٹھایا جائے گا۔ انہوں نے طلباء سے یہ بھی کہا کہ وہ دہلی آئیں اور انہیں اسکالرشپ بند کرنے، سیٹوں میں کمی سمیت تمام نکات سے آگاہ کریں، تاکہ اسے پارلیمنٹ میں اٹھایا جا سکے۔ دوسری جانب یونیورسٹی انتظامیہ نے الزام لگایا کہ طلبہ کا احتجاج مکمل طور پر سیاسی رخ اختیار کر چکا ہے۔ تنازعہ کے حل کے لیے بنائی گئی کمیٹی کے ڈاکٹر راجبیر گرگ نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ طلباء سے مسائل پر ایک ڈیمانڈ لیٹر موصول ہوا تھا، اس کے لیے یونیورسٹی انتظامیہ کی جانب سے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ کمیٹی نے طلباء کے ساتھ میٹنگ کی اور طلباء راضی ہو کر چلے گئے، پھر دوسرے طلباء کا گروپ آیا اور وہ بھی متفق نظر آیا۔ انہوں نے کہا کہ 10 جون کو دو ناخوشگوار واقعات ہوئے۔ پہلا واقعہ انتظامی عمارت میں پیش آیا جس میں کچھ طلباء نے زبردستی وائس چانسلر آفس میں گھسنے کی کوشش کی۔ ان کی نیت ٹھیک نہیں تھی، انہیں روکنے اور سمجھانے کی کوشش کی گئی۔ دوسرا واقعہ اسی دن رات 10 بجے کے قریب پیش آیا، طلباء، وائس چانسلر کی رہائش گاہ کی طرف جانے والی سڑک پر دھرنے پر بیٹھ گئے، جہاں وائس چانسلر اور دیگر حکام کی رہائش گاہیں ہیں اور آگے کی سڑک بند ہے۔

پٹنہ کو پہلا نیا فائیو اسٹار ہوٹل ملے گا

پٹنہ، 17 جون (یو این آئی) بہار کی راجدھانی پٹنہ میں سیاحت اور جدید انفراسٹرکچر کو نئی پرواز دینے کی سمت میں ایک اور بڑا قدم اٹھاتے ہوئے حکومت نے منگل کو ہوٹل پاٹلی پتر اشوک کی زمین پر پہلے نئے فائیو اسٹار ہوٹل کی تعمیر کو منظوری دی۔ کابینہ سکریٹریٹ ڈپارٹمنٹ کے ایڈیشنل چیف سکریٹری (اے سی ایس) ڈاکٹر ایس سدھارتھ نے منگل کو ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی صدارت میں یہاں منعقدہ وزراء کونسل کی میٹنگ میں اس سلسلے میں ایک تجویز کو منظوری دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ کابینہ نے "کمار انفراٹریڈ انٹرپرائزز پرائیویٹ لمیٹڈ، پٹنہ" کو یہ پروجیکٹ 'لیٹر آف ایوارڈ' جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ڈاکٹر سدھارتھ نے کہا کہ یہ ہوٹل انکم ٹیکس گولمبر کے قریب واقع 'ہوٹل پاٹلی پتر اشوک' کی زمین پر تیار کیا جائے گا۔ یہ پراجیکٹ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (پی پی پی) ماڈل کے تحت تیار کیا جائے گا۔ یہ اراضی منتخب کمپنی کو 60 سال کی لیز پر دی جائے گی جسے اگلے 30 سالوں تک بڑھایا جا سکتا ہے۔ اے سی ایس نے اس پروجیکٹ کی تفصیل بتائی اور کہا کہ پٹنہ میں تیار ہونے والا یہ پہلا نیا فائیو اسٹار ہوٹل ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ کمار انفراٹریڈ کو لیز کی شرائط کے مطابق کم از کم سالانہ محصول (ایم وی آر) اور سالانہ لیز ڈیڈ فیس جمع کرنی ہوگی۔ ہوٹل کے منصوبے سے سیاحت، سرمایہ کاری اور روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ ڈاکٹر سدھارتھ نے یہ بھی بتایا کہ دارالحکومت میں تجویز کردہ تین فائیو اسٹار ہوٹلوں میں سے یہ پہلا ہوٹل ہے۔ باقی پور بس اسٹینڈ اور سلطان پیلس میں بنائے جانے والے بقیہ دو ہوٹلوں کی بولی کا عمل فی الحال جاری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ریاست کے محکمہ سیاحت کی یہ پہل بہار آنے والے ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کو بین الاقوامی سطح کی رہائش کی سہولیات فراہم کرنے کے مقصد سے شروع کی گئی ہے۔ نیز، یہ اقدام مقامی معیشت کو مضبوط بنانے اور نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوگا۔

احمد آباد طیارہ حادثہ: ممبئی کا ایک مسلم خاندان دوہرا غم جھیل رہا ہے

ممبئی، 17 جون (یو این آئی) گزشتہ 12 سالوں سے لندن میں مقیم ممبئی کے رہنے والے سید جاوید علی، ان کی اہلیہ مریم سید جاوید، 8 سالہ بیٹا اور 4 سالہ بیٹی آمنہ جو اپنی والدہ سے ملنے اور ان کے ساتھ عید الاضحی کی خوشیوں میں شریک ہونے کے لیے ممبئی آنے والے یہ چاروں اس بدنصیب طیارہ کے مسافر تھے جو اڑان بھرتے ہی آگ کے شعلوں میں تبدیل ہو گیا۔ ان کے لواحقین حادثہ کے چھ دنوں کے بعد دوہرے غم کا شکار بنے ہوئے احمد آباد میں اس امید میں خیمہ زن ہیں کہ ان کے پیاروں کی لاشیں ان کے سپرد کر دی جائیں تاکہ وہ ان کی تدفین کر سکیں۔ آج منگل کو مرحوم سید جاوید علی کے ماموں ایوب نے یو این آئی کو بتایا کہ، کئی دنوں کے انتظار کے بعد بھی انہیں ابھی تک میتیں سپرد نہیں کی گئی، کیونکہ ڈی این اے کے ذریعے سے شناخت نہیں ہو پا رہی ہے۔ "ہم سے 72 گھنٹوں کا وعدہ کیا گیا تھا، مگر اب تک ڈی این اے شناخت کا عمل نہیں ہو پایا۔" انہوں نے کہا کہ ہم دوہرا غم جھیل رہے ہیں، ایک طرف تو ہمیں اپنے عزیزوں کی شہادت کا شدید صدمہ ہے اور دوسری طرف انتظامیہ کی جانب سے شناختی عمل میں کی جا رہی تاخیر ہمارے لیے جان لیوا بنی ہوئی ہے۔" ہم احمد آباد میں بے یار و مددگار ہیں، متعلقہ عہدیدار ہماری راہنمائی کرنے اور مدد کرنے سے قاصر ہے، وہ ہماری بات بھی نہیں سن رہے ہیں۔ احمد آباد میں ہمارا کوئی جاننے والا نہیں، ہم مہاراشٹر سے تعلق رکھتے ہیں، اگر ہم اپنی ریاست میں ہوتے تو ہماری ریاست میں ہمیں فوری مدد مل جاتی، وزیر اعلیٰ، نائب وزیر اعلیٰ فوری ہماری مدد کو آ جاتے۔ لیکن یہاں ہم صرف طویل انتظار کا صدمہ برداشت کرنے پر مجبور ہیں۔" ایوب کا کہنا ہے کہ ڈی این اے رپورٹ میچ نہیں ہو رہے ہے۔ ابھی تک صرف 93 ڈی این اے ہوئے ہیں۔

آفات کی بدلتی ہوئی نوعیت سے نمٹنے کے لیے تیاری اور بیداری ضروری: ڈاکٹر مشرا

نئی دہلی 18 جون (یو این آئی) وزیر اعظم کے پرنسپل سکریٹری ڈاکٹر پی کے مشرا نے آفات کی بدلتی ہوئی نوعیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ احتیاطی تدابیر کے مقابلے ان کے اثرات اور خطرات کئی گنا بڑھ رہے ہیں اور ان سے نمٹنے کے لیے تیاری اور بیداری ضروری ہے۔ ڈاکٹر مشرا نے منگل کو یہاں وزارت داخلہ کے زیر اہتمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے ریلیف کمشنروں اور ریاستی ڈیزاسٹر رسپانس فورسز کی دو روزہ سالانہ کانفرنس کے اختتامی اجلاس کی صدارت کی۔ انہوں نے کانفرنس کو قدرتی آفات کے خطرے سے نمٹنے کے لیے اجتماعی نقطہ نظر کی عکاسی، جائزہ لینے اور مضبوط کرنے کا ایک مشترکہ موقع قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ "آفتوں کی نوعیت بدل رہی ہے اور ہمیں اس حقیقت کو قبول کرنا ہوگا کہ خطرات ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، اثرات کئی گنا بڑھ رہے ہیں اور خطرات ہماری موافقت کی رفتار سے کہیں زیادہ تیزی سے تیار ہو رہے ہیں۔" ڈاکٹر مشرا نے آفات سے نمٹنے کے طویل مدتی اقدامات کے ایک حصے کے طور پر آفات کی غیر یقینی صورتحال کے پیش نظر تیاری اور بیداری کو اہم قرار دیا۔ انہوں نے ریاستوں سے تیاری کی سطح کو بڑھانے پر بھی زور دیا۔ ریاستوں سے بھی کہا گیا کہ وہ مختلف آفات کے دوران سیکھے گئے سبق کو ادارہ جاتی بنائیں۔ ملک کے وسیع جغرافیائی حجم پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس کی ضرورت ہے کہ ایک مضبوط نیشنل ڈیزاسٹر رسپانس فورس کے علاوہ ریاستوں کو ڈیزاسٹر ریلیف آپریشنز میں شامل ایجنسیوں کی استعداد کار میں اضافے کا اندازہ لگانا اور سرمایہ کاری کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آفات سے نمٹنے کے لیے تیاری منٹوں کا معاملہ ہے، گھنٹوں کا نہیں، کیونکہ امدادی کارروائیاں شروع کرنے اور لوگوں کو متحرک کرنے کے لیے لیا جانے والا ہر منٹ بہت اہم ہے۔

ہندوستانی فوجی دستہ فرانس کے ساتھ شکتی مشق میں شرکت کے لیے روانہ

نئی دہلی 18 جون (یو این آئی) ہندوستانی فوج کا ایک دستہ منگل کو فرانس سے دو سالہ ہندوستان اور فرانس کی مشترکہ فوجی مشق شکتی میں شرکت کے لیے روانہ ہوا۔ وزارت دفاع نے کہا کہ یہ اس مشق کا آٹھواں ایڈیشن ہے جو فرانس میں لاکیوری کے کیمپ لارزاک میں بدھ سے شروع ہوگا اور یکم جولائی تک جاری رہے گا۔ ہندوستانی دستے میں 90 فوجی ہیں اور بنیادی طور پر جموں اور کشمیر رائفلز کی بٹالین کے ساتھ ساتھ دیگر فوجوں کے فوجی بھی نمائندگی کرتے ہیں۔ فرانسیسی دستے میں 90 ارکان بھی ہیں، جن کی نمائندگی 13ویں فارن لیجن ہاف بریگیڈ (13ویں DBLE) کے سپاہی کرتے ہیں۔ شکتی مشق ہندوستانی اور فرانسیسی فوجوں کے درمیان ایک دو سالہ تربیتی پروگرام ہے، جس کا مقصد باہمی تعاون، آپریشنل کوآرڈینیشن اور باہمی فوجی رابطے کو بڑھانا ہے۔ یہ مشق اقوام متحدہ کے چارٹر کے ساتویں باب کے تحت نیم شہری علاقوں میں کی جائے گی۔ یہ مشق دونوں دستوں کو حکمت عملی کی مشقیں کرنے، ان کو بہتر بنانے، حکمت عملی، تکنیک اور طریقہ کار (ٹی ٹی پی) میں بہترین طریقوں کا اشتراک کرنے، نئی نسل کے آلات (عصری فوجی ٹیکنالوجیز) پر تربیت دینے اور جسمانی برداشت کو مضبوط کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرے گی۔ اس سے دونوں افواج کے درمیان اتحاد، باہمی احترام اور پیشہ ورانہ ہم آہنگی کو بھی فروغ ملے گا۔

وہاب اشرفی ایک نابغہ روزگار شخصیت: پروفیسر توقیر عالم

فروغ اردو کے لئے اردو ڈائرکٹوریٹ سرگرمی سے عمل پیرا:۔ ایسایم پرویز عالم

پٹنہ (پریس ریلیز) پروفیسر وہاب اشرفی کا شمار اردو کے مقتدر اصحاب قلم میں ہوتا ہے۔ انہوں نے ایک منفرد ادیب، نقاد، محقق، مورخ، افسانہ نگار، استاد اور دانشور کی حیثیت سے عالمی سطح پر اپنی شناخت قائم کی۔ اپنی وقیع تنقیدی نگارشات کے باعث وہ اردو کے سربرآوردہ ناقدوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ادبی دنیا میں آپ کا سب سے بڑا کارنامہ "تاریخ ادبیات عالم" کی سات جلدیں ہیں، جس میں آپ نے عالمی ادب کو اردو زبان سے روشناس کرانے کی بھرپور اور کامیاب کوشش کی ہے۔ آپ کا دوسرا قابل فخر کارنامہ "تاریخ ادب اردو" کی چار جلدیں ہیں۔ یہ اردو ادب کی تاریخ پر ایک جامع اور مفصل تصنیف ہے۔ "تاریخ ادبیات عالم" پر آپ کو صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر شنکر دیال شرما کے ہاتھوں "بھارتیہ بھاشا پریشد" کا پروقار ایوارڈ اور تاریخ ادب اردو پر "ساہتیہ اکادمی ایوارڈ" جیسے پروقار اعزاز سے سرفراز کیے گئے۔ ان خیالات کا اظہار اردو ڈائرکٹوریٹ، محکمہ کابینہ سکریٹریٹ کے زیر اہتمام فنیشورناتھ رینو ہندی بھون واقع آڈیٹوریم میں منعقد پروفیسر وہاب اشرفی یادگاری تقریب و بزم سخن میں مقالہ خواں حضرات نے مشترکہ طور پر کیا۔ تقریب کا آغاز شمع افروزی کے ذریعہ ہوا۔ پروگرام کے آغاز میں استقبالیہ وتعارفی کلمات پیش کرتے ہوئے ڈائرکٹر، اردو ڈائرکٹوریٹ، ایسایم پرویز عالم نے سبھی معزز مہمانوں، میڈیا کے نمائندگان اور کالج سے آئے ہوئے سبھی طلبہ وطالبات کا والہانہ استقبال کیا۔ انہوں نے اردو ڈائرکٹوریٹ کے زیر اہتمام چل رہے سرکاری اسکیموں کے حوالے سے گفتگو کی۔ ڈائرکٹر موصوف نے کہا کہ ریاست بہار کی جانب سے دوسری سرکاری زبان اردو کی ترقی وترویج اور عوامی سطح پر اس کی مقبولیت میں اضافہ کے لئے عزت مآب وزیر اعلیٰ بہار کی سرپرستی میں حکومت بہار کی جانب سے بہت سے اہم، مفید اور کامیاب منصوبے چلائے جا رہے ہیں۔ ان منصوبوں کا فائدہ براہ راست اردو آبادی کو پہنچ رہا ہے۔ انہوں نے وہاب اشرفی کے تعلق سے گفتگو کرتے ہوئے ان کی خدمات زبان وادب کا اعتراف کیا اور ان کو خراج عقیدت پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ وہاب اشرفی نے اردو زبان وادب میں عالمی سطح پر اپنی شناخت قائم کی، اپنی جامع اور وقیع تنقیدی نگارشات کے باعث وہ اردو کے ممتاز ناقدوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ جے ڈی ویمنس کالج، پٹنہ کی طالبات نے مقالے پیش کیے۔ وہاب اشرفی یادگاری تقریب کی صدارت پروفیسر توقیر عالم، سابق پرووائس چانسلر، مولانا مظہر الحق عربی وفارسی یونیورسٹی، پٹنہ نے کی۔ صدارتی خطبہ پیش کرتے ہوئے پروفیسر توقیر عالم نے وہاب اشرفی پر پڑھے گئے مقالوں پر مختصر اور جامع تبصرہ پیش کیا انہوں نے کہا کہ وہاب اشرفی کی شخصیت نابغہ روزگار تھی۔ وہ اردو زبان وادب کی خدمت کے لئے پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنی ادارت میں ایک مجلہ "صنم" نکالا جو اردو حلقوں میں کافی مقبول ہوا۔ ڈاکٹر ہمایوں اشرف، ایسوسیٹ پروفیسر، ونوبا بھاوے یونیورسٹی، ہزاری باغ نے اپنے مقالے کے ذریعہ وہاب اشرفی کی تنقیدی تحریروں، تحقیقی کاموں اور اردو ادب میں ان کے ہمہ جہت کاموں پر مفصل روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ وہاب اشرفی کا تنقیدی کینوس بہت وسیع ہے۔ ان کی تحریروں میں علمی و ادبی سنگم کا امتزاج ملتا ہے، جو انہیں دوسروں سے ممتاز کرتا ہے۔ ان کی تصانیف اردو زبان وادب کے لئے گراں قدر سرمایہ ہے۔

ڈاکٹر عاصم شہنواز شبلی، ایسوسیٹ پروفیسر، مولانا آزاد کالج، کولکاتا نے کہا کہ وہاب اشرفی شعروادب کے ہرصنف پر نظر رکھتے تھے۔ ان کی شخصیت میں کوئی ملمع اور تصنع نہیں تھا۔ وہ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملتے تھے۔ ان کے علمی و ادبی نقوش اردو زبان و ادب میں روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ انہوں نے "تاریخ ادبیات عالم" پر قاموسی کام کیا ہے۔ ڈاکٹر سرور حسین، معروف ادیب وناقد، پٹنہ نے کہا کہ وہاب اشرفی ادب میں آفاقیت کے قائل ہیں لہذا کسی بھی ادب کے فروغ کے حوالے سے وہ عالمی ادب میں رونما ہونے والی تحریکات اور رجحانات سے واقفیت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ اسی لئے اردو شعر و ادب کی تفہیم اور تجزیے میں وہ مغربی اصول نقد سے استفادہ پر زور دیتے ہیں۔ وہ ادب کو جامد و ساکت نہیں سمجھتے۔ ان کا خیال ہے کہ ہر ادب اپنے عہد کا ترجمان ہوتا ہے۔ اس موقع پر اسٹیج پر موجود مہمانوں و دیگر معزز شخصیات کے ہاتھوں وہاب اشرفی کے صاحبزادے پروفیسر انجم اشرفی کی شال پوشی کرکے ان کی عزت افزائی کی گئی۔ دوسرے اجلاس میں مظفر ابدالی، چیف پوسٹ ماسٹر جنرل، بہار کی صدارت میں بزم سخن آراستہ کی گئی۔ انہوں نے اپنا کلام خوبصورت اور پرکشش انداز میں پیش کیا اور سامعین نے ان کو خوب داد و تحسین سے نوازا۔ اس محفل میں شمیم شعلہ، پٹنہ، اعجاز رسول، نوادہ، مرغوب اثر فاطمی، گیا، تحسین روزی، پٹنہ، شبیر حسن شبیر، اورنگ آباد، منیر سیفی، پٹنہ، ذاکر حسین ذاکر، بتیا، رخشاں ہاشمی، مونگیر اور سنجے کمار کندن، پٹنہ نے اپنے کلام سے سامعین کو خوب محظوظ کیا۔ تقریب میں بڑی تعداد میں اردو زبان و ادب کی بڑی اہم اور معزز شخصیات جیسے پروفیسر اعجاز علی ارشد، پروفیسر جاوید حیات، مشتاق احمد نوری، پروفیسر شائستہ انجم نوری، ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی، ڈاکٹر قاسم خورشید، شمیم قاسمی، ڈاکٹر اے کے علوی، نیاز نذر فاطمی، پرویز اختر، سبکدوش آئی پی ایس آفیسر، امتیاز کریم، اشرف النبی قیصر، آصف سلیم، اثر فریدی، زرنگار یاسمین اور رحمت یونس وغیرہ نے شرکت کی۔ تقریب کی نظامت محمد ہاشم اور بزم سخن کی نظامت سنجے کمار کندن نے بحسن وخوبی انجام دیے۔ ڈائرکٹر، اردو ڈائرکٹوریٹ ایسایم پرویز عالم کے تشکراتی کلمات پر تقریب کا اختتام ہوا۔

29 جون کی تاریخی کانفرنس کی تیاریاں شباب پر: امارت شرعیہ

پٹنہ (پریس ریلیز) 29 جون کو گاندھی میدان پٹنہ میں منعقد ہونے والی "وقف بچاؤ، دستور بچاؤ کانفرنس" کی تیاریاں بڑی تیزی سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال کے زیر اہتمام ہونے والی اس تاریخی کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کی جانب سے پٹنہ میں امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی دامت برکاتہم سجادہ نشین خانقاہ رحمانی مونگیر کی صدارت میں 17 جون 2025 کو ایک اہم پریس کانفرنس منعقد کی گئی جس میں ملی تنظیموں کے ذمہ داران خانقاہوں کے سجادگان، ائمہ کرام، استقبالیہ کمیٹی کے اہم ذمہ داران اور متعدد مسالک و مکاتب فکر کے قائدین نے شرکت کی اور متفقہ طور پر "وقف بچاؤ دستور بچاؤ" کانفرنس کو ہر طرح کامیاب بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ اس اجلاس کی کامیابی کے لیے ذیلی کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں ساتھ ہی پٹنہ سمیت مختلف شہروں اور قصبوں میں کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں، جن میں ائمہ کمیٹی، خواص کمیٹی، مجلس استقبالیہ کمیٹی، میڈیا کمیٹی، نشر و اشاعت کمیٹی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ان تمام کمیٹیوں نے یک زبان ہو کر یہ پیغام دیا ہے کہ "پٹنہ کی سرزمین وقف بچاؤ تحریک کی امین بنے گی"۔ ماضی میں دین بچاؤ دیش بچاؤ تحریک کے دوران جس طرح پٹنہ نے خدمت، ضیافت اور نظم وضبط اور اہتمام کی مثال پیش کی تھی، اس بار بھی وہی نقش دہرانے کا اعلان کیا گیا۔ اس موقع پر شرکاء نے اس بات پر زور دیا کہ وقف ترمیمی قانون نہ صرف آئینی خلاف ورزی ہے بلکہ وقف املاک پر منظم قبضے اور لوٹ کھسوٹ کی راہ ہموار کرتا ہے۔ اس قانون کے نفاذ کے بعد وقف کا بنیادی اسلامی تصور اور اس کی اصل اسلامی تعریفات ختم کر دی جائیں گی۔ وقف بورڈ کو ایک حکومتی ایجنسی میں تبدیل کرنے، لوگوں کے وقف کرنے کے اختیارات کو محدود تر کر دیا جائے گا۔ ہمارے خیر کی 1400 سالہ تاریخ کو مٹا دیا جائے گا اور ہمارے مدارس، مساجد، مقابر و قبرستان سب کو برباد کر دیا جائے گا۔ یہ تمام تبدیلیاں دراصل ایک منصوبہ بند سازش ہیں جس کے ذریعے مسلمانوں کے مذہبی، تعلیمی، سماجی و تاریخی ورثے کو مٹانے کی راہ بنائی جا رہی ہے۔ کانفرنس کا مقصد ان تمام سازشوں کو ناکام بنانا اور ایک متحد آواز میں حکومت ہند کو یہ پیغام دینا ہے کہ "ہم دستور کے ساتھ ہیں، اور اپنے وقفی اداروں پر کسی قسم کی سیاسی یا قانونی شب خون کو برداشت نہیں کریں گے۔" پریس کانفرنس کے اختتام پر تمام جماعتوں کے قائدین اور امارت شرعیہ کے نمائندگان نے عوام سے اپیل کی کہ وہ 29 جون کو اپنے گھروں سے نکلیں، اور گاندھی میدان کو تاریخ کے سب سے بڑے پرامن، باوقار اور دستور پرست اجتماع میں بدل دیں۔ واضح رہے کہ جب سے وقف ترمیمی بل کا مسئلہ اٹھا ہے اسی وقت سے ہی امارت شرعیہ دیگر تمام ملی جماعتیں اور خانقاہیں اس بل کو یکسر مسترد کرنے کی جدو جہد میں ہمہ تن مصروف ہے۔ سب سے پہلے جب جے پی سی نے وقف ترمیمی بل پر عوامی رائے طلب کی تو امارت شرعیہ نے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے لیے جے پی سی کو بذریعہ ای میل رائے بھیجنے کا مکمل نظام تیار کر کے دیا جس کے ذریعہ 3 کروڑ 65 لاکھ 7 ہزار 963 رائے جے پی سی کو بھیجی گئی۔ اس کے بعد مختلف سیاسی جماعتوں کے لیڈران سے ملاقات اور انہیں مفصل و مدلل میمورینڈم پیش کرنے کا سلسلہ شروع ہوا جس کا حکومت پر نمایاں اثر ظاہر ہوا۔ پھر پٹنہ کے باپو سبھا گار آڈیٹوریم میں ایک عظیم الشان تحفظ اوقاف کانفرنس منعقد کی گئی جس میں بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال کے علاوہ ملک کے دیگر حصوں سے بھی خواص نے بڑی تعداد میں شرکت کر کے وقف ترمیمی بل کے خلاف اپنی للکار کے ذریعہ مضبوط احتجاج درج کرایا۔ اسی طرح اس مہم کو ڈی ایم سے ہی ایم ڈی ایم تک رائے پہنچانے اور بل کے خلاف احتجاج درج کرانے کے لیے حضرت امیر شریعت نے بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ نے تمام قضاۃ کو ہدایت دی کہ وہ اپنے علاقے کے ڈی ایم سے ملاقات کریں انہیں آئینی نقطہ نظر کے ساتھ بل کے نقصانات سے آگاہ کریں۔

بند گھر سے ادھیڑ عمر شخص کی لاش مشکوک حالت میں ملنے سے علاقہ میں سنسنی

بہارشریف (محمد مرشد) نالندہ میں ایک بند مکان سے ادھیڑ عمر شخص کی لاش مشکوک حالت میں ملنے سے علاقہ میں سنسنی پھیل گئی۔ واقعہ بہار کے تھانہ علاقے کے کلیان پور علاقہ کا ہے۔ متوفی کی شناخت 65 سالہ نریش مہتو کے طور پر کی گئی ہے جو آنجہانی گنیش مہتو کے بیٹے ہیں۔ اہل علاقہ کی بات مانی جائے تو دو روز قبل دونوں بھائیوں میں کسی بات پر تنازع ہوا تھا، اسی تنازع میں اسے پیٹ پیٹ کر قتل کرنے کے بعد گھر کے باقی افراد فرار ہوگئے۔ بدبو آنے لگی تو اہل محلہ نے تھانہ بہار پولیس کو اطلاع دی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس دوسرے مکان کی چھت کی مدد سے بند مکان پر پہنچی اور دیکھا کہ وہاں ایک شخص کی لاش پڑی تھی۔ اس کی گردن پر چوٹ کے نشانات تھے اور جسم پر مختلف جگہوں پر چھالے موجود تھے۔ جو شدید گرمی کی سبب ہونے کا شبہ ہے۔ ادھر اس سلسلے میں بہار کے تھانہ انچارج سمراٹ دیپک نے بتایا کہ اہل علاقہ کی اطلاع پر پولیس جب بند مکان میں گئی تو دیکھا کہ وہاں ایک شخص کی لاش پڑی تھا۔ گاؤں والوں کو شبہ ہے کہ بھائیوں کے درمیان کسی بات پر تنازع ہوا تھا اور خاندان والوں پر شبہ ہے کہ وہ قتل کرنے کے بعد فرار ہوگئے ہیں۔ فی الحال لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے ماڈل ہسپتال بہارشریف لایا گیا ہے۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد موت کی وجہ واضح ہوسکے گی۔ اس کے ساتھ متاثرہ خاندان کی جانب سے درخواست موصول ہونے کے بعد مزید کارروائی کی جائے گی۔ فی الحال پوسٹ مارٹم کے بعد لاش لواحقین کے حوالے کر دی گئی ہے۔

سی پی آئی (ایم-ایل) اور انصاف منچ نے فلسطین ایران کی حمایت میں ریلی نکالی

بہارشریف (پریس ریلیز) بائیں بازو کی جماعتوں کے ملک گیر پروگرام کے تحت بہار شریف (نالندہ) میں سی پی آئی ایم ایل اور انصاف منچ کی جانب سے ایک احتجاجی مارچ نکالا گیا۔ یہ ریلی سی پی آئی ایم ایل کے ضلع دفتر قمرالدین گنج سے شروع ہوئی اور گاندھی پارک سے ہوتی ہوئی پوسٹ آفس موڑ تک گئی۔ لوگ نعرے لگا رہے تھے کہ ہم جنگ نہیں امن چاہتے ہیں، اسرائیل کی جنگ کی لالچ دنیا کے امن کے لیے خطرہ ہے۔ سی پی آئی ایم ایل کے ضلع سکریٹری سریندر رام نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ اسرائیل محور دنیا کے امن کے لیے خطرہ ہے۔ اسرائیل مسلسل حملے کر کے فلسطین کے مکینوں کا صفایا کر رہا ہے اور اسے امریکہ کی حمایت حاصل ہے۔ نالندہ خواتین کالج کی لڑکیاں بھی بھاری فیسوں میں اضافے کے خلاف احتجاج کر رہی تھیں۔ سی پی آئی (ایم ایل) نے ان طلباء کے مطالبات کی حمایت کی۔ اس سوال پر بہار شریف کے انچارج پال بہاری لال نے کہا کہ یہ کھوکھلی حکومت خواتین کو بااختیار بنانے کی بات کرتی ہے، لیکن طالبات ٹیوشن فیس سے زیادہ ادا کرنے پر مجبور ہیں۔ اس موقع پر سی پی آئی (ایم ایل) کے ضلع کمیٹی کے ارکان مقصود ان شرما، مہندر پرساد، سنیل کمار، آر وائی اے کے ضلع صدر ویریش کمار، سی پی آئی (ایم ایل) لیڈر انیل پٹیل، محمد نشیر الدین، شیو شنکر پرساد، محمد تبریز، رام پریت کیوٹ، سبھاش شرما، کشور ساو، ششنکر جی، ممتا کماری، نشا دیوی، نیلم دیوی، رنجو دیوی، ممتا دیوی، ممتا پرساد و ریاست کے نائب صدر اور دیگر شامل تھے۔ اور آئی این ایل کے نائب صدر اور سٹی سینئر ایڈوکیٹ اقبال الظفر نے بھی پروگرام میں شرکت کی۔

جمال الدین سے اردو اسکول کو ہندی بنانے کی قومی اساتذہ تنظیم نے کی شکایت

گوپال گنج، 17/ جون، تھاوے بلاک کے اندر وال میڈیم کے مسائل کا بھی حل نکالا جائے۔ جمعہ کو ہی چھٹی ہو اور اسکول کا نام اردو میں لکھوایا جائے۔ یہ مانگ قومی اساتذہ تنظیم گوپال گنج نے ضلع پروگرام افسر اسٹیبلشمنٹ جمال الدین سے مل کر کی ہے۔ ضلع پروگرام افسر اسٹیبلشمنٹ گوپال گنج جمال الدین سے ان کی آفس میں قومی اساتذہ تنظیم بہار کے ریاستی کنوینر و سکریٹری عبدالغفور میموریل فاؤنڈیشن محمد رفیع کی رہنمائی میں عبدالغفور میموریل فاؤنڈیشن کے صدر منہاج ڈھاکوی، قومی اساتذہ تنظیم گوپال گنج کے صدر حسین، جنرل سکریٹری رفیع احمد، میڈیا انچارج محمد علی ظفر، محمد معراج تشنہ اور سماجی خدمتگار ڈاکٹر علی انصاری وغیرہ نے مل کر اردو اسکولوں کے مسائل پر گفتگو کی اور کہا کہ جو اسکول مکتب تھا، اپگریڈ ہوکر سیکنڈری اور سینئر سیکنڈری اسکول ہوگیا لیکن اس کا ٹیچر تو اردو ہی رہا پھر غیر اردو وال میڈیم کس کی اجازت سے اسکول کو جمعہ کے بدلے اتوار کو بند کر رہی ہے یہ پوچھنا چاہئے اور اردو اسکول کے وجود کو بچانا چاہئے۔

سابق ایم ایل اے آشا سنہا کے خلاف گرفتاری کا غیر ضمانتی وارنٹ

پٹنہ، 17 جون (یو این آئی) بہار میں پٹنہ کی ایک خصوصی عدالت نے آج داناپور اسمبلی حلقہ کی سابق ایم ایل اے آشا سنہا کے خلاف ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی اور حکومتی احکامات کی خلاف ورزی کے معاملے میں گرفتاری کا غیر ضمانتی وارنٹ جاری کرنے کا حکم دیا۔ ممبران پارلیمنٹ اور ایم ایل ایز کے فوجداری مقدمات کی سماعت کے لیے تشکیل خصوصی عدالت کے جج ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ پروین کمار مالویہ نے معاملے میں مسز سنہا کے مسلسل غیر حاضری کی وجہ سے ان کے بانڈ کو مسترد کرتے ہوئے ایک غیر ضمانتی وارنٹ جاری کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ معاملہ سال 2015 کا ہے۔ الزام کے مطابق 07 اکتوبر 2015 کو سابق ایم ایل اے مسز سنہا نے اسمبلی انتخابات کے دوران حکومتی احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گاڑی سے جلوس نکالا تھا۔ اس معاملے میں ایم ایل اے ضمانت پر تھیں لیکن ان کی مسلسل غیر حاضری کی وجہ سے 13 مئی 2025 کو ان کی جسمانی موجودگی کا حکم جاری کیا گیا۔ ذاتی طور پر پیش ہونے کے حکم کے باوجود خاتون ایم ایل اے پیش نہیں ہوئیں جس کے بعد خصوصی عدالت نے آج ان کی ضمانت منسوخ کرتے ہوئے ان کے خلاف گرفتاری کا غیر ضمانتی وارنٹ جاری کرنے کا حکم دیا ہے۔

جب غزہ جل رہا تھا، بھارت خاموش رہا گاندھی کا دیش انسانیت سے منہ موڑتا ہوا: ریاض عالم

پٹنہ/ نئی دہلی، غزہ میں جاری شدید انسانی بحران کے دوران اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ایک اہم قرارداد پیش کی گئی جس میں فوری، غیر مشروط اور مستقل جنگ بندی کا مطالبہ کیا گیا۔ اس قرارداد کے حق میں 149 ممالک نے ووٹ دیا، لیکن بھارت ان 19 ممالک میں شامل تھا جنہوں نے ووٹنگ میں حصہ لینے سے گریز کیا۔ جب 60 ہزار سے زائد جانیں جا چکی ہیں جن میں اکثریت خواتین اور بچوں کی ہے ایسے وقت میں بھارت کا ووٹ نہ دینا صرف سفارتی نہیں بلکہ اخلاقی پسپائی بھی ہے۔ بھارت ہمیشہ سے امن، ہمدردی اور انصاف کی آواز رہا ہے مگر اب اس کے رویے میں خاموشی کا سایہ چھاتا جا رہا ہے۔ دنیا نے بھارت کو ہمیشہ امن، عدم تشدد اور سچائی کی علامت کے طور پر دیکھا۔ گاندھی جی کی وراثت نے پوری دنیا کو متاثر کیا۔ لیکن آج جب معصوموں پر بم برس رہے ہیں اور بھوک کو ہتھیار بنایا جا رہا ہے، تو بھارت کی خاموشی اس میراث سے انکار ہے۔ کیا ہم دنیا کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ بھوٹان، نیپال، بنگلہ دیش اور سری لنکا بھی انسانیت کے ساتھ کھڑے ہو سکتے ہیں لیکن بھارت نہیں؟ اپوزیشن کی آواز جو ضمیر کہتا ہے کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ بھارت دنیا سے الگ تھلگ پڑ رہا ہے۔ پرینکا گاندھی واڈرا نے اسے "شرمناک اور مایوس کن" قرار دیا اور کہا کہ "جب عورتیں اور بچے مر رہے ہیں تو بھارت خاموش کیوں ہے؟" یہ بھی غور طلب ہے کہ ووٹنگ سے قبل وزیر اعظم نریندر مودی اور اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کے درمیان فون پر بات چیت ہوئی۔ اس وقت اسرائیل نہ صرف ایران پر حملے کر رہا ہے۔

صبا ناز نے NEET امتحان 2025 میں کامیابی حاصل کر کے ضلع اور گاؤں کا نام روشن کیا

نوادہ (محمد سلطان اختر) نوادہ ضلع کے تحت جھبیا گاؤں کی رہنے والی صبا ناز نے NEET 2025 کے امتحان میں کامیابی حاصل کر کے تاریخ رقم کی۔ صبا نے NEET UG 2025 میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور 720 میں سے 508 نمبر حاصل کیے۔ اس عظیم کارنامے نے نہ صرف ان کے خاندان بلکہ پورے ضلع کا سر فخر سے بلند کر دیا۔ صبا ناز کی اس کامیابی پر ان کے خویش واقارب بہت خوش ہیں۔ صبا ناز کے ماموں محمد خورشید عالم جو کہ اسلام گنج، گیا کے رہائشی ہیں انہوں نے ہمارے نمائندے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ وہ صبا کی اس کامیابی پر بہت خوش ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ناز کی اس کامیابی کا سہرا باقاعدہ مطالعہ، نظم وضبط اور لگن کو جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس مشکل امتحان کو پاس کرنے کے لیے انہوں نے پوری لگن اور صبر کے ساتھ تیاری کی۔ صبا کی کامیابی سے ان کے خاندان کے ساتھ ساتھ پوری مسلم کمیونٹی میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ صبا نے کہا، "NEET جیسے چیلنجنگ امتحان کو پاس کرنا اور رینک حاصل کرنا خاص طور پر خواتین کے لیے ایک عظیم تحریک ہے۔" اس کی کامیابی نے خاص طور پر مسلم لڑکیوں کو اپنے خوابوں کی طرف بڑھنے کی ترغیب دی ہے۔ اس کی کامیابی ظاہر کرتی ہے کہ محنت اور لگن سے کسی بھی چیلنج پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ صبا ناز نے بتایا کہ وہ امتحان کی تیاری کے دوران روزانہ 8 سے 12 گھنٹے پڑھتی تھیں۔ ان کی والدہ شہناز بانو نے ان کی لگن اور عزم کو دیکھ کر ہمیشہ ان کی حوصلہ افزائی کی۔ صبا کا خیال ہے کہ اگر ایک طالب علم پوری لگن کے ساتھ محنت کرے تو وہ یقینی طور پر اپنے مقصد تک پہنچ سکتا ہے۔ اس کی کامیابی سے پورے خاندان میں خوشی کا ماحول ہے اور ان کے خاندان کو اپنی بیٹی کی کامیابی پر بہت فخر ہے۔ اس موقع پر انہیں مبارکباد دینے والوں میں لڈو ملک، شہباز ملک، عبدالرحمن، گوہر ملک، نوشاد ملک، صبا کے نانا، خالہ، خالو، بھائی، بہن، چچا وغیرہ شامل ہیں۔

روز نائٹ کرکٹ ٹورنامنٹ" کے فائنل میں زاہد ایلون گگن دیوان ٹیم کامیاب

بہارشریف (محمد مرشد) نالندہ ضلع ہیڈکوارٹر بہارشریف شہر کے کانا پر محلے کے گراؤنڈ میں ایک عظیم الشان روز نائٹ کرکٹ ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا تھا جو ایک ہفتہ چلا۔ پیر کے روز ٹورنامنٹ کا آخری میچ زاہد ایلون گگن دیوان اور جے آر کبند سرائے ٹیم کی بیچ فائنل کھیلا گیا۔ ٹاس جیت کر جے آر کبند سرائے کی ٹیم فیلڈنگ کرنے کا فیصلہ کیا۔ زاہد ایلون گگن دیوان کی ٹیم پہلے بلے بازی کرتے ہوئے 6 وکٹ کے نقصان پر 50 رن بنائے اور 51 رن کا ٹارگٹ دیا اور جے آر کبند سرائے کی ٹیم نے پورے اوور میں 46 رن بنائے اور شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ اس طرح زاہد ایلون سنسنی خیز مقابلے میں گگن دیوان کی ٹیم 4 رنز سے فتح حاصل کر سیلڈ پر قبضہ جمالیا۔ غور طلب ہے کہ اس ٹورنامنٹ کا افتتاح سماجی کارکن امام نے کیا تھا اس ٹورنامنٹ کے اسپانسر آر جے ڈی لیڈر ڈاکٹر عائشہ فاطمہ اور سماجی کارکن یاسر امام تھے۔ سات روزہ ٹورنامنٹ میں 16 ٹیمیں حصہ لیں جس میں 8 اوورز کے میچ کھیلے گئے اور 8 کھلاڑی کا تھا۔ اس ٹورنامنٹ میں فائنل میں جیتنے والی زاہد ایلون گگن دیوان ٹیم کو 30 ہزار، رنراپ جے آر کبند سرائے ٹیم کو 15 ہزار اور مین آف دی سیریز کو 8 ہزار روپے نقد انعام کے طور پر آر جے ڈی لیڈر ڈاکٹر عائشہ فاطمہ اور سماجی کارکن یاسر امام کی جانب سے دونوں ٹیموں کو انعام اور ٹرافی دیکر نوازا گیا۔ افتتاحی میچ میں بھی زاہد ایلون گگن دیوان کی ٹیم کامیابی حاصل کی تھی۔

وقف بچاؤ دستور بچاؤ کانفرنس میں شرکت کر کے ملی بیداری کا ثبوت دیں: ابوالکلام قاسمی

پٹنہ (پریس ریلیز) وقف کی جائیداد اللہ کی ملکیت ہے، اس کی حفاظت حکومت کی ذمہ داری بھی ہے اور عام لوگوں پر بھی اس کی حفاظت لازم ہے۔ اس کے تحفظ کی ضمانت ملک کے آئین میں موجود ہے، پھر بھی مرکزی حکومت کی جانب سے وقف ایکٹ ۲۰۲۵ء نافذ کیا گیا ہے، جو مسلم پرسنل لا کے بھی خلاف ہے اور ملک کے آئین سے بھی متصادم ہے، اس لئے وقف ایکٹ ۲۰۲۵ء کی واپسی کے لئے ۲۹/ جون ۲۰۲۵ء کو امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال کی طرف سے وقف بچاؤ دستور بچاؤ کانفرنس کا انعقاد کیا جا رہا ہے، یہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مذکورہ خیالات کا اظہار مولانا ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی شمسی نائب صدر آل انڈیا مومن کانفرنس نے پریس ریلیز میں کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وقف ایکٹ ۲۰۲۵ء ملک کے آئین کے آرٹیکل ۱۵/ سے متصادم ہے۔ آرٹیکل ۱۵/ میں ہے کہ ریاست کسی بھی شہری کے ساتھ صرف مذہب، نسل، ذات، جنس، مقام پیدائش یا ان میں سے کسی کی بنیاد پر امتیازی سلوک نہیں کرے گی، مگر وقف ایکٹ ۲۰۲۵ء کے مطابق یہ نیا قانون صرف مسلمانوں کے اوقاف پر نافذ ہوگا۔ وقف ایکٹ ۲۰۲۵ء کا قانون مذہب کی بنیاد پر تفریق کرنے والا ہے۔ آئین ہند کے آرٹیکل ۲۵/ میں اقلیتوں کو اپنے مذہب اور عقیدے پر عمل کرنے کا حق دیا گیا ہے، لیکن وقف ایکٹ ۲۰۲۵ء مسلمانوں کے مذہبی امور میں مداخلت کو جائز قرار دیتا ہے۔ وقف کا تعلق مسلمانوں کے دین سے ہے، وقف اجر وثواب کے لئے کیا جاتا ہے۔ وقف کبھی بھی کیا جاسکتا ہے، مگر وقف ایکٹ ۲۰۲۵ء کے مطابق کوئی شخص جو اپنی جائیداد وقف کرنا چاہتا ہے تو اس کا پانچ سال سے عملاً مسلمان ہونا ضروری ہے، اس طرح یہ مسلم پرسنل لا کے خلاف ہے۔ آئین ہند کے آرٹیکل ۳۰/ اقلیتوں کو تعلیمی اداروں کے قیام اور اس کے انتظام کا حق فراہم کرتا ہے، اسی کے تحت مدارس، مساجد، قبرستان، عیدگاہ، درگاہ وغیرہ آتے ہیں، یہ اکثر اوقاف کی زمین پر قائم ہیں۔

اب کسانوں کو پانی کی کمی محسوس نہیں ہوگی

پٹنہ (پریس ریلیز) آبی وسائل کا محکمہ کسانوں کو وقت پر آبپاشی کے لیے پانی فراہم کرنے کے لیے مسلسل چوکنا اور تیار ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ربیع آبپاشی 2025 کے اختتام کے بعد انتہائی محدود مدت میں محکمہ نے ایسٹرن سون لنک کینال کے 2.85 کلومیٹر طویل حصے میں پانی جمع ہونے کے سنگین مسئلے کے باوجود نہر کی بحالی کا کام مکمل کر لیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ جب 0.00 ہیڈ ریگولیٹر کی سمت میں کام کو آگے بڑھایا گیا تو معلوم ہوا کہ تقریباً 100 میٹر کے علاقے کی اوسط گہرائی 6 میٹر ہے۔ اس کے علاوہ نہر کے بائیں کنارے پر واقع کنٹری سائیڈ کی قدرتی سطح بھی نہر کے بیڈ سے تقریباً 9 میٹر نیچے تھی۔ ایسے پیچیدہ اور چیلنجنگ تکنیکی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے، ماہرین کے مشورے اور تفصیلی تکنیکی جانچ کے بعد، یہ فیصلہ کیا گیا کہ متعلقہ حصے میں آر سی سی لائننگ کا کام (نہر کی سطح کو مضبوط سیمنٹ کنکریٹ سے ڈھانپنا) لازمی ہے۔ یہ کام نہری ڈیم کو ممکنہ نقصان سے بچانے اور ڈھانچے کی طویل مدتی استحکام کو یقینی بنانے کے لیے انتہائی ضروری تھا۔ ایسٹرن سون لنک کینال میں 12 جون سے پانی کی آمد شروع ہوگئی۔ مسلسل کام کرتے ہوئے، محکمے نے 11 جون 2025 تک آر سی سی لائننگ کا کام مکمل کیا، جس نے ڈھانچے کو محفوظ بنایا اور کسی بھی قسم کے ممکنہ نقصان کو روک دیا۔ اس کے بعد ایسٹرن سون لنک کینال میں 12 جون 2025 کو دوپہر کے وقت پانی کا بہاؤ شروع کیا گیا۔ پانی جلد کھیتوں تک پہنچ جائے گا۔ اس پانی کے بہاؤ سے اب پالی گنج کے کھیتوں میں 18 جون تک، دلہن بازار میں 19 جون تک، بکرم میں 20 جون تک اور نوبت پور میں 21 جون تک پانی پہنچ جائے گا۔

اردو میں عربی زبان کے اثرات

پروفیسر ڈاکٹر محمد توقیر عالم
سابق پرووائس چانسلر،
مولانا مظہر الحق عربی و فارسی یونیورسٹی،
پٹنہ۔

کوئی بھی زبان اظہار رائے کا سب سے حسین اور بہترین ذریعہ ہوتی ہے۔ اسی سے انسانی روابط اور تعلقات استوار ہوتے ہیں۔ دنیا میں بے شمار زبانیں رائج ہیں، ان میں ایک اردو زبان بھی ہے جو نہایت شیریں اور معیاری زبان ہے۔ اس میں نثر و نظم کی جملہ اصناف اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ جلوہ افروز ہیں اور وہ عربی زبان سے متاثر ہے۔ جو لوگ اردو ادب کی تاریخ سے واقف ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اردو میں عربی زبان کی بہت زیادہ آمیزش ہے اس لیے کہ عربی مسلمانوں کی مذہبی زبان ہے اور اسلامیات کا بہت بڑا ذخیرہ اس میں موجود ہے۔ قرآن و حدیث کے پڑھنے اور سننے کے مبارک اثرات بھی اس زبان پر اثر انداز ہوئے اس لیے عربی زبان کے بہت سے الفاظ اور تعبیرات بتدریج اس میں داخل ہوتے چلے گئے۔ اسی طرح عربی زبان کے دینی اور ادبی قصے اور اس کی تلمیحات و تشبیہات اور کنایات و استعارات سب اردو ادب میں شامل ہو گئے جیسے عصائے موسیٰ، حاتم طائی، کربلا، یوم الجزاء، یوم عاشورہ وغیرہ اور یہ الفاظ و تعبیرات بتدریج اردو زبان و ادب کے جز بن گئے۔ یہاں تک کہ اردو نظم کی ادبیات میں عربی الفاظ و تراکیب کی بہتات نظر آتی ہے۔ مثال کے طور پر شاعر مشرق علامہ اقبال کے یہ اشعار ملاحظہ فرمائیں ؎

تیرا جلال و جمال مرد خدا کی دلیل
وہ بھی جلیل و جمیل تو بھی جلیل و جمیل
تیری بنا پائیدار تیرے ستون بے شمار
شام کے صحرا میں ہو جیسے ہجوم نخیل

ان اشعار میں کثرت سے عربی الفاظ موجود ہیں جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اردو زبان عربی زبان سے بہت زیادہ متاثر ہے۔ اسی طرح اردو کی روزمرہ کی زبان کے الفاظ کی بڑی تعداد بھی عربی زبان سے مستعار ہے اور صرف الفاظ ہی نہیں بلکہ مکمل عربی تعبیرات اردو ادب میں پائی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر، الامر فوق الادب، العلم فی الصغر کالنقش علی الحجر، الحمد للہ، استغفر اللہ اور سبحان اللہ وغیرہ جیسے جملے تو زبان زد خاص و عام ہیں۔ اگر ہم شعراء، ادبا اور مصنفین و مؤلفین کے اسمائے گرامی، القاب و آداب اور تخلص پر غور فرمائیں تو زیادہ تر عربی زبان کے ہی نظر آئیں گے جیسے میرؔ، غالبؔ، اقبالؔ، فیضؔ، مجازؔ۔ اسی طرح صنعت و حرفت اور پیشوں کے نام بھی عربی زبان سے ماخوذ ہیں جیسے تاجر، طبیب، حکیم، قاضی وغیرہ۔ یہاں تک کہ عدلیہ کی اصطلاحیں بھی عربی زبان سے ماخوذ ہیں جیسے مدعی، مدعی علیہ، عدالت، شہادت، وکیل اور ارتکاب جرم وغیرہ۔ اگر ہم خالص اردو شعر و ادب کا جائزہ لیں تو اس بات کا بخوبی اندازہ ہوگا کہ اردو نثر و نظم میں، فصاحت و بلاغت کی تمام اصطلاحیں، صنائع و بدائع، علم البیان اور علم العروض سب کے سب عربی زبان سے کشید کیے گئے ہیں بلکہ اردو کے عروض تو وہی ہیں جو عربی زبان کے ہیں۔ خود شعر کا لفظ بھی عربی ہی کا لفظ ہے اور اردو شاعری کے فنی محاسن وہی ہیں جو عربی شاعری کے گیسو و کاکل کو سنوارنے میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ عربی زبان نے ہندوستان میں دینی، تہذیبی، اجتماعی اور لسانی ارتباط پر بہت دور رس اثرات اور نقوش مرتب کیے ہیں۔ اردو کے اکثر علماء عربی زبان و ادب میں دسترس رکھتے ہیں اس لیے اردو زبان و ادب میں عربی کے الفاظ داخل ہو گئے ہیں۔ برصغیر میں اسلامی و مشرقی علوم و فنون خصوصاً تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف اور طب یونانی کے علاوہ فن تعمیر، علم ہندسہ، نقاشی اور خطاطی وغیرہ سے اردو والوں کو خاص تعلق رہا ہے۔ چنانچہ ان شعبوں سے متعلق تمام اصطلاحات جو عربی زبان و ادب میں موجود ہیں وہ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ ان مستعار عناصر ترکیبی کے سبب اردو کا رشتہ عربی زبان و ادب سے نہایت مستحکم، مضبوط اور گہرا ہو گیا ہے۔ اس حقیقت سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا ہے کہ اردو زبان و ادب سے عربی کا لسانی و ادبی رشتہ بہت قدیم ہے۔ تمام تعلیم یافتہ لوگوں کی تحریر و تقریر اور نگارشات خواہ عمومی ہو یا خصوصی، عربی کے لسانی و ادبی عناصر ترکیبی سے پر ہوتی ہیں۔ اس کی مثال اردو کے کسی بھی اخبار و رسائل سے دی جا سکتی ہے۔ جب ہم اردو زبان و ادب کے لسانی رگ و ریشے اور ادبی رنگ و روپ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں اس بات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے عربی زبان اردو کے خون میں گردش کرتی نظر آتی ہے اور جس طرح انسان اپنے اندر خون کی گردش کو محسوس نہیں کرتا ہے، اسی طرح ایک عام اردو داں اپنی زبان میں شامل عربی کے الفاظ و تعبیرات اور اس کی اصطلاحات کو نہیں پکڑ سکتا، جب تک وہ اچھی طرح اس کی نبض شناسی نہ سیکھ لے۔ اردو زبان میں روزمرہ کی بات چیت ہو یا علمی گفتگو، سائنسی تحقیق ہو یا ادبی و شعری تنقید، تذکرہ ہو یا تجربہ، تعارف ہو یا تبصرہ نگاری، عربی زبان سے خوشہ چینی کے بغیر نامکمل و ناتمام ہے۔ عہد حاضر میں بین الاقوامی سطح پر بھی عربی زبان کو بہت زیادہ مقبولیت حاصل ہے۔ اور جو لوگ اردو بولتے ہیں، اردو لکھتے ہیں، ان کے لیے عربی زبان ایک ضرورت کی حیثیت رکھتی ہے۔ عربی زبان کی لسانیات، اس کی Linguistic کی جب ہم بات کرتے ہیں تو یہ پتہ چلتا ہے کہ دنیا کی تمام بڑی زبانوں پر عربی زبان نے اپنا گہرا اثر ڈالا ہے۔ انگریزی ہو، فرنچ ہو، اسپینش ہو، یہ تمام بڑی زبانیں ہیں جن پر عربی زبان نے کسی نہ کسی طور پر اثر ڈالا ہے۔ مشرق وسطیٰ کے بہت سے ممالک اپنے وسائل کی وجہ سے تجارت اور ملازمت کے بہترین مراکز سمجھے جاتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ پوری عرب دنیا میں یہی زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اقوام متحدہ کی جو چھ مقبول اور منظور شدہ زبانیں ہیں، ان میں ایک عربی بھی ہے اور اقوام متحدہ دنیا کی سب سے بڑی تنظیم ہے، یہ اقوام عالم کا سب سے بڑا اجتماعی پلیٹ فارم ہے۔ عربی زبان نے دنیا کی بہت سی زبانوں پر اپنے اثرات ڈالے ہیں، اس موضوع پر بہت سے محققین نے تحقیق کی ہے اور انھوں نے بتایا ہے کہ کیسے عربی زبان نے بڑی زبانوں پر اپنا اثر ڈالا ہے۔ انگریزی زبان کا لفظ Alphabet یہ عربی کا لفظ الفبائی سے لیا گیا ہے۔ حروف تہجی کے لیے انگریزی میں الفابیٹ لفظ کا استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح چند اور الفاظ بطور مثال پیش کیے جاتے ہیں جیسے 'کافی' کا لفظ قہوہ سے، 'جاز' کا لفظ جزو سے، 'کیمرہ' کا لفظ کومرہ سے لیا گیا ہے۔ 'کومرہ' اس کمرے کو کہا جاتا تھا جس کمرے کے اندر سائنسداں ابن الہیثم نے بصارت کے حوالے سے تحقیق کی تھی، اس کمرے کو 'کومرہ' بولا جاتا تھا اور اسی سے کیمرے کا لفظ نکلا ہے اور انگلش میں Camel کا لفظ 'جمل' سے لیا گیا ہے اور Cotton کا لفظ 'قطن' سے لیا گیا ہے۔ اردو بولنے والوں کے لیے عربی زبان کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ عربی زبان سے آشنا ہوئے بغیر نہ درست اردو بولی جا سکتی ہے اور نہ اردو کا صحیح تلفظ کیا جا سکتا ہے۔ اردو زبان کے بیشتر الفاظ عربی اور فارسی سے لیے گئے ہیں۔ اردو ایک لشکری زبان ہے، دنیا کی بہت سی زبانوں کے الفاظ اردو میں موجود ہیں لیکن سب سے زیادہ تعداد اردو زبان میں عربی اور فارسی الفاظ کے ہیں۔ لہٰذا عربی اور فارسی سے آشنا ہوئے بغیر اچھی اردو بولنا اور لکھنا ناممکن ہے۔ اردو زبان کے تمام بڑے شعرا خواہ میر تقی میر ہوں، غالب ہوں، اقبال ہوں، فیض ہوں، عربی زبان جانتے تھے اور ہمارے معاشرے میں بچوں کے جو نام رکھے جاتے ہیں، ان میں اسی فیصد نام عربی زبان کے ہی ہوتے ہیں اور سچ یہ ہے کہ ہم دن میں کئی بار عربی کے جملے بول رہے ہوتے ہیں، جب ہم السلام علیکم کہتے ہیں اور اس کے جواب میں کوئی وعلیکم السلام کہتا ہے، یا ان شاء اللہ یا ماشاء اللہ کہتے ہیں یا فی امان اللہ کہتے ہیں تو درحقیقت ہم عربی زبان ہی بول رہے ہوتے ہیں اور اکثر قرآنی الفاظ کسی نہ کسی طور پر ہماری گفتگو میں موجود ہوتے ہیں۔ یہ بہت مشکل ہوتا ہے کہ ایک انسان ایک جملہ اردو میں لکھے یا بولے اور اس میں عربی کے الفاظ نہ آئیں، ایسا نہیں ہو سکتا۔ اذان، نماز، خطبہ و حساب عربی میں ہیں۔ اسی وجہ سے اردو جاننے والوں کے لیے عربی زبان کا سیکھنا بہت آسان ہے۔ چوں کہ پہلے ہی سے وہ اپنی گفتگو کے اندر عربی کے کئی الفاظ صبح سے شام تک بول رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآن کی زبان، اپنے پیغمبر کی زبان سیکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

رابطہ: 9934688876

پروفیسر غلام مجتبیٰ انصاری: ایک در نایاب

ریحان غنی

میں 1978 میں پھلواری شریف سے ہجرت کر کے پٹنہ آیا اور یہیں کا ہو کر رہ گیا۔ پہلے شاہ گنج میں اپنے والد علیہ رحمہ کی خالہ زاد بہن کے مکان "دار الغنی" میں رہا۔ پھر پٹھان ٹولی میں اپنے ایک سسرالی مکان میں چلا آیا۔ وہاں سے پھر محمد پور شاہ گنج میں ایک مکان میں رہا۔ وہاں سے عالم گنج کی عبدالرزاق کالونی میں منتقل ہوا۔ اس کالونی میں آنے پر معلوم ہوا کہ یہاں دو بڑے اسکالر رہتے ہیں۔ ایک فارسی کے اسکالر پروفیسر ڈاکٹر غلام مجتبیٰ انصاری اور دوسرے انگریزی کے اسکالر ڈاکٹر محمد عبدالواحد انصاری جو بعد میں بہار اردو اکادمی کے سکریٹری بھی ہوئے۔ پروفیسر غلام مجتبیٰ صاحب اس کالونی میں میرے قریب ترین پڑوسی تھے۔ ان کا مکان میرے مکان سے متصل تھا۔ وہ بھی کرائے کے مکان میں تھے اور میں بھی۔ جب ان کے لائق و فائق فرزند ڈاکٹر محمد اعجاز احمد (موجودہ ڈائرکٹر، ادارہ تحقیقات عربی و فارسی پٹنہ) نے نیو عظیم آباد کالونی میں اپنا مکان بنوا لیا تو پروفیسر صاحب اپنے فرزند کے اہل خانہ کے ساتھ وہیں منتقل ہو گئے اور وہیں ان کا انتقال بھی ہوا۔ میں ایک یا دو سال ان کا قریب ترین پڑوسی رہا۔ یہیں ان سے اور ان کے بھی بیٹوں سے میری پہلی ملاقات ہوئی۔ میں نے ان کے خاندان کے سبھی افراد کو سنجیدہ، نیک، شریف اور ملنسار پایا۔ انتہائی قریب ہونے کی وجہ سے پروفیسر غلام مجتبیٰ انصاری علیہ رحمہ سے تقریباً روزانہ ہی ملاقات ہوا کرتی تھی۔ لیکن جب وہ نیو عظیم آباد کالونی چلے گئے تو ان سے ملاقات کم ہو گئی۔ وہ فارسی کے بڑے اسکالر اور دانشور تھے۔ انہوں نے اپنے تمام بیٹوں کی پرورش اور تربیت ایک خاص انداز سے کی۔ ان سے ملاقات اور قربت کے بعد مجھے اندازہ ہوا کہ میں جس کا قریب ترین پڑوسی ہوں وہ کوئی معمولی شخص نہیں، فارسی اور اردو کا بڑا اسکالر ہے اور اسے صدر جمہوریہ ہند کی طرف سے فارسی زبان ادب میں نمایاں خدمات کے عوض صدارتی ایوارڈ بھی مل چکا ہے۔ انہیں جب معلوم ہوا کہ میں پٹنہ یونیورسٹی میں اردو ادب کا طالب علم رہا ہوں اور اسی یونیورسٹی سے میں نے پی ایچ ڈی بھی کی ہے تو وہ بہت خوش ہوئے اور میری پی ایچ ڈی تھیسس "اردو نے معلی کی ادبی خدمات" کا بغور مطالعہ کیا اور اس میں کچھ تصحیح بھی کی۔ پروفیسر غلام مجتبیٰ انصاری علیہ رحمہ نام و نمود سے بہت دور تھے۔ انہوں نے اپنے حساب سے زندگی گزاری اور سیاسی گلیارے اور خوشامد پسند لوگوں سے خود کو دور رکھا۔ اپنے وقت کے بڑے اور صوفی صفت رہنما عبدالقیوم انصاری علیہ رحمہ سے انہیں بڑی عقیدت تھی۔ بہار کی اس عظیم المرتبت شخصیت پر ان کی ایک ضخیم کتاب "فخر ملک عبدالقیوم انصاری احوال و آثار" اور ان پر ایک مونوگراف شائع ہو چکا ہے۔ ان دونوں میں پروفیسر غلام مجتبیٰ انصاری نے قائد قوم و ملت عبدالقیوم انصاری علیہ رحمہ کی شخصیت، سیاست سے ان کی وابستگی اور ان کے علمی ادبی اور ملی کارناموں پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ یہ ڈاکٹر غلام مجتبیٰ انصاری کا ایک بڑا کارنامہ ہے۔ ملک کی اس عظیم المرتبت شخصیت کے تعلق سے غالباً اس سے پہلے اتنی ضخیم کتاب منظر عام پر نہیں آئی تھی۔ بہار میں فارسی شعر و ادب، تحقیق اور تنقید پر گہری نگاہ رکھنے والوں میں پروفیسر غلام مجتبیٰ انصاری کا شمار ہوتا ہے۔ انہوں نے سفرنامہ بھی لکھا۔ فارسی میں ان کے درجنوں مقالے ایران کے مختلف رسائل میں بھی چھپ چکے ہیں۔ انہوں نے ایران کا بھی سفر کیا اور وہاں کئی ایسے سمینار اور تقریبات میں شرکت کی جس میں کافی تعداد میں فارسی کے بڑے اسکالر اور دانشور موجود تھے۔ انہوں نے اپنی پیشہ ورانہ زندگی کا آغاز بہار ہینڈلوم یونین میں بہ حیثیت انسپکٹر کیا۔ اس کے بعد وہ درس و تدریس کے شعبے سے وابستہ ہو گئے اور اسی کے ہو کر رہ گئے۔ وہ سب سے پہلے سہرسہ کالج سہرسہ میں صدر شعبہ فارسی اور اردو ہوئے اور پھر ترقی کر کے ریڈر ہو گئے۔ اس کے بعد وہ ریڈر کی حیثیت سے بی آر اے بہار یونیورسٹی، مظفر پور چلے آئے اور 1985 میں پروفیسر ہو گئے۔ وہ تقریباً 37 برسوں تک درس و تدریس کے پیشے سے جڑے رہے۔ اس دوران انہوں نے کئی نسلوں کی آبیاری اور تربیت کی۔ انہوں نے شاعری بھی کی۔ ان کا تخلص احقر تھا۔ فارسی اور اردو میں ان کی غزلیں اور نعتیہ کلام مختلف اخبارات رسائل میں شائع ہوتے رہے۔ لیکن اپنی بے نیازی کی وجہ سے وہ اسے محفوظ نہیں رکھ سکے۔ فارسی شعر و ادب کو فروغ دینے میں پروفیسر غلام مجتبیٰ انصاری کی خدمات کئی دہائیوں پر محیط ہیں۔ ضرورت ہے کہ ان کی جو تخلیقات بکھری پڑی ہیں انہیں سمیٹا جائے اور انہیں کتابی شکل میں شائع کیا جائے۔ ڈاکٹر محمد اعجاز احمد ان کے لائق و فائق فرزند ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے کچھ کام کیا بھی ہے۔ پروفیسر غلام مجتبیٰ انصاری کی حیات و خدمات پر ادارہ تحقیقات عربی و فارسی کے مجلہ "تحقیقات" کا یہ خصوصی شمارہ اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ ان کی اس کوشش کی پذیرائی کی جانی چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ پروفیسر غلام مجتبیٰ انصاری علیہ رحمہ ایک در نایاب ہیں۔

سادگی، سچائی اور شعور کا شاعر: سلیم تابش

ذکی طارق بارہ بنکوی
سعادت گنج، بارہ بنکی

اردو شاعری صرف جذبات کی ترجمان نہیں بلکہ تہذیبی شعور کی علمبردار بھی ہے۔ غالب کی فکری گہرائی، اقبال کا فلسفہ، میر کی سادگی اور جوش کی ولولہ انگیزی اردو ادب کی وہ روشن قندیلیں ہیں جن سے نئی نسل نے روشنی لی ہے۔ انہیں قندیلوں سے اپنی روشنی کشید کرنے والے ممتاز شعراء میں ایک اہم نام سلیم تابش کا ہے، جنہوں نے روایت کو سنبھالتے ہوئے جدت کے ساتھ ایسا شعری سفر طے کیا ہے جو قاری کے دل و دماغ دونوں کو جھنجھوڑ دیتا ہے۔ جب موجودہ دور میں شاعری صرف الفاظ کی بازی گری بن کر رہ گئی، تب سلیم تابش نے اپنے اشعار میں حقیقت، درد اور شعور کی گہرائی بھر دی ہے وہ ان خوش نصیب شعراء میں سے ہیں جنہوں نے الفاظ کو صرف سجایا نہیں، بلکہ ان کے ذریعے زندگی کی ناہمواریوں کو بیان کرنے کا ہنر بھی پیدا کیا ہے۔

سچائیوں کے کچھ حوالے تلاش کر
مقراط ہے تو زہر کے پیالے تلاش کر

ان کی شاعری میں صرف جمالیات نہیں، بلکہ ایک فکری تحریک، ایک شعور انگیز درد، اور ایک عملی دعوتِ نظر بھی شامل ہے۔ سلیم تابش قاری کو صرف شعر نہیں سناتے، بلکہ اسے حالات کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے کا حوصلہ عطا کرتے ہیں۔

اس کی ترقیوں کا سبب جان جائے گا
اس آدمی کے پاؤں کے چھالے تلاش کر

سلیم تابش کی تخلیقات بہتے ہوئے پانی کی مانند ہیں۔ رواں، شفاف، اور زندگی کا استعارہ لیے ہوئے۔

مسلسل چلتے رہنا زندہ رہنے کی علامت ہے
یہی پیغام دیتا ہے ہمیں بہتا ہوا پانی

شاعری کی سب سے بڑی خوبی یہ ہوتی ہے کہ وہ زندگی کی ناہمواریوں کو بیان کرتے ہوئے بھی قاری کو حوصلہ دے۔ سلیم تابش کی شاعری میں یہی توازن نمایاں ہے۔ وہ نہ مایوسی کے علمبردار ہیں اور نہ غیر حقیقی خوش فہمیوں کے، بلکہ وہ اپنی شاعری کے توسط سے ایک ایسا آئینہ پیش کرتے ہیں جس میں معاشرہ اپنا اصل چہرہ دیکھ سکے۔

شعور بندگی سے نابلد ہیں آج بھی کتنے
کہاں پر سر جھکانا تھا، کہاں پر سر جھکاتے ہیں

معاشرتی سچائیوں کو وہ نہایت سادہ مگر گہرے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ سلیم تابش نے تعلیم یافتہ معاشرے کے داخلی تضادات کو جس انداز میں اجاگر کیا ہے، وہ قابل توجہ ہے۔

ترقی یافتہ شہروں میں جا کر ہم نے دیکھا ہے
پڑھے لکھے اندھیری رات میں رکشہ چلاتے ہیں

وہ صرف بلند خیالی پر زور نہیں دیتے بلکہ انسان کو اپنی جڑوں سے وابستہ رہنے کا سبق بھی دیتے ہیں۔ سلیم تابش کے یہ اشعار ایک فکری فلسفے کا اعلان ہیں۔

بلندیوں پر پہنچنے والے نگاہ میں پستیاں بھی رکھنا
تجھے یہ شاید خبر نہیں ہے عروج کیا ہے، زوال کیا ہے

روحانیت کا رنگ بھی سلیم تابش کے کلام میں لطافت کے ساتھ رچا ہوا ہے۔ خدا سے قربت کا بیان ان کے اشعار میں ایک روحانی لذت لیے ہوئے ہوتا ہے۔

کسی میخوار پہ جب تیرا کرم ہوتا ہے
سوئے میخانہ نہیں، سوئے حرم ہوتا ہے

ان کے اشعار تنہائی کی اذیت، زندگی کی ٹھوکریں، اور اندرونی کرب کو بیان کرتے ہیں لیکن امید کا دامن کبھی نہیں چھوڑتے۔ سلیم تابش اس دکھ کو بھی پرجمال بنا دیتے ہیں۔

داغ عصیاں کے پر دھل جاتے ہیں رفتہ رفتہ
کس کا دامن شب تنہائی میں نم ہوتا ہے

سلیم تابش کی شاعری میں وہ کرب ہے جو قاری کے اندر کے خاموش زخموں کو آواز دیتا ہے۔

ہونٹوں پہ تبسم ہے مگر آنکھ ہے نم بھی
یہ سوچ کے بس دیتے ہیں کیا چیز ہیں ہم بھی

محبت کو وہ کسی سمجھوتے یا مجبوری کا نام نہیں دیتے، بلکہ اس کے اصل خلوص اور شدت کو سامنے رکھتے ہیں۔ سلیم تابش کا یہ انداز عشق کے پاکیزہ تصور کو نئی جان بخشتا ہے۔

شرطوں پہ محبت ہمیں منظور نہیں ہے
مجبور اگر تم ہو تو مجبور ہیں ہم بھی

سماجی مسائل پر بھی ان کی گرفت گہری ہے۔ سلیم تابش کا یہ شعر بوڑھے والدین اور ان کی بے قدری پر ایک خاموش احتجاج ہے۔

بوڑھے شجر کو بار اذیت یوں بھی اٹھانا پڑتا ہے
اپنے زندہ ہونے کا احساس دلانا پڑتا ہے

خاندانی رشتوں اور قربانیوں پر سلیم تابش کی شاعری ایک ادبی عقیدت بن کر ابھرتی ہے۔

یوں ہی تو کوئی گلشن آخر ہوتا نہیں شاداب یہاں
رشتوں کی بنیاد کو اپنا خون پلانا پڑتا ہے

سلیم تابش کی شاعری میں غربت کسی حسرت یا شرمندگی کا نام نہیں بلکہ وقار کا ایک پُر امید استعارہ بن جاتی ہے۔

اپنے حصے میں وہ عیش و عشرت نہیں
پھر بھی قسمت سے کوئی شکایت نہیں
کچھ امیروں کی مجبوریاں دیکھ کر
اپنی غربت پہ ہم مسکرانے لگے

وہ اردو زبان کو صرف ایک وسیلہ اظہار نہیں بلکہ ایک تہذیبی ورثہ سمجھتے ہیں۔ سلیم تابش کے یہاں زبان کا احترام اور عشق کی لطافت دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔

تھوڑا سحر البیان رہنے دے
گھر میں اردو زبان رہنے دے
واقعات زمانہ لکھ تابش
عشق کی داستان رہنے دے

جہیز جیسے معاشرتی ناسور پر وہ شدید غصے اور طنز کے ساتھ حملہ کرتے ہیں۔ سلیم تابش کے الفاظ میں ایک سچائی کی گھن گرج سنائی دیتی ہے۔

خدا کی مار ہو ان پر، خدا کی لعنت ہو
جہیز مانگتے ہیں جو بھکاریوں کی طرح

سلیم تابش اردو شاعری کی اس روایت کے امین ہیں جس میں الفاظ صرف بولتے نہیں، محسوس بھی ہوتے ہیں۔ ان کے اشعار میں محض جذبات کی ترسیل نہیں بلکہ فکری بالیدگی، زندگی کا مشاہدہ، اور انسانی رشتوں کی نبض شناسی بھی نظر آتی ہے۔ وہ غزل کو محض رومانی اظہار کا وسیلہ نہیں بناتے، بلکہ اسے سماجی شعور، روحانی گہرائی، اور ذاتی تجربات کی نرمی سے نکھارتے ہیں۔ ان کی شاعری آج کے اس پر آشوب دور میں روشنی کی ایک ایسی لکیر ہے جو قاری کے اندر امید کی چنگاری جلاتی ہے، لفظوں کے ذریعے زخموں پر مرہم رکھتی ہے، اور خوابوں کو حقیقت سے جوڑنے کا ہنر سکھاتی ہے۔ سلیم تابش کا کلام صرف ادب نہیں، ایک احساس ہے۔ جو دل کو چھو کر گزر جاتا ہے اور ذہن پر دیرپا اثر چھوڑ جاتا ہے۔ سلیم تابش نئی نسل کے ان شعراء میں نمایاں ہیں جو لفظوں کے تقدس کو سمجھتے ہیں اور شاعری کو محض تالیوں کا کھیل نہیں، بلکہ ضمیر کی آواز سمجھتے ہیں۔ ایسے شعراء کا زندہ رہنا صرف اردو کے لیے نہیں، بلکہ انسانیت کے لیے بھی خوش آئند ہے۔ ان کا قلم روایت کا احترام بھی کرتا ہے اور وقت کی نبض پر بھی ہاتھ رکھتا ہے۔ سلیم تابش کی شاعری میں ایک ایسا پیغام پنہاں ہے جو نہ صرف ادبی محفلوں میں گونجتا ہے بلکہ عوام کے دلوں میں بھی رس گھولتا ہے۔ بلاشبہ سلیم تابش اردو شاعری کی اس روشن روایت کے وارث ہیں جو دلوں کو گرما دیتی ہے، ذہنوں کو بیدار کرتی ہے اور ضمیروں کو جھنجھوڑتی ہے۔ اور یہی کسی سچے شاعر کی سب سے بڑی پہچان ہوتی ہے۔

zakitariq4@gmail.com

کام ہے میرا تغیر نام ہے میرا شباب
میرا نعرہ انقلاب انقلاب انقلاب
ہمارا نعرہ
"HAMARA NAARA" Daily patna

۱۸ جون ۲۰۲۵

کتنے میکسیکن امریکہ سے وطن واپس آئے؟

میکسیکو کی حکومت نے بتایا ہے کہ اس سال 20 جنوری سے اب تک کل 56298 میکسیکن باشندوں کو امریکہ سے وطن واپس لایا گیا ہے، جن میں سے 12183 فضائی راستے سے آئے ہیں۔ انسانی حقوق، آبادی اور ہجرت کے انڈر سکریٹری آرٹورو میڈینا نے پیر کو صحافیوں کو بتایا کہ امریکی امیگریشن کارروائی کے جواب میں شروع کئے گئے حکومت کے وطن واپسی کے پروگرام 'میکسیکو ایمبریس یو' کے تحت سرحد پر قائم کیئر سینٹرز میں 24082 شہری پہنچے۔ انہوں نے کہا کہ اب تک 246,92 سے زائد افراد میں راشن تقسیم کیا جا چکا ہے۔ اس کے ساتھ 786,9 افراد کو طبی خدمات اور 019,4 افراد کو نفسیاتی خدمات فراہم کی گئی ہیں۔ صنفی بنیاد پر تشدد کے متاثرین کو قانونی مشورہ اور مدد بھی فراہم کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا "282,19 سے زیادہ لوگوں کو پیسا نو ویلفیئر کارڈز جاری کیے گئے، جو انہیں ان کی آبائی برادریوں کا دورہ کرنے کے لیے سفری اخراجات میں 000,2 پیسو (105 امریکی ڈالر) فراہم کرتے ہیں اور ہمارے ساتھی شہریوں کو بینسٹار (فلاحی) پروگراموں میں شامل کیا گیا"۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ سے واپس آنے والوں کو شناختی کارڈ اور پیدائشی سرٹیفکیٹ حاصل کرنے میں بھی مدد کی گئی۔ اہلکار نے بتایا کہ اس کے علاوہ، نجی شعبے کی مدد سے 495,2 ملازمتیں مہیا کرائی گئی ہیں۔

عرب کے بے ضمیر حکمرانو! شرم تم کو مگر نہیں آتی...

ڈاکٹر محمد عظیم الدین
(اکولہ، مہاراشٹر)

تاریخ کی عدالت بڑی بے رحم ہوتی ہے۔ یہ نہ کسی کے نسب کا لحاظ کرتی ہے، نہ جغرافیائی تقدس کو خاطر میں لاتی ہے، اور نہ ہی القابات و خطابات سے مرعوب ہوتی ہے۔ اس کی کسوٹی پر صرف کردار، عمل اور غیرت کو پرکھا جاتا ہے۔ آج جب ہم اکیسویں صدی کی تیسری دہائی میں کھڑے ہیں، تو تاریخ کا ایک ایسا ہی بے رحم لمحہ آن پہنچا ہے، جس نے امت مسلمہ کے نام نہاد رہنماؤں کے چہروں سے وہ تمام نقاب نوچ ڈالے ہیں جو انہوں نے صدیوں سے اوڑھ رکھے تھے۔ یہ وہ لمحہ ہے جب ایک طرف ایک قوم باطل کے پورے متحدہ محاذ کے سامنے تن تنہا کھڑی ہے، اور دوسری طرف وہ ہیں جو خود کو امت کا پاسبان کہتے ہیں، مگر ان کی خاموشی منافقت کی بدترین داستان رقم کر رہی ہے۔ اور اس داستان کا سب سے حیرت انگیز، سب سے تاریخ ساز اور سب سے جرات مندانہ پہلو یہ ہے کہ ایران اس معرکے میں بالکل تن تنہا کھڑا تھا۔ ایک طرف وقت کی سب سے بڑی عسکری اور معاشی طاقتیں صف آرا ہیں: امریکہ اپنی تمام تر ٹیکنالوجی اور عالمی اثر و رسوخ کے ساتھ، یورپ اپنی مکمل سفارتی اور معاشی پشت پناہی لیے، اور اسرائیل اپنے ناقابلِ تسخیر ہونے کے جھوٹے زعم میں مبتلا۔ یہ باطل کا ایک ایسا متحدہ محاذ ہے جس کے سامنے کھڑے ہونے کا تصور بھی محال لگتا تھا۔ اور دوسری طرف ایران، تن تنہا! کسی عرب ملک کی فضائی چھتری، نہ کسی مسلم 'برادر' کی مالی معاونت، نہ ہی کسی عالمی طاقت کی ضمانت۔ اس نے ان طاقت کے فرعونوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر لوہا لیا۔ یہ محض ایک فوجی جوابی کارروائی نہ تھی، یہ حق کی ایک ایسی للکار تھی جو باطل کے پورے بتکدے کو لرزا گئی۔ ایک قوم کا یوں عالمی استکبار کے سامنے بے سروسامانی کے عالم میں سینہ سپر ہو جانا، یہی وہ عمل تھا جس نے اس واقعے کو تاریخ ساز بنا دیا، اور یہی وہ آئینہ تھا جس میں عرب حکمرانوں کی بزدلی اور بے حمیتی پہلے سے کہیں زیادہ بدنما اور شرمناک نظر آئی۔ عربوں کے ان عالیشان محلات میں، جہاں عیش و عشرت کے ہر سامان کی فراوانی ہے، وہاں غیرت نام کی شے کا قحط پڑا ہوا ہے۔ ان کی زبانیں، جو مغربی آقاؤں کی تعریف میں رطب اللسان رہتی ہیں، حق کا ایک کلمہ کہنے سے قاصر ہیں۔ ان کی دولت، جو دنیا بھر کے بینکوں اور جائیدادوں میں محفوظ ہے، امت کی ناموس کے دفاع کے لیے ایک ٹکے کے برابر بھی کام نہیں آتی۔ کچھ نے تو اپنی فضائی حدود اور دفاعی نظام بھی اس اسرائیل کی حفاظت کے لیے پیش کر دیے جس کے ہاتھ روزانہ نہتے فلسطینیوں، معصوم بچوں اور بے گناہ عورتوں کے خون سے رنگے ہوتے ہیں۔ یہ کیسی قیادت ہے؟ یہ کیسا اسلام نظام ہیں ان کا؟ اور یہ کیسی مسلمانی ہے؟ یہ ضمیر فروشی کی انتہا ہے جس پر شیطان بھی شاید شرما جائے۔ اور ذرا اس منظر کا تضاد دیکھیے! جس وقت عرب دنیا اپنی بزدلی کی چادر اوڑھے سو رہی تھی، جب ان کے شیخ اور امیر اپنی سلامتی کی فکر میں مبتلا تھے، اسی وقت مشرق بعید سے ایک ایسی آواز بلند ہوئی جس نے پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ کمیونسٹ چین، ایک غیر مسلم ملک، کھل کر، بغیر کسی خوف اور مصلحت کے ایران کی حمایت میں کھڑا ہو گیا۔ ممکن ہے چین کا یہ اقدام اس کے اپنے مفادات کے لیے ہو، لیکن اس نے ایک حقیقت کو پوری دنیا پر واضح کر دیا کہ عالمی سیاست میں عزت اور مقام جرات سے ملتا ہے، غلامی سے نہیں۔ چین نے ایک ہی قدم سے عرب حکمرانوں کے قد کو اتنا چھوٹا کر دیا ہے کہ اب وہ دنیا کے سامنے نظریں اٹھانے کے قابل بھی نہیں رہے۔ یہ صورت حال ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم ان وجوہات کی تہہ تک پہنچیں جنہوں نے عرب حکمرانوں کو اس قدر کھوکھلا اور بے ضمیر بنا دیا ہے۔ پہلی وجہ، ان کا خوف ہے، مگر یہ خوف خدا کا نہیں، تو آخر وہ کون سا زہر ہے جو ان کی رگوں میں سرایت کر چکا ہے؟ وہ کون سی بیماری ہے جس نے عرب حکمرانوں کو اس قدر کھوکھلا،

اس نے ان طاقت کے فرعونوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر لوہا لیا۔ یہ محض ایک فوجی جوابی کارروائی نہ تھی، یہ حق کی ایک ایسی للکار تھی جو باطل کے پورے بتکدے کو لرزا گئی۔ ایک قوم کا یوں عالمی استکبار کے سامنے بے سر و سامانی کے عالم میں سینہ سپر ہو جانا، یہی وہ عمل تھا جس نے اس واقعے کو تاریخ ساز بنا دیا، اور یہی وہ آئینہ تھا جس میں عرب حکمرانوں کی بزدلی اور بے حمیتی پہلے سے کہیں زیادہ بدنما اور شرمناک نظر آئی۔ عربوں کے ان عالیشان محلات میں، جہاں عیش و عشرت کے ہر سامان کی فراوانی ہے۔

بے حس اور بے ضمیر بنا دیا ہے؟ آئیے، اس بزدلی کی گہری جڑوں کا تجزیہ کریں۔ پہلی اور سب سے نمایاں وجہ، ان کی غلامی ہے۔ یہ محض سیاسی غلامی نہیں، بلکہ ایک ایسی ذہنی غلامی ہے جس نے ان کی روح تک کو جکڑ لیا ہے۔ ان کے تخت و تاج کی ڈوریں واشنگٹن اور تل ابیب میں بیٹھے ان کے آقاؤں کے ہاتھ میں ہیں۔ ان کی معیشت، ان کی سلامتی، اور ان کا وجود، سب کچھ مغرب کی مرضی پر منحصر ہے۔ انہوں نے اپنی قومی غیرت اور خودمختاری کا سودا چند ڈالروں کی چمک اور عیاشیوں کی ضمانت کے عوض کر دیا ہے، اور اب وہ ایک ایسے غلام کی مانند ہیں جو اپنی زنجیروں کو ہی اپنا زیور سمجھنے لگا ہے۔ لیکن ان کے آقاؤں کے خوف سے بھی بڑا ایک اور خوف ہے جو ان کی روح کو کھوکھلا کر رہا ہے، یہ ان کا اپنی ہی بیدار ہوتی ہوئی عوام سے خوف ہے۔ وہ اسرائیل سے زیادہ ایک متحد، غیور اور باشعور مسلم عوام سے لرزاں ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اگر ان کی عوام کے دلوں میں مزاحمت کی چنگاری بھڑک اٹھی تو اس کا شعلہ سب سے پہلے ان کے اپنے محلات کو جلا کر راکھ کر دے گا۔ اسی خوف کے تحت وہ اسرائیل کے قریب ہو رہے ہیں، کیونکہ ان کے نزدیک اصل دشمن فلسطین پر قابض اسرائیل نہیں، بلکہ اپنی ہی گلیوں میں انصاف کا نعرہ بلند کرنے والی عوام ہے۔ یہ وہ تاریخی فورمولا ہے جہاں حکمران اپنی کرسی بچانے کے لیے بیرونی دشمن سے ہاتھ ملا لیتا ہے۔ اور آخری وجہ، جو شاید سب سے زیادہ المناک ہے، وہ ان کی روحانی اور اخلاقی موت ہے۔ یہ وہ قیادت ہے جس نے صلاح الدین ایوبی کی شجاعت اور عمر فاروق؟ کے عدل و انصاف کی داستانوں کو قصہ پارینہ سمجھ کر طاق نسیاں پر رکھ دیا ہے۔ ان کی روحیں اس قدر مردہ ہو چکی ہیں کہ انہیں اپنی تاریخ کی عظمت سے کوئی تحریک نہیں ملتی۔ ان کے 'ویژن 2030' کے رنگین خوابوں میں فلمی ستاروں اور کنسرٹس کے لیے تو جگہ ہے، مگر قبلہ اول کے آنسوؤں اور ایک مظلوم امت کی فریاد کے لیے کوئی گنجائش نہیں۔ یہ ایک ایسی نسل ہے جس نے اپنا ضمیر بیچ کر دنیا خریدنے کی کوشش کی ہے، مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ جو قومیں اپنی غیرت بیچ دیتی ہیں، وہ دنیا بھی کھو دیتی ہیں اور آخرت بھی۔ حجاز کی مقدس سرزمین بلاشبہ ہمارے دلوں کا قبلہ اور روحوں کا مرکز ہے۔ اس خاک سے پھوٹنے والی ایمان کی روشنی قیامت تک انسانیت کی رہنمائی کرتی رہے گی، اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں۔ لیکن صد افسوس! وہ دور اب تاریخ کے دھندلکوں میں گم ہو چکا ہے جب اس سرزمین سے صرف ہدایت کا نور ہی نہیں، بلکہ سیاسی قیادت کا سورج بھی طلوع ہوتا تھا؛ وہ دور جب امت کی نگاہیں اخلاقی جرات اور عملی مدد کے لیے ان ہی وادیوں کے حکمرانوں کی طرف اٹھتی تھیں اور انہیں کبھی مایوسی نہیں ہوتی تھی۔ مگر آج، جب غزہ کے معصوموں نے اپنے لہو میں ڈوبی ہوئی پکار بلند کی، جب قبلہ اول نے اپنی بے حرمتی پر دہائی دی، اور جب ایران کی قیادت نے باطل کے خلاف امداد طلب کی، تو ان مقدس وادیوں میں قائم سنگ مرمر کے سرد محلات سے جواب میں ایک بے حس خاموشی کے سوا کچھ نہ ملا۔ وہ جواب، جو امت کے دلوں پر بجلی بن کر گرا۔ مگر اچانک ہزاروں میل دور دیوار چین کے عظیم سایوں سے ایک ایسی غیر متوقع گونج کی صورت میں آیا، جو بیک وقت ایک تلخ حقیقت بھی تھی اور تاریخ کا ایک طنزیہ قہقہہ بھی۔ عرب کے ان بے ضمیر حکمرانوں کی سنگین غفلت اور مجرمانہ بے حسی نے تقدیر کا وہ اٹل فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ امت مسلمہ کی قیادت کا مقدس شملہ اب ان کی پیشانیوں پر مزید نہیں سج سکتا۔ انہیں ہرگز یہ فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ تاریخ کا بے رحم قلم حرکت میں آ چکا ہے، اور وہ ان تمام ابن الوقتوں اور ضمیر فروشوں کے نام لوح جہاں پر غداروں کی اس فہرست میں کندہ کر رہا ہے جسے کوئی مٹا نہیں سکے گا۔ ان کی قارونی دولت کے خزانے، شیشے کے وہ فلک بوس محلات جو آسمان سے باتیں کرتے ہیں، اور ان کی فرعونی طاقت کا تکبر، یہ سب مل کر بھی انہیں اس دن نہیں بچا پائیں گے جب عدالت الٰہی قائم ہوگی اور تاریخ اپنا فیصلہ سنائے گی۔ کیونکہ جب قہار کی پکڑ آتی ہے تو اس کی گرفت سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہوتا۔ شاید یہ حکمران اپنی عقل کے اندھے پن میں یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا یہ مردہ سکوت انہیں تحفظ کی ڈھال فراہم کرے گا، مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ خاموشی کسی طوفان کا نہیں، بلکہ ایک آتش فشاں کا دہانہ ہے، جس کے نیچے عرب عوام کے دلوں میں کئی دہائیوں کا غصہ اور نفرت کا لاوا پک رہا ہے۔ اور جس دن یہ آتش فشاں پھٹے گا، اس دن یہی عوام ان سے اپنے پامال کیے گئے حقوق اور نیلام کی گئی غیرت کا ایک ایک پائی کا حساب مانگے گی۔ اس دن نہ ان کے مغربی آقا پشت پناہی کے لیے آئیں گے اور نہ یہ بے انتہا دولت انہیں بچا پائے گی، کیونکہ تاریخ کا ابدی اصول ہے کہ جب قومیں بیدار ہوتی ہیں تو سب سے پہلے اپنے گھر کے اندر چھپے خانہ خرابوں کا صفایا کرتی ہیں۔ اب بھی شاید مہلت کا ایک آخری لمحہ باقی ہے کہ یہ لوگ بارگاہ الٰہی میں توبہ کریں اور تاریخ کے درست سمت میں آ کھڑے ہوں، ورنہ ان کا انجام بھی تاریخ کے اس کوڑے دان میں ہوگا جہاں ان گنت فرعونوں اور منافقین کی لاشیں پڑی ہیں، جن کا نام آج کوئی لعنت بھیجنے کے لیے بھی اپنی زبان پر نہیں لاتا۔

رابطہ: 8275232355

استقامت مومن کا سب سے بڑا ہتھیار

عبدالعزیز

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

"جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے، یقیناً ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ 'نہ ڈرو، اور خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی، وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا اور ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے وہ تمہاری ہوگی، یہ ہے سامان ضیافت اس ہستی کی طرف سے جو غفور اور رحیم ہے"۔ (سورہ حٰم السجدہ: 32-30)

یعنی محض اتفاقاً کبھی اللہ کو اپنا رب کہہ کر نہیں رہ گئے اور نہ اس غلطی میں مبتلا ہوئے کہ اللہ کو اپنا رب کہتے بھی جائیں اور ساتھ ساتھ دوسروں کو اپنا رب بناتے بھی جائیں بلکہ ایک مرتبہ یہ عقیدہ قبول کر لینے کے بعد پھر ساری عمر اس پر قائم رہے، اس کے خلاف کوئی دوسرا عقیدہ اختیار نہ کیا، نہ اس عقیدے کے ساتھ کسی باطل عقیدے کی آمیزش کی، اور اپنی عملی زندگی میں بھی عقیدۂ توحید کے تقاضوں کو پورا کرتے رہے۔

توحید پر استقامت کا مفہوم کیا ہے، اس کی تشریح نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اکابر صحابہؓ نے اس طرح کی ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بہت سے لوگوں نے اللہ کو اپنا رب کہا مگر ان میں سے اکثر کافر ہو گئے۔ ثابت قدم وہ شخص ہے جو مرتے دم تک اسی عقیدے پر جما رہا"۔ (ابن جریر، نسائی، ابن ابی حاتم)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس کی تشریح یوں کرتے ہیں: "پھر اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا، اس کے سوا کسی دوسرے معبود کی طرف توجہ نہ کی"۔ (ابن جریر)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ منبر پر یہ آیت تلاوت کی اور فرمایا: "خدا کی قسم! استقامت اختیار کرنے والے وہ ہیں جو اللہ کی اطاعت پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہو گئے، لومڑیوں کی طرح ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر دوڑتے نہ پھرے"۔ (ابن جریر)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اپنے عمل کو اللہ کیلئے خالص کر لیا"۔ (کشاف)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اللہ کے عائد کردہ فرائض فرماں برداری کے ساتھ ادا کرتے رہے"۔ (کشاف)

فرشتوں کا یہ نزول ضروری نہیں ہے کہ کسی محسوس صورت میں ہو اور اہل ایمان انہیں آنکھوں سے دیکھیں یا ان کی آواز کانوں سے سنیں۔ اگرچہ اللہ جل شانہ جس کیلئے چاہے فرشتوں کو علانیہ بھی بھیج دیتا ہے لیکن بالعموم اہل ایمان پر، خصوصاً سخت وقتوں میں جبکہ دشمنانِ حق کے ہاتھوں وہ بہت تنگ ہو رہے ہوں، ان کا نزول غیر محسوس طریقے سے ہوتا ہے، اور ان کی باتیں کان کے پردوں سے ٹکرانے کے بجائے دل کی گہرائیوں میں سکینت و اطمینانِ قلب بن کر اترتی ہیں۔ بعض مفسرین نے فرشتوں کے اس نزول کو موت کے وقت یا قبر یا میدانِ حشر کے کیلئے مخصوص سمجھا ہے، لیکن اگر ان حالات پر غور کیا جائے جن میں یہ آیات نازل ہوئی ہیں تو اس میں کچھ شک نہیں رہتا کہ یہاں اس معاملہ کو بیان کرنے کا اصل مقصد اس زندگی میں دین حق کی سربلندی کیلئے جانیں لڑانے والوں پر فرشتوں کے نزول کا ذکر کرنا ہے تاکہ انہیں تسکین حاصل ہو اور ان کی ہمت بندھے اور ان کے دل اس احساس سے مطمئن ہو جائیں کہ وہ بے یار و مددگار نہیں ہیں بلکہ اللہ کے فرشتے ان کے ساتھ ہیں۔ اگرچہ فرشتے موت کے وقت بھی اہل ایمان کا استقبال کرنے آتے ہیں، اور قبر (عالم برزخ) میں بھی وہ ان کی پذیرائی کرتے ہیں اور جس روز قیامت قائم ہوگی اس روز بھی ابتدائے حشر سے جنت میں پہنچنے تک وہ برابر ان کے ساتھ لگے رہیں گے، لیکن ان کی معیت اسی عالم کیلئے مخصوص نہیں ہے بلکہ اس دنیا میں بھی وہ جاری ہے۔ سلسلۂ کلام صاف بتا رہا ہے کہ حق و باطل پرستوں کے ساتھی شیاطین و اشرار ہوتے ہیں اسی طرح اہل ایمان کے ساتھی فرشتے ہوا کرتے ہیں۔ ایک طرف باطل پرستوں کو ان کے ساتھی ان کے کرتوت خوشنما بنا کر دکھاتے ہیں اور انہیں یقین دلاتے ہیں کہ حق کو نیچا دکھانے کیلئے جو ظلم و ستم اور بے ایمانیاں تم کر رہے ہو یہی تمہاری کامیابی کے ذرائع ہیں اور انہی سے دنیا میں تمہاری سرداری محفوظ رہے گی۔ دوسری طرف حق پرستوں کے پاس اللہ کے فرشتے آ کر وہ پیغام دیتے ہیں جو آگے کے فقروں میں ارشاد ہو رہا ہے۔

یہ بڑے جامع الفاظ ہیں جو دنیا سے لے کر آخرت تک ہر مرحلے میں اہل ایمان کیلئے تسکین کا ایک نیا مضمون اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اس دنیا میں فرشتوں کی اس تلقین کا مطلب یہ ہے کہ باطل کی طاقتیں خواہ کتنی ہی بالادست اور چیرہ دست ہوں، ان سے ہرگز خوف زدہ نہ ہو اور حق پرستی کی وجہ سے جو تکلیفیں اور محرومیاں بھی تمہیں سہنی پڑیں ان پر کوئی رنج نہ کرو کیونکہ آگے تمہارے لئے وہ کچھ ہے جس کے مقابلے میں دنیا کی ہر نعمت ہیچ ہے۔ یہی کلمات جب موت کے وقت فرشتے کہتے ہیں تو ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آگے جس منزل کی طرف تم جا رہے ہو وہاں تمہارے لئے کسی خوف کا مقام نہیں ہے کیونکہ وہاں جنت تمہاری منتظر ہے اور دنیا میں جن کو تم چھوڑ کر جا رہے ہو ان کیلئے تمہیں رنجیدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہاں ہم تمہارے ولی و رفیق ہیں۔ عالم برزخ اور میدانِ حشر میں جب فرشتے یہی کلمات کہیں گے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ یہاں تمہارے لئے چین ہی چین ہے، دنیا کی زندگی میں جو حالات تم پر گزرے ان کا غم نہ کرو اور آخرت میں جو کچھ پیش آنے والا ہے اس کا خوف نہ کھاؤ، اس لئے کہ ہم تمہیں اس جنت کی بشارت دے رہے ہیں جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا"۔ (تفہیم القرآن)

رابطہ: 9831439068

☆☆☆

سوانحی ناول "اک ذرا آوارگی" کا ایک باب رضوان احمد

اقبال حسن آزاد

جن دنوں میں پٹنہ یونیورسٹی میں ایم اے کر رہا تھا، رضوان احمد وہاں ریسرچ اسکالر تھے اور کبھی کبھار ہماری کلاس لینے آیا کرتے تھے۔ وہ نہایت کم سخن تھے اور ان کی آواز بھی بہت دھیمی تھی۔ میرا مشاہدہ ہے کہ مہذب لوگ، بہت زور زور سے باتیں نہیں کیا کرتے۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک صحافی بھی ہیں اور کوئی اخبار نکالتے ہیں۔ ان دنوں پروفیسر صدر الدین فضا شمسی صدر شعبۂ اردو ہوا کرتے تھے۔ ان کا ایک شعری مجموعہ منظر عام پر آیا تھا۔ رضوان احمد صاحب نے اس پر ایک نہایت کٹیلا تبصرہ لکھا جس کا ایک جملہ مجھے آج تک یاد ہے جو غالباً اس طرح تھا "کتاب کی پشت پر صاحب کتاب کی تصویر ہے جو شاید بچوں کو ڈرانے کے لیے دی گئی ہے۔" بہر کیف! میری ان سے زیادہ ملاقاتیں نہیں رہیں۔ ایک دفعہ سبزی باغ میں ان سے ملاقات ہو گئی۔ وہیں قریب میں ان کے اخبار کا دفتر تھا۔ وہ مجھے اپنے ساتھ لے کر وہاں گئے۔ ایک چھوٹے سے فلیٹ کے بیرونی حصے میں دفتری سامان رکھا تھا اور کچھ لوگ کام کر رہے تھے۔ ان کی خواہش تھی کہ میں بھی ان کے ساتھ کام کروں اور صحافت کے اسرار و رموز سیکھوں۔ فن صحافت سے میری دلچسپی ہمیشہ سے رہی ہے لہٰذا میں گاہے گاہے ان کے دفتر کا چکر لگا لیا کرتا تھا۔ لیکن یہ سلسلہ زیادہ دنوں تک نہیں چل سکا۔ ادھر میرا ایم اے کا رزلٹ ہوا اور ادھر میری تقرری جے آر ایس کالج جمالپور میں بحیثیت لیکچرار ہو گئی۔ انہی دنوں ان کا افسانوی مجموعہ "مسدود راہوں کے مسافر" شائع ہوا جس کی ادبی حلقوں میں خاطر خواہ پذیرائی ہوئی۔ پٹنہ سے نکلنے والے اخبار "قومی تنظیم" میں ان کا کالم "مجھے بولنے دو" کافی مشہور و مقبول ہوا۔ ایک دفعہ انہوں نے اپنے کالم میں لکھ دیا کہ صحافی تو پھر بھی پڑھا لکھا ہوتا ہے جبکہ پروفیسر حضرات کچھ نہیں جانتے۔ بے شک وہ ایک پڑھے لکھے اور کامیاب صحافی تھے۔ وہ بہار اردو اکادمی کے سکریٹری بھی مقرر ہوئے اور اپنی مدت کار میں انہوں نے اکادمی کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ چلایا۔ اس دوران اکادمی کا مجلہ "زبان و ادب" بھی کامیابی کے ساتھ نکلتا رہا۔ انہی دنوں ایک بار میں پٹنہ گیا تو ایک بہت بڑے فکشن نگار سے کسی تقریب میں ملاقات ہو گئی۔ کیونکہ وہ حضرت ادبی سیاست میں بھی عمل دخل رکھتے ہیں لہٰذا میں نے ان سے دریافت کیا کہ رضوان صاحب اکادمی میں کیسا کام کر رہے ہیں؟ ان کا جواب تھا کہ "ہاں! بے چارہ لگا ہوا ہے۔" خیر! اب سے کئی سال قبل کی بات ہے۔ میں اپنی بڑی بیٹی فریحہ نسرین کو میڈیکل انٹرنس ٹیسٹ دلانے کے لیے نئی دہلی گیا ہوا تھا۔ (اب وہ ماشاء اللہ ایم بی بی ایس، ایم ایس ہے) ہمارا قیام شاہین باغ میں تھا جبکہ اگزامینیشن سنٹر پنجابی باغ میں تھا۔ ہم دونوں صبح سویرے چائے بسکٹ کھا کر روانہ ہو گئے۔ وہاں پہنچتے پہنچتے سورج سر پر چڑھ آیا تھا۔ گرمی کا موسم اور وہ بھی دلی کی گرمی.... طبیعت سخت پریشان ہوئی۔ سینٹر ایسی جگہ پر تھا جہاں دور دور تک کوئی ہوٹل یا چائے خانہ نہیں تھا۔ پانی بھی دستیاب نہیں تھا۔ وقت مقررہ پر بچے تو سینٹر کے اندر چلے گئے اور گارجین حضرات فٹ پاتھ پر جہاں تہاں بسرام کرنے لگے۔ جو تجربہ کار تھے وہ اپنے ساتھ کھانے پینے کی اشیاء بھی لے کر آئے تھے۔ میں بھوکا پیاسا ایک جانب بیٹھا تھا۔ اچانک وہاں پر رضوان احمد صاحب آ پہنچے:

"ارے اقبال! یہاں کہاں؟"

"جی! اپنی بیٹی کو امتحان دلانے آیا ہوں۔" یہ کہتے ہوئے میں اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ بھی اپنی بیٹی کو امتحان دلانے آئے ہوئے تھے۔ پھر ہم دونوں وہیں پر بیٹھ رہے۔ تھوڑی دیر تک ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ پھر وہ اچانک کچھ کہے سنے بغیر اٹھ کر کہیں چلے گئے۔ میں وہیں پر بیٹھا آس پاس کے لوگوں پر نظریں دوڑاتا رہا۔ کافی دیر بعد رضوان صاحب دور سے آتے دکھائی دیے۔ ان کے ہاتھ میں پھلوں سے بھرے ہوئے لفافے اور ٹھنڈے پانی کی بوتل تھی۔ پھر وہ میرے پاس آئے اور ساری چیزیں میری جانب بڑھاتے ہوئے بولے۔

"لیجیے، کھائیے۔"

"جی؟" میں سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگا۔

"جی، یہ سب خاص طور پر آپ کے لیے لایا ہوں۔ میں کھا چکا ہوں۔"

ہائے! کیسے کیسے لوگ مٹی اوڑھ کر سو گئے۔

☆☆☆

"ضیائے حنا" اردو تہذیبی وشعری ورثے کا ایک روشن چراغ

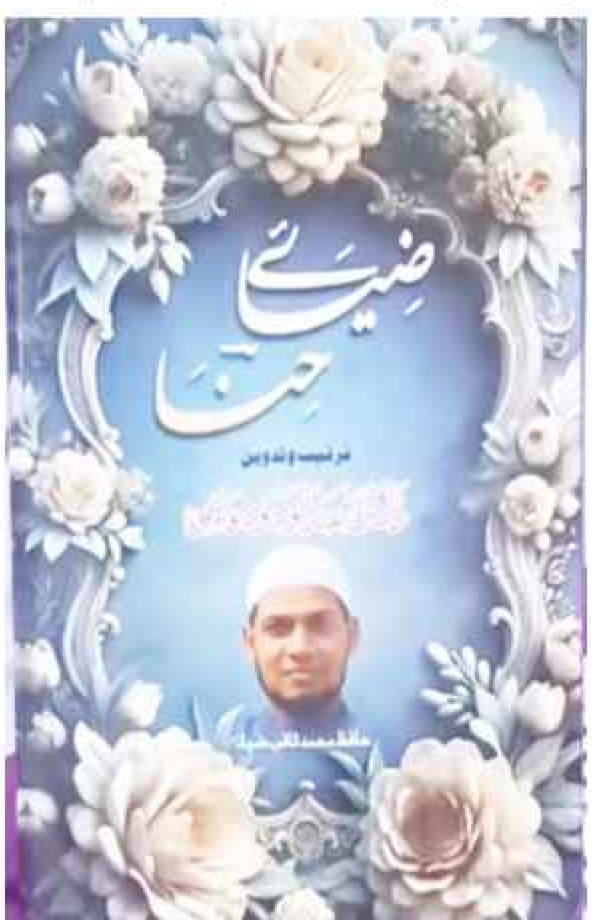

ڈاکٹر منصور خوشتر

ڈاکٹر عبد الودود قاسمی دربھنگہ کے ادب دوست شخصیت کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ وہ کنور سنگھ کالج، لہریا سرائے میں اردو شعبہ کے صدر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان کی ادبی دلچسپیوں میں تحقیق، تدوین، اور شاعری کے مختلف اصناف پر کام شامل ہے۔ ان کی مرتب کردہ کتاب "ضیائے حنا" میں تہنیتی نظموں، سہروں و رخصتی ناموں کا اولین ضخیم ترین مجموعہ ایک اہم ادبی کارنامہ ہے، جس کے ذریعے انہوں نے اردو ادب کی ان اصناف کو جو عمومی طور پر نظرانداز ہوتی رہی ہیں، باضابطہ تحقیقی اور ادبی مقام عطا کیا ہے۔ ڈاکٹر قاسمی کے صاحبزادے ثاقب ضیاء بھی اردو ادب سے دلچسپی رکھتے ہیں اور علمی و ادبی سرگرمیوں میں فعال نظر آتے ہیں۔ ثاقب کی شادی کے موقع پر اس کتاب کو ترتیب دیا گیا ہے۔ اس کا اجرا جمعہ کو ثاقب ضیاء کے ولیمہ کے موقع پر باوقار تقریب میں عمل میں آیا جس کی صدارت بزرگ شاعر رہبر چندن پٹوی نے کی اور نظامت کا فریضہ جواں سال شاعر کامران غنی صبا (اسسٹنٹ پروفیسر، نتیشور کالج مظفر پور) انجام دیا۔ تقریب کا اہتمام ایگل اسکول لہریا سرائے میں کیا گیا تھا۔ "ضیائے حنا" جہاں ادب میں تہنیتی نظموں، سہروں و رخصتی ناموں کا اولین ضخیم ترین مجموعہ) یہ کتاب اردو ادب کی اُس شعری روایت کو مرکز میں لاتی ہے جو خوشی، جشن، اور خاندانی تقریبات سے جڑی ہوتی ہے۔ سہرا ہو یا رخصتی نظم، یہ وہ صنفیں ہیں جو مشرقی معاشرت کے جذبات، رسوم و رواج، اور اقدار کی نمائندگی کرتی ہیں۔ ڈاکٹر قاسمی نے نہ صرف ان اصناف کی ادبی حیثیت کو تسلیم کیا بلکہ انہیں باقاعدہ ایک ادبی مجموعے کی صورت میں مرتب کر کے اردو ادب کی ایک خاموش مگر اہم جہت کو اجاگر کیا۔ کتاب کو نہایت سلیقے سے مرتب کیا گیا ہے۔ سہروں اور رخصتی نظموں کے انتخاب میں تنوع اور ذوقِ سلیم کا بھرپور مظاہرہ کیا گیا ہے۔ مختلف شعراء کی تخلیقات کو شامل کر کے اس مجموعے کو ایک ادبی گلدستہ بنا دیا گیا ہے جس میں ہر رنگ و آہنگ موجود ہے۔ خواجہ فرید الدین صادق، انور آفاقی، اشرف یعقوبی، ڈاکٹر احسان تابش، امتیاز ندیم اور دیگر شعراء کی شمولیت نے کتاب کو وقار اور اعتبار بخشا ہے۔ کتاب کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں صرف تخلیقات ہی شامل نہیں، بلکہ مقدمات، تحقیقی مضامین، اور تنقیدی جائزے بھی موجود ہیں۔ خاص طور پر ڈاکٹر سید تقی عابدی اور پروفیسر دبیر احمد جیسے معتبر ناقدین کی تحریریں اس کتاب کو محض تخلیقی مجموعہ نہیں بلکہ ادبی و تحقیقی حوالہ بھی بنا دیتی ہیں۔ ڈاکٹر عبد الودود قاسمی کا اسلوب سادہ، شگفتہ اور سلیس ہے۔ انہوں نے کتاب میں تہنیتی اصناف کی اہمیت کو نہایت مدلل انداز میں بیان کیا ہے اور ہر نظم یا سہرا کے ساتھ مختصر تعارف یا حوالہ دے کر قاری کی فہم کو مزید پختہ بنایا ہے۔ یہ مجموعہ اردو شعری ادب میں ایک نئے رجحان کی بنیاد رکھتا ہے۔ آج جب اردو شاعری جدید موضوعات کی طرف بڑھ رہی ہے، ایسے میں یہ کتاب ہماری تہذیبی جڑوں اور روایتی شعری اصناف کی یاد دہانی بھی ہے اور ان کے علمی و فنی وقار کو تسلیم کرنے کی کوشش بھی۔ ریحان غنی صاحب کے مطابق یہ کتاب اردو ادب میں تہنیتی نظموں، سہروں، اور رخصتی ناموں کا پہلا ضخیم مجموعہ ہے۔ ترتیب و تدوین میں ذوق، وسعت مطالعہ اور تحقیقی شعور جھلکتا ہے۔ ڈاکٹر عبد الودود قاسمی کی یہ کاوش نہ صرف ان کی ادبی و تحقیقی صلاحیتوں کا مظہر ہے بلکہ اردو ادب میں ایک نظرانداز شدہ صنف کی بازیافت اور تجدید کا موثر عمل بھی ہے۔ یہ کتاب یقیناً ہر اردو دوست، محقق، اور ادیب کے مطالعہ میں ہونی چاہیے۔

رابطہ: 9234772764

اسرائیل نے ایران کے فضائی دفاعی نظام کو کس طرح نشانہ بنایا

تل ابیب، جون (یو این آئی) اسرائیل کی دفاعی فورس (آئی ڈی ایف) نے ایران پر حملے کے دوران اس کے فضائی دفاعی نظام کو نقصان پہنچانے کی فوٹیج جاری کر دی۔ ٹائمز آف اسرائیل کے صحافی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر فوٹیج جاری کی جس میں اسرائیل نے لڑاکا طیاروں کی مدد سے ایران کے فضائی دفاعی نظام کو نشانہ بنایا۔ اسرائیلی فوج نے بتایا کہ لڑاکا طیاروں نے ایران میں فضائی دفاعی نظام کو ایک وسیع دھچکا پہنچایا۔ حملے کے دوران اس کے درجنوں ریڈار اور ایئر ڈیفنس میزائل لانچروں کو تباہ کیا۔ اس سے قبل اسرائیلی دفاعی فورس (آئی ڈی ایف) نے ایران پر فضائی حملے کیلئے روانہ ہونے والے لڑاکا طیاروں کی فوٹیج جاری کی۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ریلیز کی گئی فوٹیج میں دیکھا جا سکتا ہے کہ اسرائیلی فضائیہ کے لڑاکا طیارے صبح کی علی الصبح ایران میں حملے کیلئے روانہ ہو رہے ہیں۔ فوٹیج میں یہ بھی دکھایا گیا کہ لڑاکا طیاروں نے ایران پر حملے کے بعد اسرائیل میں لینڈنگ بھی کی۔

یوگی 20 جون کو گورکھپور لنک ایکسپریس وے کا افتتاح کریں گے

گورکھپور: 17 جون (یو این آئی) مسافروں کی حفاظت کے نقطہ نظر سے اہم گورکھپور لنک ایکسپریس وے کے افتتاح کے دن 20 جون کو وزیر اعلیٰ حفاظتی بیڑے کو ہری جھنڈی دکھائیں گے۔ آنے والے دنوں میں سڑک کی حفاظت کے لیے لکھنؤ-آگرہ ایکسپریس وے کی طرز پر یہاں بھی اے ٹی ایم ایس (ایڈوانسڈ ٹریفک مینجمنٹ سسٹم) نافذ کیا جائے گا۔ اتر پردیش ایکسپریس وے انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (UPEIDA) کے ذریعہ بنائے گئے گورکھپور لنک ایکسپریس وے پر مسافروں کی حفاظت کے لیے وزیر اعلیٰ جس سیکورٹی بیڑے کا آغاز کریں گے اس میں پانچ انووا، پانچ کیمپرز، چار ایمبولینسیں، دو کرینیں اور ایک ہائیڈرا گاڑی شامل ہے۔ یو پی ڈی اے کے

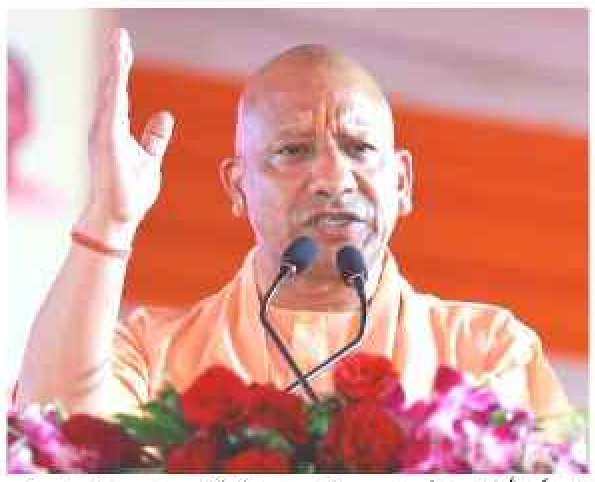

نوڈل سیکورٹی آفیسر راجیش پانڈے نے کہا کہ یو پی ڈی اے کی انووا گاڑی 8 گھنٹے کی شفٹوں میں مسلسل گشت کرے گی۔ ہر گاڑی میں چار ریٹائرڈ فوجی ڈیوٹی پر ہوں گے۔ کیمپر گاڑیاں پیچھے سے کھلی ہوتی ہیں اور ٹریفک کونز، رسیاں اور ریڈیم سٹرپس وغیرہ کی دستیابی ہوتی ہے۔ کسی بھی مقام پر گاڑی کے خراب ہونے یا حادثہ ہونے کی صورت میں یہ گاڑیاں فوری طور پر جا کر اس علاقے کو ٹریفک کونز، رسیوں اور ریڈیم سٹرپس سے گھیر دیں گی تاکہ دوسری گاڑیوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس کے علاوہ 91 کلومیٹر طویل ایکسپریس وے کے دونوں اطراف ہر 45 کلومیٹر پر ایک ایک ایمبولینس کھڑی کی جائے گی تاکہ مسافروں کو ہنگامی طبی ضرورت کی صورت میں فوری طور پر اسپتال بھیجا جا سکے۔

کسی بھی گاڑی کے اچانک خراب ہونے کی صورت میں اسے ہٹانے کے لیے ہر 45 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک کرین اور پورے ایکسپریس وے کے لیے ایک ہائیڈرا گاڑی کو تعینات کیا جائے گا۔ مسافر اور درمیانی سامان کی گاڑیوں کو کرینوں کے ذریعے سڑک سے اتارا جائے گا اور بھاری سامان کی گاڑیوں کو قریبی چینج سے آف لوڈ کیا جائے گا۔

نیشنل ہائی وے اتھارٹی آف انڈیا کے رہنما خطوط کے مطابق ایکسپریس وے پر خراب ہونے والی گاڑیوں کو کھڑا نہیں کیا جا سکتا۔ آنے والے وقت میں 91 کلومیٹر لنک ایکسپریس وے پر اے ٹی ایم ایس کو نافذ کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس نظام کے تحت ایکسپریس وے پر ہر پانچ کلومیٹر پر سی سی ٹی وی کیمرے نصب کیے جاتے ہیں۔ اس کی نگرانی کنٹرول روم سے کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اے ٹی ایم ایس میں رفتار کی حد کی خلاف ورزی کرنے والی گاڑیوں پر نظر رکھنے کے لیے اسپیڈ کیمروں اور این پی آر (نمبر پلیٹ ریڈر) کا نظام بھی ہوتا ہے۔ ایکسپریس وے پر رفتار کی حد کی خلاف ورزی کرنے والی گاڑیوں کی اطلاع فوری طور پر متعلقہ ضلع کے اے آر ٹی او کو جاتی ہے۔

سکھو کا سڑک حادثات پر اظہار غم

شملہ، 17 جون (یو این آئی) ہماچل پردیش کے وزیر اعلیٰ سکھویندر سنگھ سکھو نے منگل کو منڈی ضلع کے سرکاگھاٹ سب ڈویژن میں ایک پرائیویٹ بس اور لاہول اسپتی ضلع کے کوکسر-روہتانگ روڈ پر ایک ٹیمپو ٹریولر کے حادثے پر افسوس کا اظہار کیا۔ مسٹر سکھو نے کہا، "بہت سے ہلاکتوں کی خبر انتہائی افسوسناک اور دل دہلا دینے والی ہے۔ میں سوگوار خاندانوں سے اپنی گہری تعزیت کا اظہار کرتا ہوں اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کی خواہش کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں اضلاع کی انتظامیہ کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ راحت اور بچاؤ کارروائیوں کو موثر انداز میں چلانے، متاثرہ افراد کو ہر ممکن مدد فراہم کرائے اور زخمیوں کے مناسب علاج کو یقینی بنائے۔ قابل ذکر ہے کہ لاہول اسپتی ضلع میں پیر کی شام کوکسر-روہتانگ روڈ پر گرامفو کے قریب 24 سیاحوں کو لے کر جا رہا ایک ٹیمپو ٹریولر کھائی میں گر گیا۔

ایران سے کشمیری طلباء کی واپسی کے لیے کوششیں جاری: ایم پی آغا روح اللہ

سری نگر، 17 جون (یو این آئی) جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس کے سینئر لیڈر اور رکن پارلیمان آغا سید روح اللہ مہدی نے کہا ہے کہ ایران میں موجود کشمیری طلباء اور زائرین کی بحفاظت واپسی کے لیے وہ حکومتِ ہند کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہیں۔ آغا روح اللہ نے گاندربل میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا: 'میں مسلسل حکومت ہند، خاص طور پر وزارت خارجہ کے اعلیٰ افسران کے ساتھ رابطے میں ہوں۔' انہوں نے مزید کہا کہ کشمیری عوام کو یقین رکھنا چاہیے کہ ان کے بچے تنہا نہیں ہیں اور ان کے لیے سفارتی سطح پر تیز رفتار کوششیں کی جا رہی ہیں۔ رکن پارلیمان نے بتایا کہ ہندوستان کی وزارت خارجہ نے ایران میں موجود کشمیری طلباء کی واپسی کے لیے رجسٹریشن کا عمل شروع کر دیا ہے۔ اس اقدام کا مقصد ان تمام طلباء کی درست شناخت اور فوری بحفاظت انخلا کو ممکن بنانا ہے جو موجودہ جنگی حالات میں پھنسے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا: 'وزارت داخلہ کی جانب سے یہ ایک بروقت اقدام ہے۔ تمام متاثرہ طلباء یا ان کے اہل خانہ اس رجسٹریشن عمل میں فوری طور پر شامل ہوں تاکہ حکومت ان کی جلد واپسی یقینی بنا سکے۔'

آغا روح اللہ مہدی نے مزید اطلاع دی کہ: 'جو طلباء ایران کے جنگ زدہ علاقوں میں مقیم تھے، انہیں فی الحال محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ وہاں ان کے لیے رہائش، خوراک اور بنیادی سہولیات کا انتظام کیا گیا ہے۔' انہوں نے کہا کہ وہ خود مرکزی حکومت اور وزارت خارجہ کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہیں اور یقین دلایا کہ ہماری اولین ترجیح یہ ہے کہ تمام کشمیری طلباء کو بلا تاخیر وطن واپس لایا جائے۔ ذرائع کے مطابق ایران کے مختلف تعلیمی اور مذہبی اداروں میں 1300 سے زائد کشمیری طلباء زیر تعلیم ہیں، جو مشہد، قم اور تہران جیسے شہروں میں مقیم ہیں۔ ایران اور اسرائیل کے درمیان جاری کشیدگی کے بیچ ایران کے مختلف شہروں میں زیر تعلیم اور مقیم کشمیری طلباء وزائرین کے اہل خانہ میں شدید بے چینی پائی جا رہی ہے۔

ذات پر مبنی مردم شماری کا کام پوری ایمانداری سے ہو: مایاوتی

لکھنؤ: 17 جون (یو این آئی) بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) سپریمو مایاوتی نے منگل کو کہا کہ ملکی مفاد میں ذات پر مبنی مردم شماری کا کام ایمانداری کے ساتھ ہونا چاہیے۔ مایاوتی نے اپنے ایکس ہینڈل پر لکھا 'قومی و ذات پر مبنی مردم شماری کا بھی کام کانگریس کے وقت سے لٹکا ہوا پڑا تھا۔ کافی آواز اٹھانے کے بعد اب اس معاملے میں کارروائی شروع ہوئی ہے۔ مفاد عامہ سے سیدھے طور پر جڑا مردم شماری کا یہ کام ملکی مفاد میں اب وقت سے ایمانداری کے ساتھ پوری ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کی مرکزی حکومت نے اپنی 11 سالوں کی حصولیابی کا ذکر زور و شور سے کیا لیکن مرکز کی پالیسیاں مہنگائی، بے روزگاری اور ملکی مفاد میں کتنی کارگر ثابت ہوئی ہیں اس کا فیصلہ خود عوام کریں گے۔ بی ایس پی سپریمو نے کہا 'بی جے پی نے مرکز میں اپنے 11 سالہ میعاد کار کے بارے میں جو لامحدود حصولیابیاں بیان کی ہیں وہ زمینی حقیقت میں لوگوں کی غریبی، بے روزگاری، دکھ درد وغیرہ دور کرنے یعنی عوامی و ملک مفاد میں کتنی موثر رہی ہیں صحیح وقت آنے پر عوام خود ان کا جواب دیں گے جس کی پوری امید ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں قومی و ذات پر مبنی مردم شماری کا بھی کام کانگریس کے وقت سے لٹکا پڑا تھا۔ جس پر کافی آواز اٹھانے کے بعد اب اس معاملے میں کارروائی شروع ہوئی ہے۔ مفاد عامہ سے سیدھے طور سے جڑا مردم شماری کا یہ کام ملکی مفاد میں اب وقت سے ایمانداری کے ساتھ پورا ہونا چاہیے مرکزی اس پر دھیان دے۔ مایاوتی نے کہا 'ان معاملات میں پارٹی کے لوگوں کو صحیح حقائق سے آگاہ کرانے اور انہیں محتاط رکھنے کے ساتھ ہی پارٹی کی تنظیم سے متعلق دیے گئے کاموں کا جائزہ اتر پردیش سمیت دیگر ریاستوں کی بھی چھوٹی چھوٹی میٹنگوں کے ذریعہ غور و خوض لگاتار جاری و پارٹی مفاد میں ان پر پورا دھیان ضروری۔ پارٹی کی یہ مہم میرے ذریعہ میٹنگوں سے شروع ہوکر لگاتار جاری ہے۔ تازہ میٹنگ پوروانچل میں پارٹی تنظیم کی تیاری و عوام حمایت کو بڑھانے کے ضمن میں ہوئی و بحث بھی کی گئی۔ ساتھ ہی بہار میں ہونے والے اسمبلی انتخابات سے متعلق حکمت عملی پر بھی تیاری جاری تاکہ بہتر رزلٹ آسکے۔

بیوی نے شوہر سے کہا میں اپنے عاشق کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں، شوہر ہوا رضامند

بدایوں: 17 جون (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع بدایوں میں شادی کے چند دن بعد دلہن عاشق کے ساتھ فرار ہو گئی۔ پیر کو دلہن خود ہی تھانے پہنچ گئی اور سب کے سامنے کہہ دیا کہ وہ اب اپنے عاشق کے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ شوہر کی رضامندی کے بعد اسے جانے کی اجازت دے دی گئی۔ پولیس ذرائع نے منگل کو بتایا کہ بسولی کوتوالی علاقے کے گاؤں موسم پور باشندہ سنیل کی شادی 17 مئی کو بسولی تھانہ علاقے کے گاؤں کی خوشبو سے ہوئی تھی۔ 18 مئی کو سنیل بیوی کو وداع کرا کر اپنے گھر لایا۔ شادی کے بعد کی رسموں کے درمیان دلہن سسرال میں نو دن تک رہی۔ اس کے بعد مائیکے فریق دلہن کو وداع کرا کر لے گیا۔ تقریباً 10 دن بعد وہ دلہن اپنے عاشق کے ساتھ فرار ہو گئی۔ شوہر سنیل نے بتایا 'میں نے بیوی کے وداع کے بعد نینی تال ہنی مون پر لے جانے کا منصوبہ بنایا تھا۔ لیکن جب اس نے اپنے عاشق کے ساتھ رہنا ہے تو میں بھی خوش ہوں۔

ایران میں پھنسے کشمیری طلباء کی فوری واپس لانے کی اپیل

سری نگر، 17 جون (یو این آئی) ایران اور اسرائیل کے درمیان جاری کشیدگی کے دوران وہاں زیر تعلیم کشمیری طلباء کی سلامتی کو لے کر وادی کشمیر میں بے چینی بڑھ گئی ہے۔ اس صورتحال کے پیش نظر طلباء کے والدین نے منگل کو ایک بار پھر پریس انکلیو سری نگر میں احتجاج کیا اور حکومت ہند سے اپیل کی کہ وہ ایران میں پھنسے ہوئے کشمیری طلباء کی فوری اور محفوظ واپسی کے لیے ہنگامی اقدامات کرے۔ احتجاج میں شامل والدین نے بتایا کہ ایران میں ان کے بچے شدید خوف اور غیر یقینی صورتحال سے دوچار ہیں، اور روزانہ گھر فون کر کے اپنی حفاظت کے حوالے سے فکرمندی کا اظہار کر رہے ہیں۔ سری نگر کے محمد ایوب ڈار، جن کے بیٹے ایران میں زیر تعلیم ہیں، نے کہا: 'ہمارے بچوں کی زندگیاں خطرے میں ہیں۔ وہ ہمیں فون کر کے رو رہے ہیں، مدد کی فریاد کر رہے ہیں۔ ہم ہاتھ جوڑ کر حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ جلد از جلد ان کی واپسی کا بندوبست کیا جائے۔' انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر سے اپیل کی ہے کہ وہ والدین کے درد کو سمجھیں اور کشمیری طلباء کو محفوظ مقامات پر منتقل کر کے وطن واپس لائیں۔ اطلاعات کے مطابق، گزشتہ دو دنوں سے وادی کے مختلف اضلاع سے تعلق رکھنے والے درجنوں والدین پریس انکلیو میں جمع ہو رہے ہیں، جن میں کئی خواتین بھی شامل ہیں۔ مظاہرین سرکار سے مطالبہ کر رہے ہیں کشمیری

طلبا کی فوری وطن واپسی کو جلد از جلد یقینی بنایا جائے۔ ذرائع کے مطابق اس وقت ایران میں مختلف تعلیمی اداروں میں 1300 سے زائد کشمیری طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں، جن میں اکثریت مشہد اور قم جیسے شہروں میں مقیم ہے۔ موجودہ جنگی حالات کے باعث ان میں شدید خوف و ہراس پایا جا رہا ہے، جبکہ ان کے اہل خانہ وادی میں اضطراب کی کیفیت میں ہیں۔ والدین نے وزارت خارجہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ایران میں موجود ہندوستانی سفارت خانے کو فعال کردار ادا کرنے کی ہدایت دے اور کشمیری طلباء کو فوری طور پر محفوظ زون میں منتقل کرنے کے بعد انخلاء کا منصوبہ بنائے۔ والدین کا کہنا ہے کہ اگر حکومت افغانستان، سوڈان اور یوکرین جیسے ممالک سے بھارتی طلباء کو بحفاظت نکال سکتی ہے، تو ایران سے کشمیری طلباء کی واپسی بھی ممکن ہے۔ بس اس کے لیے نیت اور ہمدردی کی ضرورت ہے۔

جموں وکشمیر: سیاحتی مقامات پر کئی بند پارکیں دوبارہ کھل گئیں

سری نگر، 17 جون (یو این آئی) جموں و کشمیر کے سیاحتی مقامات پر منگل کے روز کئی بند پارکوں کو سیاحوں کے لئے ایک بار پھر کھول دیا گیا۔ ان پارکوں کو 22 اپریل کو پہلگام میں پیش آنے والے واقعے کے بعد احتیاطی طور پر بند کر دیا گیا تھا۔ ذرائع نے بتایا کہ حکومت کے اعلان کے مطابق جموں وکشمیر میں منگل کے روز سیاحتی مقامات پر کئی پارکوں کو سیاحوں کے لئے دوبارہ کھول دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ پہلگام میں بھی کچھ پارکوں کو دوبارہ کھول دیا گیا۔

جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے 3 روز قبل بند پارکوں کو مرحلہ وار طریقے سے کھولنے کا اعلان کیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ 17 جون سے پہلے مرحلے میں کچھ مقامات دوبارہ کھولے جائیں گے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے یہ بھی کہا کہ جموں خطے میں بھی آٹھ مقامات کو دوبارہ کھول دیا جائے گا۔ سنہا نے کہا تھا: کٹھوعہ میں سارتھل اور دھگر، دیوی پنڈی، سیاد بابا اور ریاسی میں سولا پارک، ڈوڈا میں گلدانڈا اور جئے ویلی، اور ادھم پور میں جھیری 'یہ سب جموں خطے میں ہیں' کو بھی پہلے مرحلے میں دوبارہ کھولا جا رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا: پہلے مرحلے میں آٹھ جگہیں دوبارہ کھولی جا رہی ہیں۔ اگلے مرحلے میں کچھ دیگر مقامات کو دوبارہ کھول دیا جائے گا۔ پارکوں کے دوبارہ کھلنے کا سیاحوں اور اسٹیک ہولڈرز نے استقبال کیا ہے۔ حکام کے مطابق پارکوں میں سیکورٹی کے بہترین انتظامات کئے گئے ہیں تاکہ سیاحوں کو احساس تحفظ ہو سکے۔ پنجاب سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون سیاح نے میڈیا کو بتایا: میں دو سال پہلے بھی کشمیر آئی تھی اس وقت بھی اچھا لگا اور آج بھی بہت اچھا لگ رہا ہے۔ انہوں نے کہا: جو سوشل میڈیا یا میڈیا پر پرچار کیا جا رہا ہے اس سے یہاں صورتحال بالکل الگ ہے۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا: لوگوں سے میرا پیغام ہے کہ وہ یہاں آئیں کشمیر پہلے بھی جنت تھا، جنت ہے اور جنت رہے گا۔ قابل ذکر ہے کہ پہلگام میں 22 اپریل کو پیش آئے دہشت گردانہ حملے کے تقریباً دو ماہ بعد وادی میں شعبہ سیاحت بتدریج بحال ہو رہا ہے جس سے سیاحتی صنعت سے وابستہ افراد میں امید کی نئی کرن پیدا ہوئی ہے۔

امرناتھ یاترا 2025: مرکزی داخلہ سکریٹری کا دورہ سری نگر، سیکورٹی انتظامات کا لیا جائزہ

سری نگر، 17 جون (یو این آئی) مرکزی داخلہ سکریٹری گووند موہن منگل کو سری نگر پہنچے جہاں انہوں نے سالانہ امرناتھ یاترا 2025 کے لیے سیکورٹی انتظامات اور جموں و کشمیر کی مجموعی حفاظتی صورتحال کا جائزہ لیا۔ ذرائع کے مطابق مرکزی داخلہ سکریٹری گووند موہن نے منگل کے روز سری نگر میں ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کے دوران جموں وکشمیر کی مجموعی سیکورٹی صورتحال اور امرناتھ یاترا کے حوالے سے کئے جا رہے انتظامات کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔ اس اعلیٰ سطحی میٹنگ میں پولیس سربراہ نلین پربھات، فوج کی پندرہویں کور کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل پرشانت شریواستو، اے ڈی جی نتیش کمار کے علاوہ سیول انتظامیہ سے وابستہ عہدیدار اور سراغ رساں ایجنسیوں سے وابستہ سینئر آفیسران نے بھی شرکت کی۔ باوثوق ذرائع کے مطابق پولیس سربراہ نلین پربھات نے داخلہ سکریٹری کو جموں وکشمیر کی تازہ ترین صورتحال اور سالانہ امرناتھ یاترا کے حوالے سے کئے جا رہے انتظامات کے بارے میں پاور پوائنٹ پرزنٹیشن کے ذریعے جانکاری فراہم کی۔ پولیس سربراہ نے اس موقع پر کہا کہ سالانہ امرناتھ یاترا کو خوش اسلوبی کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچانے کی خاطر تمام تر انتظامات کئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھگوتی نگر سے لے کر پوترا گپھا تک چپے چپے پر سیکورٹی فورسز کی تعیناتی عمل میں لائی گئی ہے۔ یاد رہے کہ حال ہی میں پہلگام میں ہوئے دہشت گرد حملے کے بعد، حکام نے اس سال یاترا کے دوران سیکورٹی کے غیر معمولی انتظامات کیے ہیں تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچا جا سکے۔ میٹنگ کے دوران مرکزی داخلہ سکریٹری کو بتایا گیا کہ ٹرانزٹ کیمپس اور راستوں پر فوج، نیم فوجی دستوں کے علاوہ جموں وکشمیر پولیس کی کثیر پرتوں والی سیکورٹی تعینات کر دی گئی ہے، ریڈیو فریکوئنسی کے ذریعے یاتریوں کی نگرانی کے علاوہ بھگوتی نگر بیس کیمپ سے یاتری قافلے کی نگرانی کے لیے سخت ترین حفاظتی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ فوج، نیم فوجی دستوں اور پولیس کے درمیان مکمل تال میل قائم ہے، اور ہر سطح پر سیکورٹی کے تمام پہلوؤں کو انتہائی باریکی سے دیکھا جا رہا ہے۔

صدر کی موجودگی میں ورلڈ سکل سیل ڈے کے موقع پر بروانی میں ریاستی سطح کا پروگرام

بروانی، 17 جون (یو این آئی) مدھیہ پردیش کے بروانی ضلع کے تلون گرام پنچایت میں 19 جون کو عالمی سکل سیل ڈے کے موقع پر نیشنل سکل سیل اینیمیا ایریڈیکیشن مشن-2047 کے تحت صدر محترمہ دروپدی مرمو کی موجودگی میں ایک ریاستی سطح کا پروگرام منعقد کیا جائے گا۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق صدر محترمہ دروپدی مرمو کے علاوہ پروگرام میں گورنر منگو بھائی پٹیل، وزیر اعلیٰ ڈاکٹر موہن یادو، نائب وزیر اعلیٰ راجیندر شکلا اور دیگر وزراء شرکت کریں گے۔ اس موقع پر کئی اختراعات شروع کی جائیں گی جن میں جینیاتی مشاورت سے متعلق آگاہی ویڈیوز اور متاثرہ حاملہ خواتین کے لیے جامع رہنما خطوط شامل ہیں۔ جن پنچایتوں کو ٹارگٹ شدہ عمر کے گروپ کی 100 فیصد اسکریننگ مکمل ہو جائے گی انہیں اعزاز سے نوازا جائے گا۔ مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ کے این سی سی ڈائریکٹوریٹ کے تعاون سے "سیکل سیل مترا" پہل بھی شروع کی جائے گی۔

"بجیکا" زبان کو سارک ممالک میں عزت دلانے پر ڈاکٹر ششی بھوشن کو کھٹمنڈو نیپال کی سرزمین پر اعزاز سے نوازا گیا

حاجی پور (محمد آصف عطا) دوسری بین الاقوامی مادری زبان صحافت کانفرنس 2025 نیپال کے دارالحکومت کھٹمنڈو میں 13 اور 14 جون کو منعقد ہوئی۔ اس تقریب کا انعقاد سارک جرنلسٹ فورم انٹرنیشنل اور نیشنل فورم آف نیوار جرنلسٹ کے مشترکہ زیر اہتمام کیا گیا۔ اس بین الاقوامی کانفرنس میں پانچ صحافیوں کو سارک ممالک کی مادری زبانوں پر بطور کارکن

کام کرنے پر اعزاز سے نوازا گیا۔ جس میں ویشالی کے ششی بھوشن کمار کو نیپال حکومت کے ایوان نمائندگان کے اسپیکر اور کانفرنس کے مہمان خصوصی جناب دیوراج گھمیرے نے افتتاحی اجلاس میں سارک ممالک میں "بجیکا" زبان کو عزت دلانے پر اپنے ہاتھوں سے اعزاز سے نوازا۔ ہندوستان کے نمائندے کے طور پر ضلع ویشالی کے رہنے والے ڈاکٹر ششی بھوشن کمار جو کہ ملک اور دنیا میں انسانی حقوق کی صحافت کے لیے شہرت رکھتے ہیں اور سارک ممالک میں ایک "بجیکا" کارکن ہیں۔ پہلے دن کے سیشن میں پینل ڈسکشن کا حصہ تھے اور دوسرے دن انہوں نے اپنی مادری زبان "بجیکا" جو جمہوریت کی سرزمین ویشالی کی زبان ہے پر بھی تقریر کی۔ ان کے ساتھ ویشالی ضلع کے مشہور صحافی محمد شاہنواز عطا، ماہر تعلیم راجیہ رام چورسیا، محترمہ پوجا کماری، کملیش کمار اور راجیو کمار مہتا نے بھی کانفرنس میں شرکت کی جنہوں نے پہلے دن کے ایک سیشن میں اپنے خیالات پیش کیے اور انہیں اس کے لیے اعزاز سے بھی نوازا گیا۔ مادری زبان کے صحافیوں کی بین الاقوامی کانفرنس کے دوسرے دن 14 جون کو مہمان مدھیا پور ٹھیمی میونسپلٹی کے میئر سریندر شریستھا کی موجودگی میں سات نکاتی منشور جاری کیا گیا۔ اس کانفرنس کا اہتمام نیوار اشٹریہ پترکار سنگھ نے سارک پترکار منچ اور فونیز کے اشتراک سے کیا۔ اختتامی تقریب میں میئر شریستھا نے کہا کہ کانفرنس نے مادری زبان کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ نریندر لال شریستھا کی صدارت میں منعقدہ افتتاحی تقریب میں سارک جرنلسٹ فورم کے صدر راجو لاما نے تمام اسٹیک ہولڈرز پر زور دیا کہ وہ اس قرارداد کو سنجیدگی سے لیں اور اس پر عمل درآمد کریں۔ انہوں نے سارک خطے کی تمام حکومتوں پر بھی زور دیا کہ وہ مادری زبان صحافتی کانفرنس کے انعقاد میں بھرپور تعاون کریں۔ فونیز کے صدر کی چودھری، بنگلہ دیش سے ایس جے ایف کے جنرل سکریٹری محمد عبدالرحمن، سارک جرنلسٹ فورم بہار چیپٹر کے صدر اور ملک اور دنیا میں انسانی حقوق کی صحافت کو فروغ دینے والے ڈاکٹر ششی بھوشن کمار، کانفرنس کے کوآرڈینیٹر سنیل مہارجن، این ایف این جے کے جنرل سکریٹری کے مانندھر نے مادری زبان کی اہمیت اور اس کے تحفظ کی اہمیت پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس منشور میں کانفرنس کی جانب سے جاری کردہ منشور کو سارک ممالک کے سربراہان کے حوالے کرنا، مادری زبان کے صحافیوں کی استعداد کار میں اضافے کے لیے حکومت سے ضروری بجٹ کا مطالبہ اور مادری زبان کے میڈیا ہاؤسز کے فروغ اور اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ باقاعدہ بات چیت کے ذریعے مادری زبان کی صحافت کے بارے میں شعور اجاگر کرنے جیسے مسائل شامل ہیں۔ اس موقع پر نیپال، بنگلہ دیش اور ہندوستان کے کئی صحافیوں نے شرکت کی۔ اس کانفرنس سے ویشالی ضلع کے مشہور صحافی محمد شاہنواز عطا نے بھی مادری زبان پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر انہیں اعزاز سے نوازا گیا۔ پروگرام میں دو یک جین آگرہ، محمد آصف عطا انڈیا، راہول کمار نیپال، محمد شاداب نیپال، دھویندر پرجاپتی نیپال، پوجا کماری نیپال، چندن کمار نیپال، لکشمی تمل سینا نیپال، عظمت علی نیپال، غزالہ شاہین انڈیا، الٰہی بخش انڈیا، ندا شاہین انڈیا، شری جونا نیوا نیپال وغیرہ اور دیگر معززین اور صحافیوں نے پروگرام کو کامیاب بنایا۔

بیس نکاتی پروگرام دفتر پاتے پور کا ایم ایل اے کے ہاتھ شاندار افتتاح

حاجی پور/پاتے پور (محمد آصف عطا) ضلع کے پاتے پور بلاک احاطے میں بیس نکاتی پروگرام آفس کا شاندار افتتاح پاتے پور اسمبلی حلقہ کے مقبول ایم ایل اے لکھیندر پاسوان کے ہاتھوں باضابطہ طور پر فیتہ کاٹ کر کیا گیا۔ اس موقع پر عوامی نمائندوں، کارکنوں اور عوام کی بڑی تعداد موجود تھی۔ اپنے خطاب میں ایم ایل اے لکھیندر پاسوان نے کہا کہ اب پاتے پور اسمبلی حلقہ کے لوگوں کو اپنے مسائل کے حل کے لیے بھٹکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر کسی افسر کی طرف سے کوئی مسئلہ حل نہ ہو تو متعلقہ درخواست بیس نکاتی آفس میں جمع کرائیں۔ عوام کے مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کیے جائیں گے۔ ایم ایل اے نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی جی کا خواب "سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس" ہے اور وزیر اعلیٰ جناب نتیش کمار جی بھی بہار کو ترقی کی نئی بلندیوں پر لے جانے کے لیے پرعزم ہیں۔ 20 نکاتی دفتر کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مرکزی اور ریاستی حکومت کی اسکیموں کا فائدہ آخری شخص تک پہنچے اور وہ اسے زمین پر محسوس کر سکے۔ پروگرام میں ایم ایل اے پاسوان نے موجود تمام عوامی نمائندوں اور معززین کو نیک خواہشات پیش کیں اور یقین دلایا کہ یہ دفتر عام لوگوں کی خدمت اور سہولت کے لیے پوری طرح وقف رہے گا۔ اس موقع پر 20 نکاتی پروگرام کے چیئرمین سنیل کمار کشواہا، بی جے پی ضلع صدر اتری عجب لال ساہ، بی جے پی ضلع صدر اجے کشواہا، بی جے پی اقلیتی مورچہ کے ضلع صدر پروفیسر محمد اصغر علی، منڈل صدر جیلال ساہنی، رجنیش پرکاش پاسوان، رام کمار کشواہا، ونیش سنگھ، جمشید راجا، 20 نکاتی نائب صدر دلیپ سنگھ، جمعدار منڈل سمیت سینکڑوں لوگ موجود تھے۔

منڈی: بس کھائی میں گرنے سے 2 افراد ہلاک، 20 زخمی

منڈی، 17 جون (یو این آئی) ہماچل پردیش کے منڈی ضلع کے سرکاگھاٹ سب ڈویژن کے کلکھر میں منگل کو ایک پرائیویٹ بس گہری کھائی میں گرنے سے دو لوگوں کی موت ہو گئی اور 20 زخمی ہو گئے۔ سرکاگھاٹ کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سنجیو گوتم نے بتایا کہ بس میں تقریباً 30 لوگ سوار تھے جو کہ بس میں بیٹھنے کی گنجائش سے زیادہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ بس کی خراب حالت بھی حادثے کی وجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ امدادی کارروائیاں شروع کر دی گئی ہیں۔

سیتاپور: شراب پینے والوں کی تعداد میں اضافہ

سیتاپور: 17 جون (یو این آئی) اتر پردیش حکومت کی نئی آبکاری پالیسی نے سیتاپور کو ریاست کے شراب پینے والے ٹاپ 15 شہروں کی فہرست میں شامل کرا دیا ہے۔ آفیشیل ذرائع نے منگل کو بتایا کہ سیتاپور میں تقریباً 65 ہزار لیٹر شراب روزانہ پی جا رہی ہے۔ شراب کے شوقین ہر مہینے 49 کروڑ روپے کی شراب پی رہے ہیں۔ ان میں پچھڑے اور غریب شراب پینے والے سب سے آگے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو تقریباً 35 کروڑ دیسی شراب اور تقریباً 9 کروڑ کی غیر ملکی شراب اور تقریباً 5 کروڑ کی بیئر یہاں کے لوگ پی رہے ہیں۔ گاؤں میں کرائم کی اصل پریشانی شراب کی بے تحاشی جا رہی ہے۔ شراب کے شوقین سے گاؤں میں لڑائی جھگڑوں کی وجہ مقدمات کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے۔ ایک محتاط اندازے کی بنیاد پر 34 لاکھ 75 ہزار 25 یونٹ کو مفت اناج دیا جا رہا ہے۔

'ایک عمارت پر ہمارے سامنے ڈرون حملہ ہوا': تہران میں میزائلوں کے سائے میں پاکستانی شہریوں نے کیا دیکھا؟

حمزہ زبیر خان اور محمد کاظم

ایران اسرائیل کشیدگی چوتھے روز میں داخل ہوگئی ہے اور اس دوران ایران اور اسرائیل نے ایک دوسرے پر متعدد فضائی حملے کیے ہیں۔ جمعے سے جاری حملوں میں اب تک ایران میں کم از کم 224 شہری ہلاک جبکہ اسرائیل میں از کم 24 ہلاکتیں ہوئی ہیں۔ تہران میں اسرائیلی حملوں کا سلسلہ جاری ہے اور بی بی سی نے ایران میں موجود پاکستانی شہریوں سے بات کر کے یہ جاننے کی کوشش کی ہے کہ لوگ وہاں اسرائیل کے حملوں کے بعد کیا سوچ رہے ہیں، کیا تہران میں خوف کی فضا ہے اور ملک میں معمولات زندگی کیسے ہیں۔ ایران کے دارالحکومت تہران میں موجود ایک پاکستانی طالب علم سخی عون محمد بتاتے ہیں کہ کسی بھی مقام پر بمباری کے بعد پورے شہر میں خاموشی چھا جاتی ہے۔ تہران یونیورسٹی آف سائنسز میں فائنل ایئر کے طالبعلم سخی کا تعلق صوبہ پنجاب کے ضلع ڈیرہ غازی خان سے ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تہران میں 'دھماکوں کی آوازیں سنائی دیتی ہیں مگر لوگوں میں خوف کم ہی دیکھا ہے۔' وہ کہتے ہیں کہ ایرانی شہریوں کو دیکھ کر یہ تاثر ملتا ہے کہ جیسے تہران کے لوگ 'ان (اسرائیلی) حملوں کے لیے پہلے سے تیار تھے۔' ایران میں پاکستانی سفارتخانے کے مطابق اسرائیل کے ایران پر حملے کے وقت چار ہزار سے پانچ ہزار کے قریب زائرین موجود تھے، جن کی کچھ تعداد واپس پہنچ چکی ہے اور کچھ واپسی کے راستوں پر ہے۔ پاکستان کے وزیر خارجہ اسحاق ڈار کے ایک بیان کے مطابق ایران سے پاکستان کا ہوائی سفر بند ہے تاہم 51 طالبعلم اور 500 کے قریب زائرین پیر تک پاکستان واپس پہنچ جائیں گے۔ ایران کی مختلف یونیورسٹیوں میں ایک ہزار پاکستانی طلبا زیر تعلیم ہیں۔ اوورسیز پاکستانی فاؤنڈیشن کے مطابق سال 2023 میں 35 ہزار پاکستانی ایران میں رہائش پذیر تھے۔ ان میں سے چند دہرے شہری ہیں۔ پاکستانی شہری تعلیم، کاروبار یا ملازمت کے لیے ایران میں مقیم ہیں۔ سخی اور ان کے ساتھی پاکستان واپسی کا سفر کر رہے ہیں اور انھیں پیر کو بلوچستان سرحد پر واقع تفتان بارڈر پہنچنے کی امید ہے۔ انھیں اور ان کے ساتھیوں کو 13 جون کی شام کا وہ وقت یاد ہے جب اسرائیل نے تہران پر میزائل اور ڈرون حملے شروع کیے تھے۔ سخی بتاتے ہیں کہ تہران میں کئی دنوں سے یہ بازگشت تھی کہ اسرائیل 'کسی بھی وقت حملہ کر سکتا ہے۔'

سخی عون محمد یونیورسٹی آف سائنسز تہران کے فردوسی ہاسٹل میں مقیم تھے۔ جہاں پر دیگر پاکستانی اور بین الاقوامی طالب علم بھی رہائش پذیر تھے۔ سخی عون محمد کا کہنا تھا کہ 13 جون کو ایران کے سرکاری وقت کے مطابق رات تقریباً آٹھ بجے ایک زور دار دھماکہ ہوا تو ہم سب سمجھ گئے کہ اسرائیل نے حملہ کر دیا ہے۔ اس کے بعد متعدد دھماکوں اور سائرن کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔ ہم پر ہاسٹل سے نکلنے کی سخت پابندی تھی مگر ہم ہاسٹل سے دیکھ سکتے تھے کہ ایران کا دفاعی نظام میزائل اور ڈرون روک رہا تھا جبکہ کچھ زمین پر گر بھی رہے تھے۔' ان کا کہنا تھا کہ یہ سلسلہ 13 جون کے بعد بھی جاری رہا۔ 'ہمارے ہاسٹل کے سامنے ایک عمارت پر بھی ڈرون گرا تھا۔ ہم اپنے سامنے ڈرون اور میزائل دیکھ سکتے تھے۔' سخی عون محمد کا کہنا تھا کہ 'تہران میں مرکزی سڑکوں، بازاروں پر لوگ کم نکلتے تھے۔ مگر اس کی وجہ خوف نہیں تھا بلکہ احتیاط تھی۔ تہران کے لوگ اپنی سکیورٹی فورسز کے ساتھ تعاون کر رہے تھے جبکہ گلی محلوں میں لوگ باہر نکلتے تھے۔ اصل میں تہران کے لوگ اس حملے کے لیے تیار تھے۔' ان کا کہنا تھا کہ ان دھماکوں سے ہاسٹل میں موجود بین الاقوامی طالب علموں خوف میں مبتلا ہوئے مگر یونیورسٹی کی انتظامیہ نے ان طلبا کا حوصلہ بلند رکھنے کی کوشش کی اور ان کا پورا ساتھ دیا۔ محمد عارف کراچی کے رہائشی ہیں اور برسوں سے کاروبار کے لیے تہران میں اپنے خاندان کے ہمراہ مقیم ہیں۔ عارف کہتے ہیں کہ 'میں نے ابھی تک تہران میں ایسی بے چینی کی صورتحال نہیں دیکھی ہے۔ یہاں پرخوف کی فضا بھی نہیں دیکھی ہے۔ میں نے فضا میں دھماکوں کی آوازیں سنی ہیں۔ مگر اس کا تہران کے لوگوں پر زیادہ اثر نہیں دیکھا۔' ان کا کہنا تھا کہ 'تہران میں کافی تعداد میں پاکستانی آباد ہیں جن میں سے زیادہ تر اپنے کاروبار سے منسلک ہیں۔' ان کے بقول ان سمیت دیگر پاکستانی کاروباری افراد نے خود یہ فیصلہ کیا ہے کہ 'ابھی ایسی صورتحال نہیں کہ ہم تہران چھوڑ دیں۔ میں اور دیگر بہت سے پاکستانی کاروباری افراد تہران نہیں چھوڑ رہے ہیں۔' محمد عارف کا کہنا تھا کہ ایران اسرائیل کے درمیان حالیہ کشیدگی کے دوران ان کے کاروباری معمول پر کوئی فرق نہیں پڑا۔ 'میں ان حالات میں تہران کو نہیں چھوڑ سکتا ہوں اور کئی پاکستانیوں کا یہی فیصلہ ہے۔ مستقبل میں دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے۔' ان کا کہنا تھا کہ اس وقت تک بنیادی اشیا کی کوئی قلت نہیں مگر پیٹرول پمپس پر معمول سے زیادہ رش ضرور ہے۔ عارف کے مطابق تہران میں دیگر علاقوں سے آئے لوگ واپس چلے گئے ہیں اور سڑکوں پر رش کم ہے کیونکہ اس وقت شہر میں اکثر مقامی رہائشی رہ گئے ہیں۔ امیر عالم ایک سالار ہیں اور خیبر پختونخوا سے زائرین کے قافلے لے کر ایران جاتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ 13 جون کی شام جب اسرائیل نے تہران پر حملہ کیا تو ان کا قافلہ ایران کے شہر قم میں تھا۔ اسرائیلی حملے کے بعد ہم نے وہاں پر جذباتی مناظر دیکھے، دنیا بھر سے آئے ہو زائرین بڑے جذباتی تھے۔ اس موقع پر کئی غیر ملکی زائرین جن میں پاکستانی بھی شامل تھے وہ واپس نہیں جانا چاہتے تھے۔ مگر ایران کی انتظامیہ نے زائرین سے کہا کہ وہ واپس جائیں جبکہ ہمارا جب پاکستانی سفارت خانے سے رابطہ قائم ہوا تو ہمیں بھی سفارت خانے نے ہدایت کی کہ جلد سے جلد نکل جائیں۔' امیر عالم کا کہنا تھا کہ قم سے انھوں نے 14 جون کو اپنے سفر کا آغاز کیا۔ ان کے قافلے میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں اور اب وہ تفتان پاکستان بلوچستان کے بارڈر کے قریب پہنچ چکے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ پیر کی شام تک وہ بلوچستان ہوں گے۔ انھوں نے بتایا کہ راستے میں ایران سے نکلنے والی گاڑیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ 'قم اور دیگر علاقوں میں پیٹرول حاصل کرنے والوں کی لمبی لائنیں تھیں۔ اس طرح ہم نے دوکانوں پر بھی لمبی لائنیں دیکھی تھیں۔' امیر عالم کا قافلہ تو پاکستان پہنچنے والا ہے۔ مگر پنجاب سے جانے والا زائرین کا ایک قافلہ جس میں چالیس مرد و خواتین اور بچے شامل ہیں وہ ٹرانسپورٹ نہ ملنے کے باعث قم ہی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ قافلے کے سالار نے اس بارے میں بی بی سی سے بات کرنے سے انکار کر دیا مگر قافلے میں موجود لاہور کے رہائشی سید عصفر کا کہنا تھا کہ ہم لوگ 13 تاریخ کی رات کو قم پہنچے تھے۔ راستے میں اسرائیل کے ایران پر حملہ کا علم نہیں ہوا ہمیں 14 جون کو پتا چلا کہ ایران پر حملہ ہو گیا ہے۔ اس موقع پر سارے قافلے نے کہا کہ حملہ تو تہران پر ہوا ہے اور ایسا اسرائیل کرتا رہتا ہے۔ ہم بہت دور سے زیارتیں کرنے کے لیے آئے ہیں۔ ہمیں زیارتیں کرنا چاہیں۔ ویسے بھی قم میں حالات معمول کے مطابق ہی لگ رہے تھے۔ سید عصفر کا کہنا تھا کہ اس کے بعد ہم لوگوں نے زیارتیں کیں تو پتا چلا کہ بہت سے قافلے یہاں سے واپس نکل رہے ہیں۔ ہم لوگوں نے سالار سے پوچھا تو اس نے کہا کہ آپ جیسا چاہتے ہیں جس پر قافلے میں شریک افراد نے واپس جانے کا فیصلہ کیا۔ تاہم اس وقت سالار نے ہمیں بتایا کہ گاڑیوں کے ڈرائیور واپس نہیں جا رہے ہیں۔ سید عصفر کا کہنا تھا کہ ممکنہ طور پر گاڑیوں کے ڈرائیور خوفزدہ ہیں اور سمجھتے ہیں کہ راستے میں کسی بھی مقام پر حملہ ہو سکتا ہے اور وہ پھنس سکتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم نے سالار کے ساتھ مل کر واپسی کے لیے گاڑیاں تلاش کرنے کی کوشش کی ہے مگر گاڑیاں دستیاب نہیں ہو رہی ہیں۔ سالار کا کہنا تھا کہ وہ پاکستانی سفارت خانے سے رابطے میں ہے اور گاڑیوں کا انتظام کرنے کی کوشش کر رہے ہو سکتا ہے کہ گاڑیوں کا انتظام ہو جائے مگر اب زائرین چاہتے ہیں کہ وہ واپس پاکستان چلے جائیں۔ سید عصفر کا کہنا تھا کہ قم میں کھانے پینے کی کوئی قلت نہیں ہے۔ چھوٹی گاڑیاں روڈ پر نظر آتی ہیں مگر بڑی گاڑیاں نظر نہیں آ رہی ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ قم میں یہ بھی قیاس کیا جا رہا ہے کہ آئندہ کچھ دنوں میں کھانے پینے کی قلت ہو سکتی ہے۔ مشہد میں ریستوران کے کاروبار سے منسلک پاکستانی اسد عباس کا کہنا تھا کہ مشہد میں صورتحال معمول کے مطابق ہے۔ شہر میں ٹرانسپورٹ اور اشیا خورد و نوش بھی دستیاب ہیں جبکہ زائرین واپسی کی راہ بھی لے چکے ہیں۔ ایک اور پاکستانی نوجوان یاسر شہزاد، ایران عراق بارڈر پر واقع شہر علم میں میڈیکل یونیورسٹی کے طالب علم ہیں۔ وہ بھی اسرائیل کے ایران پر حملے کے بعد واپس پاکستان کی طرف سفر کر رہے ہیں۔ یاسر شہزاد کہتے ہیں کہ علم میں پہاڑوں پر ڈرون گرتے دیکھے ہیں۔ وہاں سے کچھ معمولی دھماکوں کی آوازیں بھی آئی ہیں۔ یہ شہر بارڈر پر واقع ہے جس وجہ سے اس شہر میں کافی افواہیں تھیں کہ اسرائیل اس شہر پر بھی حملہ کر سکتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس صورتحال کے پیش نظر والدین کے کہنے پر تقریباً تمام ہی طالب علموں نے فیصلہ کیا کہ وہ واپس پاکستان جائیں گے جس کے لیے پاکستانی سفارت خانے سے رابطہ قائم کیا اور انھوں نے ہماری واپسی کا انتظام کیا۔ تاہم کچھ پاکستانی طالب علم ایسے بھی ہیں جنھوں نے ایران میں ہی رکنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حیدر علی نقوی، سیمنان کی میڈیکل یونیورسٹی میں میڈیکل کے آخری سال کے طالب علم ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ 'میرا صرف ایک سمسٹر رہتا ہے۔ میں نے سوچا کہ اس موقع پر مجھے مستقبل خطرے میں نہیں ڈالنا چاہیے۔ جنگ میں عموماً ہاسٹل، تعلیمی اداروں، ہسپتالوں کو نشانہ نہیں بنایا جاتا ہے اور نہ ہی بنانا چاہیے۔' ان کا کہنا تھا کہ 'میرے والدین نے اپنا پیٹ کاٹ کر میری فیسیں جمع کرائیں اور اخراجات اٹھائے۔ دل نہیں مانتا کہ تعلیم کو مستقبل داؤ پر لگائیں۔' سخی محمد عون بھی اس خطرے کا شکار ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ پاکستانی طالب علموں نے اپنی اپنی یونیورسٹیوں کی انتظامیہ سے گزارش کی ہے کہ ان کی کلاسیں اور امتحان آن لائن لیا جائے مگر اس پر ابھی کوئی جواب نہیں ملا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ 'اب کئی یونیورسٹیوں میں امتحان ہونے والے ہیں اگر ہمارے امتحان آن لائن نہیں ہوئے تو اس سے سال ضائع ہونے کا خدشہ ہے اور پہلے ہی ہم بھاری فیسیں ادا کر رہے ہیں۔' ان کا کہنا تھا کہ حکومت پاکستان سے گزارش ہے کہ وہ اس اہم مسئلہ پر حکومت ایران سے سفارتی سطح پر بات کرے۔ اسرائیل اور ایران کے درمیان حالیہ کشیدگی کے باعث تہران اور زنجان سمیت ایران کے مختلف شہروں میں تعلیم حاصل کرنے والے پاکستانی طلبا بذریعہ روڈ بلوچستان کے دو اضلاع چاغی اور گوادر کے کراسنگ پوائنٹس کی طرف آ رہے ہیں۔ ان میں سے تہران میں تعلیم حاصل کرنے والے عباس خان (فرضی نام) نے بتایا کہ اسرائیلی حملوں کی وجہ سے رہائشی علاقے بھی متاثر ہو رہے تھے اور ان کی شدت زیادہ ہونے کی وجہ سے ان کے ہوسٹل کے شیشے ٹوٹ گئے۔ ان طلبا میں سے بعض نے بتایا کہ صورتحال خراب ہونے کی وجہ سے وہ اپنی مدد آپ کے تحت ٹیکسی کر کے پاکستانی سرحد کی جانب روانہ ہوئے تاہم زیادہ تر طلبا کی واپسی کا انتظام پاکستانی سفارتخانے کی جانب سے کیا گیا۔ عباس خان تہران میں شہید بہشتی یونیورسٹی میں میڈیکل سائنسز کے طالب علم ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ تہران میں اسرائیلی حملوں میں شدت آئی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ پہلی دو راتیں جو حملے ہوئے ان سے ہم پریشان اور خوفزدہ ضرور ہوئے لیکن ہم نے ان کو بہت زیادہ سنجیدہ نہیں لیا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ ان کی شدت اور سنگینی تو بہت زیادہ ہے۔ انھوں نے بتایا کہ ہم نے یونیورسٹی انتظامیہ اور پاکستانی سفارتخانے سے رابطے کیے لیکن یونیورسٹی انتظامیہ امتحانات کو منسوخ نہیں کر رہی تھی۔ عباس خان کا کہنا تھا کہ تہران میں پاکستانی سفارتخانے کی جانب سے کہا جا رہا تھا کہ پاکستانی سرحد تک پہنچانے کے لیے آپ لوگوں کو بسیں فراہم کی جائیں گی۔ 'وہاں جو صورتحال تھی وہ ہم لوگوں کے لیے مزید پریشان کن ہو رہی تھی اس لیے وہ اور دیگر تین طالب علم اپنی مدد آپ کے تحت ایک ٹیکسی کر کے تفتان کی جانب نکل پڑے۔' ایران کے دیگر شہروں کی طرح زنجان میں بھی پاکستانی طلبا اور طالبات زیر تعلیم ہے۔ زنجان کے میڈیکل سائنسز کی یونیورسٹی کے ایک طالب علم نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بی بی سی کو بتایا کہ اسرائیلی حملوں کی وجہ سے وہ خوفزدہ ضرور ہوئے لیکن انھوں نے اور چند دیگر پاکستانی طلبا نے فیصلہ کیا کہ وہ ایران نہیں چھوڑیں گے تاکہ ان کی پڑھائی متاثر نہ ہو۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کا ہوسٹل یونیورسٹی سے دور ایک رہائشی علاقے میں تھا لیکن اس کے قرب و جوار میں تو کوئی حملہ نہیں ہوا لیکن بہت دور گرلز ہاسٹل کے قریب ایک ڈرون گرا تھا لیکن اس میں کوئی نقصان نہیں ہوا تھا۔ انھوں نے بتایا کہ وہ جس علاقے میں تھے وہاں عام شہریوں میں بھی بہت زیادہ خوف و ہراس نہیں تھا بلکہ زندگی معمول کے مطابق تھی۔ انھوں نے کہا کہ وہ ایران نہ چھوڑنے کے فیصلے سے یونیورسٹی کے ڈین کو آگاہ کرنا چاہتے تھے لیکن اس سے پہلے ہی پاکستانی سفارتخانے نے یونیورسٹی انتظامیہ سے رابطہ کیا تھا اور انھیں بتایا تھا کہ تمام طلبا کو پاکستان کے لیے روانہ کیا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کی یونیورسٹی میں جو گرلز سٹوڈنٹس تھیں ان کو پہلے ہی روانہ کر دیا گیا تھا تاہم لڑکوں کے لیے چار بسیں سفارتخانے کی جانب سے بھیجی گئی تھیں جن میں وہ اس وقت چاہ بہار کی جانب سفر کر رہے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ تہران میں ان کے جو ساتھی تھے وہ حملوں کی شدت کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان تھے اور وہ ہر قیمت میں نکلنا چاہتے تھے۔ انھوں نے بتایا کہ پاکستانی طلبا نے ایک واٹس ایپ گروپ بنایا تھا جس میں وہ حملوں کے بعد وہاں کی صورتحال کے بارے میں اپنے تجربات شیئر کرتے رہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس گروپ میں سب سے زیادہ تہران میں مقیم طلبا نے خطرناک صورتحال کی منظرکشی کرتے ہوئے بتایا کہ خوفناک دھماکوں میں وہ اپنے ہاسٹلوں کے بیسمنٹ میں چھپے رہے۔ موجودہ کشیدگی کے باعث ایران سے نکلنے والے پاکستانی طلبا بلوچستان کے سرحدی شہر تفتان پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ فون پر رابطہ کرنے پر تفتان کے اسسٹنٹ کمشنر نعیم قاسم شاہوانی نے بی بی سی کو بتایا کہ جو زائرین پاکستان سے ایران گئے تھے ان کی معمول کے مطابق واپسی جاری ہے اور اب تک ایران میں تعلیم حاصل کرنے والے 45 پاکستانی طالب علم بھی تفتان پہنچ چکے ہیں۔ اسسٹنٹ کمشنر نے بتایا کہ میڈیکل کی تعلیم حاصل کرنے والے 160 پاکستانی طالب علم تفتان پہنچنے کے لیے راستے میں ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستانی طلبا کے لیے تفتان میں پاکستان ہاؤس میں قیام اور طعام کا انتظام کیا گیا ہے جنھیں یہاں سے ان کے آبائی علاقوں کی جانب روانہ کیا جائے گا۔

(بشکریہ بی بی سی)

☆☆☆☆
☆☆☆☆
☆☆☆☆

ایران کے رہبرِ اعلیٰ آیت اللہ علی خامنہ ای کون ہیں اور ان کا خاندان کتنا بااثر ہے؟

یوز فارسی

امریکی میڈیا کے مطابق حالیہ ایران اسرائیل تنازع کے دوران امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے رہبر اعلیٰ آیت اللہ علی خامنہ ای کو قتل کرنے کا ایک اسرائیلی منصوبہ یہ کہہ کر مسترد کر دیا کہ یہ کوئی اچھا خیال نہیں ہے۔ اسرائیل کا کہنا ہے کہ اس کے ایران پر حالیہ حملوں کا مقصد ایران کی جوہری صلاحیتوں سے اسرائیل کی سلامتی کو لاحق خطرات کو دور کرنا ہے۔ تاہم اسرائیلی وزیر اعظم بنیامن نتن یاہو کہتے ہیں کہ اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں تہران میں برسر اقتدار رجیم تبدیل بھی ہو سکتی ہے۔ اس سے قبل انھوں نے ایرانی عوام سے اپیل کی تھی وہ اپنے لیڈروں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ اس تناظر میں ہم دیکھیں گے کہ ایران کے رہبر اعلیٰ کون ہیں اور ان کے پاس کتنی طاقت ہے۔ اس کے علاوہ، آیت اللہ خامنہ ای کے خاندان کا ایران کی سیاست میں کیا کردار ہے۔ آیت اللہ علی خامنہ ای 1979 کے انقلاب کے بعد ایران کے رہبر اعلیٰ بننے والے دوسرے شخص ہیں۔ وہ 1989 سے اس عہدے پر فائز ہیں۔ بہت سے نوجوان ایرانیوں نے ہمیشہ سے انھیں ہی اس کردار میں دیکھا ہے۔ وہ ایرانی ریاست کے طاقت کے مراکز میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ بطور رہبر اعلیٰ، خامنہ ای کو کسی بھی حکومتی معاملے میں ویٹو کی طاقت حاصل ہے۔ اس کے علاوہ ان کے پاس یہ اختیار بھی ہے کہ وہ جس کو چاہیں، کسی بھی عوامی دفتر کے امیدوار کے طور پر چن سکتے ہیں۔ ریاست کے سربراہ اور فوج کے کمانڈر ان چیف ہونے کے ناطے، وہ ایران کے سب کے طاقتور شخص کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ آیت اللہ خامنہ ای 1939 میں ایران کے دوسرے سب سے بڑے شہر مشہد کے ایک مذہبی خاندان میں پیدا ہوئے۔ وہ اپنے بھائی بہنوں میں دوسرے نمبر پر ہیں اور ان کے والد ایک درمیانے درجے کے شیعہ عالم تھے۔ انھوں نے بچپن میں مذہبی تعلیم حاصل کی اور 11 برس کی عمر میں وہ ایک عالم کے طور پر اہل ہو گئے تھے۔ اپنے دور کے دیگر عالموں کی طرح، ان کے کام کی نوعیت مذہبی ہونے کے ساتھ ساتھ سیاسی بھی تھی۔ بطور ایک باثر خطیب، وہ شاہ ایران کے نقادوں میں شامل ہو گئے۔ بالآخر 1979 کے اسلامی انقلاب کے نتیجے میں ایران کے شاہ کا تختہ الٹ دیا گیا۔ خامنہ ای کئی برسوں تک روپوش رہے اور انھیں جیل بھی کاٹنی پڑی۔ شاہ ایران کی خفیہ پولیس نے انھیں چھ مرتبہ گرفتار کیا اور انھیں تشدد کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ 1979 کے انقلاب کے ایک سال بعد، آیت اللہ روح اللہ خمینی نے انھیں تہران میں جمعے کی نماز کا امام مقرر کر دیا۔ 1981 میں خامنہ ای صدر منتخب ہوئے جبکہ 1989 روح اللہ خمینی کی وفات کے بعد مذہبی رہنماؤں نے انھیں آیت اللہ خمینی کا جانشین مقرر کر دیا۔ خامنہ ای بہت کم ایران سے باہر جاتے ہیں۔ وہ مرکزی تہران میں واقع ایک کمپاؤنڈ میں اپنی اہلیہ کے ہمراہ ایک سادہ زندگی گزارتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ باغبانی اور شاعری کے شوقین ہیں۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ جوانی میں سگریٹ نوشی کرتے تھے جو کہ ایران کے مذہبی رہنما کے لیے ایک غیر معمولی بات ہے۔ 1980 کی دہائی میں ان پر ہونے والے ایک قاتلانہ حملے کے بعد سے خامنہ ای اپنا دایاں بازو استعمال نہیں کر سکتے ہیں۔ خامنہ ای کی اپنی اہلیہ منصورہ خجستہ باقرزادہ سے چھ بچے ہیں جن میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ خامنہ ای خاندان شاذ و نادر ہی عوام یا میڈیا کے سامنے آتا ہے۔ خامنہ ای کے بچوں کی نجی زندگی کے بارے میں سرکاری اور مصدقہ اطلاعات بہت محدود ہیں۔ ان کے بچوں میں ان کے دوسرے بیٹے مجتبیٰ اپنے اثر و رسوخ اور خامنہ ای کے قریبی حلقوں میں اپنے کردار کی وجہ سے سب سے زیادہ جانے جاتے ہیں۔ مجتبیٰ نے تہران کے علاوی ہائی سکول سے تعلیم حاصل کی۔ یہ وہی سکول ہے جہاں روایتی طور پر ایران کے اعلیٰ سرکاری عہدیداروں کے بچے پڑھتے ہیں۔ ان کی شادی قدامت پسند شخصیت غلام علی حداد عادل کی بیٹی سے اس وقت ہوئی جب وہ عالم نہیں بنے تھے اور قم میں مذہبی تعلیم شروع کرنے کے بارے میں سوچ رہے تھے۔ مجتبیٰ نے 30 برس کی عمر میں قم کے مدرسے سے باقاعدہ مذہبی تعلیم حاصل کرنے کا آغاز کیا۔ 2000 کی دہائی کے وسط تک ایران کے سیاسی حلقوں میں مجتبیٰ کا اثر و رسوخ کافی بڑھ گیا لیکن اس بارے میں میڈیا میں بہت کم بات کی جاتی ہے۔ سنہ 2004 میں مجتبیٰ پہلی مرتبہ اس وقت خبروں کی زینت بنے جب مہدی کروبی نامی صدارتی امیدوار نے آیت اللہ خامنہ ای کے نام کھلے خط میں ان پر پس پردہ احمدی نژاد کی حمایت کے لیے کام کرنے کا الزام لگایا۔ 2010 کی دہائی سے انھیں ایران کے بااثر ترین شخصیات میں سے ایک کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ خامنہ ای انھیں اپنے جانشین کے لیے موزوں ترین امیدوار کے طور پر دیکھتے ہیں۔ تاہم، کچھ سرکاری ذرائع اس بات کی تردید کرتے ہیں۔ آیت اللہ کوئی بادشاہ نہیں جو اپنا تخت اپنے بیٹے کو سونپ سکیں۔ تاہم مجتبیٰ آیت اللہ خامنہ ای کے قریبی حلقوں بشمول رہبر اعلیٰ کے دفتر میں کافی اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ خیال رہے کہ رہبر اعلیٰ کا دفتر کئی معاملات میں آئینی اداروں سے کہیں زیادہ طاقتور ہے۔ خامنہ ای کے سب سے بڑے بیٹے مصطفیٰ خامنہ ای ہیں۔ ان کی اہلیہ قدامت پسند مذہبی رہنما عزیز اللہ خوشوقت کی بیٹی ہیں۔ مصطفیٰ اور مجتبیٰ نے 1980 کی دہائی میں ایران اور عراق کے درمیان جنگ کے دوران اگلے محاذوں پر خدمات سر انجام دی ہیں۔ علی خامنہ ای کے تیسرے بیٹے مسعود 1972 میں پیدا ہوئے۔ ان کی شادی قم کے مدرسے کے معلموں کی ایسوسی ایشن سے تعلق رکھنے والے عالم سید محسن خرازی کی بیٹی سے ہوئی۔ مسعود خامنہ ای سیاسی حلقوں سے دور رہتے ہیں اور ان کے بارے میں معلومات بہت محدود ہیں۔ وہ پہلے اس دفتر کے سربراہ تھے جو آیت اللہ خامنہ ای کے لیے ایک اہم پروپیگنڈہ مرکز کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ دفتر ان کے والد کے کاموں کو محفوظ کرنے کا کام بھی کرتا ہے۔ خامنہ ای کی سوانح حیات اور یادداشتیں مرتب کرنے کی ذمہ داری بھی مسعود پر ہے۔ خامنہ ای کے سب سے چھوٹے بیٹے میثم 1977 میں پیدا ہوئے اور اپنے باقی تینوں بھائیوں کی طرح وہ بھی عالم ہیں۔ ان کی اہلیہ ایک بااثر تاجر محمود لولاچیان کی بیٹی ہیں جن کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ 1979 کے انقلاب سے قبل انقلابی مذہبی رہنماؤں کی مالی اعانت کیا کرتے تھے۔ میثم نے اپنے بڑے بھائی مسعود کے ساتھ اپنے والد کے کاموں کو محفوظ رکھنے کے ذمہ دار دفتر میں کام کیا ہے۔ خامنہ ای کی بیٹیوں بشریٰ اور ہدیٰ کے بارے میں بہت محدود معلومات دستیاب ہیں۔ یہ دونوں اپنے بھائی بہنوں میں سب سے چھوٹی ہیں اور 1979 کے اسلامی انقلاب کے بعد پیدا ہوئی ہیں۔ 1980 میں پیدا ہونے والی بشریٰ کی شادی غلام حسین محمدی گلپایگانی کے بیٹے محمد جاوید گلپایگانی سے ہوئی ہے۔ غلام حسین محمدی خامنہ ای کے دفتر میں چیف آف سٹاف ہیں۔ خامنہ ای کی سب سے چھوٹی اولاد ہدیٰ 1981 میں پیدا ہوئیں۔ ان کی شادی مصباح الہدیٰ باقری کنی سے ہوئی ہے جو امام صادق یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں۔

(بشکریہ بی بی سی)

☆☆☆

فضائی برتری، خفیہ ایجنٹ اور امریکی ہتھیار:
اسرائیلی فوج ایران پر کیسے 'حاوی' ہوئی اور آگے کیا ہوگا؟

جوناتھن بیل

اسرائیل کی آبادی صرف 90 لاکھ ہے لیکن یہ چھوٹا سا ملک اس وقت مشرق وسطیٰ میں ایران جیسے ملک سے تنازع میں ہے جس کی آبادی تقریباً نو کروڑ ہے۔ رقبے کے اعتبار سے بھی اسرائیل ایران سے بہت چھوٹا ہے۔ لیکن اسرائیلی افواج طاقتور اور جدید ہیں جن کے پاس موجود امریکی اسلحہ سمیت دفاعی صلاحیتوں کا انبار انھیں اس قابل بناتا ہے کہ وہ اپنے سے بڑے دشمن پر حاوی ہو سکیں۔ بی بی سی نے اس تنازع کا جائزہ لیا ہے اور عسکری توازن کو جانچتے ہوئے یہ دیکھنے کی کوشش کی ہے کہ اب تک اسرائیل نے کیا حاصل کیا ہے اور ایران کے پاس ردعمل میں کیا صلاحیت ہے؟ ساتھ ہی ساتھ یہ سوال بھی اہم ہے کہ کیا دیگر ممالک اس تنازع میں شامل ہو سکتے ہیں؟ اسرائیل نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ تہران کی فضا پر 'مکمل کنٹرول' حاصل کر چکا ہے۔ اب تک اس تنازع میں فضائی اعتبار سے اسرائیل کو مکمل برتری حاصل رہی ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ایران کے پرانے لڑاکا طیارے لڑائی میں شریک ہی نہیں ہو پائے۔ اسرائیل کے پاس موجود جدید امریکی ساختہ لڑاکا طیاروں نے کم فاصلے سے گائیڈڈ بم داغنے میں مدد دی ہے اور انھیں بظاہر کسی قسم کا خطرہ بھی نہیں ہے۔ گزشتہ سال اکتوبر میں ہی ایک اسرائیلی حملے کے دوران ایران کے ایس 300 فضائی دفاعی نظام کو طویل فاصلے سے نشانہ بنایا گیا تھا۔ حالیہ دنوں میں اسرائیلی فضائیہ نے زمینی ریڈار اور لانچرز کو نشانہ بنانے کا سلسلہ جاری رکھا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ حملے سے قبل ہی اسرائیلی انٹیلیجنس کے اراکین ایران کے اندر موجود رہتے ہوئے اس کی جوابی کارروائی کی صلاحیت کو نشانہ بنانے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ اسرائیلی خفیہ ایجنسی موساد کے ایجنٹ ملک کے اندر ڈرون سمگل کر چکے تھے جن کی مدد سے ایران کے بقیہ فضائی دفاعی نظام کو نشانہ بنایا گیا۔ دوسری جانب اسرائیلی حملوں میں ایرانی افواج کے سربراہان کو بھی ہلاک کیا گیا جس کی وجہ سے ایرانی ردعمل متاثر ہوا۔ اسرائیلی حملے سے قبل ایران کے پاس امریکی اندازوں کے مطابق مشرق وسطیٰ میں بیلسٹک میزائلوں کا سب سے بڑا ذخیرہ موجود تھا جن کی تعداد تخمینوں کے مطابق دو ہزار سے تین ہزار تک تھی۔ تاہم ان میں سے چند کو، بشمول ان کو تیار کرنے والے کارخانوں کے، اسرائیل نے آغاز میں ہی نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔ اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ وہ زمین سے زمین پر مار کرنے والے ایک تہائی ایرانی لانچرز کو تباہ کر چکی ہے۔ اس کے باوجود ایران نے اسرائیل پر یکے بعد دیگرے میزائلوں کی لہریں داغی ہیں اور ان میں سے کئی نے جدید فضائی دفاعی نظام کو مات دی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگرچہ ایرانی میزائل پروگرام متاثر ہوا ہے تاہم مکمل طور پر ختم نہیں ہوا اور یہ اسرائیل کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ ایران پر ہونے والے حملوں کے باوجود ایران کے پاس اب بھی مختصر فاصلے تک مار کرنے والے فضائی دفاعی میزائل بھی موجود ہیں۔ تھنک ٹینک روسی سے تعلق رکھنے والے جسٹن برونک کا کہنا ہے کہ اگرچہ اسرائیل فی الحال تہران پر فضائی کنٹرول کا دعویٰ کر سکتا ہے تاہم اسے مکمل فضائی برتری حاصل نہیں ہوئی ہے اور مختصر فاصلے والے میزائلوں کا خطرہ اب بھی برقرار ہے۔ ایران نے کئی سال تک غزہ کی پٹی میں حماس جبکہ لبنان میں حزب اللہ کو اسلحہ اور ٹیکنالوجی فراہم کی۔ تاہم گزشتہ دو سال کے دوران ان دونوں کی اسرائیل کو مشکل میں ڈالنے کی صلاحیت کو بتدریج ختم کر دیا گیا۔ غزہ میں حماس تقریباً تباہ ہو چکی ہے جبکہ حزب اللہ کی طاقت اس حد تک متاثر ہوئی ہے کہ وہ ایران پر اسرائیلی حملے کا جواب دینے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ دوسری جانب یمن میں موجود حوثی باغی اسرائیل پر میزائل داغنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور وہ ایسا کر بھی رہے ہیں۔ حوثیوں پر امریکی بمباری کے باوجود انھوں نے متعدد ریپر ڈرون مار گرائے جس کے لیے زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائل استعمال کیے گئے۔ ایران کے پاس یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ خطے میں مغربی ممالک کی تنصیبات کو نشانہ بنا سکے۔ عراق میں موجود ایرانی حمایت یافتہ عسکری گروہ خطے میں موجود مغربی فوجی اڈوں کو نشانہ بناتے رہے ہیں اور امریکہ اور برطانیہ اس صورت حال کے لیے تیاری کرتے رہے ہیں۔ عراق کے دارالحکومت بغداد میں 100 برطانوی فوجی بھی موجود ہیں اور ان کی حفاظت کے لیے برطانوی وزیر اعظم نے حال ہی میں برطانوی فضائیہ کے ٹائیفون لڑاکا طیارے قبرص بھجوائے ہیں۔ اس کے علاوہ بحرین میں امریکی اور برطانوی بحری جہاز موجود ہیں اور یہ تنازع جتنا طویل ہوگا اتنا ہی مغربی افواج کے لیے خطرہ بڑھتا جائے گا۔ ایران کے پاس یہ صلاحیت بھی ہے کہ وہ آبنائے ہرمز کو بند کر دے۔ ایسا کرنا دانشمندانہ نہیں ہوگا تاہم اگر تہران یہ فیصلہ کر لیتا ہے تو ایسا کرنا اس کے لیے ممکن ہے۔ اس وقت اسرائیل کو اس تنازع میں برتری حاصل ہے لیکن اس کی مزید عسکری کارروائی کا انحصار امریکہ کی حمایت پر ہوگا۔ اسرائیل امریکہ سے سالانہ اربوں ڈالر کی عسکری امداد لیتا ہے اور امریکی ساختہ لڑاکا طیاروں سے داغا جانے والا اسلحہ بھی امریکہ سے ہی آیا ہے۔ اسرائیلی فضائی دفاعی نظام آئرن ڈوم سے داغے جانے والے چند میزائل بھی امریکی ساختہ ہیں۔

(بشکریہ بی بی سی)

ہندوستانی شہری تہران چھوڑ کر محفوظ مقامات پر منتقل ہوں: ہندوستانی سفارت خانہ

تہران/نئی دہلی، 17 جون (یو این آئی) ایران کے دارالحکومت تہران میں ہندوستانی سفارت خانے نے ہندوستانی شہریوں سے کہا ہے کہ وہ اسرائیلی حملوں کے پیش نظر شہر چھوڑ کر محفوظ مقامات پر چلے جائیں۔ ہندوستانی سفارت خانے نے شہریوں سے کہا ہے کہ وہ اپنے رابطے کی تفصیلات اور اس جگہ کی تفصیلات جہاں وہ قیام پذیر ہیں، سفارت خانے کو فراہم کریں۔ ہندوستانی سفارت خانے نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا "تمام ہندوستانی شہریوں اور پی آئی اوز جو اپنے وسائل کا استعمال کرتے ہوئے تہران سے باہر جاسکتے ہیں، کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ شہر سے باہر کسی محفوظ مقام پر چلے جائیں۔ تمام ہندوستانی شہری جو تہران میں ہیں اور سفارت خانے سے رابطے میں نہیں ہیں، ان سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ فوری طور پر تہران میں ہندوستانی سفارت خانے سے رابطہ کریں اور اپنا مقام اور رابطہ نمبر فراہم کریں۔ برائے مہربانی +989128109115, 98912810... india_in_iran][MEAIndia India in Iran][989128109109+ پر رابطہ قائم کریں۔

اسرائیل کا ایرانی فوجی اڈوں پر حملہ: آئی ڈی ایف

یروشلم، 17 جون (یو این آئی) اسرائیلی فضائیہ نے رات بھر ایران میں فوجی اڈوں پر بڑے پیمانے پر کئی حملے کیے ہیں۔ یہ اطلاع اسرائیل کی دفاعی فورس (آئی ڈی ایف) نے منگل کو دی۔ آئی ڈی ایف نے ٹیلی گرام پر لکھا "رات بھر اسرائیلی فضائیہ نے مغربی ایران میں ایرانی فوجی اڈوں پر بڑے پیمانے پر کئی حملے کیے۔ حملوں کے دوران، دشمن کے ٹھکانوں پر مار کرنے والے میزائلوں کے ذخیرے اور لانچنگ کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنایا گیا۔ اس کے علاوہ مغربی ایران میں زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائل لانچرز اور بغیر پائلٹ کی فضائی گاڑیاں (یو اے وی) ذخیرے کے مقام پر بھی حملہ کیا گیا۔"

یوراگوئے کی جیل میں لگی آگ، چار قیدیوں کی موت

مونٹے ویڈیو، 17 جون (یو این آئی) یوراگوئے کی سب سے بڑی جیل میں پیر کو آگ لگنے سے چار قیدیوں کی موت ہوگئی۔ یوراگوئے کی وزارت داخلہ کے زیر انتظام قومی بازآباد کاری انسٹی ٹیوٹ (آئی این آر) نے کہا کہ دوپہر کے وقت سینٹیاگو وازکویز جیل کے ایک سیل میں آگ لگ گئی، جس میں چار قیدیوں کی موت ہوگئی۔ آئی این آر نے کہا کہ اس سے پہلے کہ آگ جیل کے دیگر حصوں میں پھیلتی، فائر فائٹرز نے آگ پر قابو پالیا۔ ایجنسی نے کہا کہ ماہرین آگ لگنے کی وجہ کا پتہ لگانے کے لیے جائے وقوعہ پر کام کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ ستمبر 2024 میں اسی جیل میں حریف گروہوں کے درمیان جھگڑے کی وجہ سے جان بوجھ کر آگ لگائی گئی تھی جس میں چھ قیدی ہلاک ہوئے تھے۔

جی-7 سربراہی اجلاس: ٹرمپ کے ساتھ امریکہ واپس آرہے ہیں روبیو

واشنگٹن، 17 جون (یو این آئی) امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو مقررہ وقت سے پہلے جی 7 سربراہی اجلاس چھوڑ کر صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے ساتھ واشنگٹن واپس آرہے ہیں۔ سی این این نیوز چینل نے منگل کو اپنی رپورٹ میں محکمہ خارجہ کے ترجمان کے حوالے سے یہ اطلاع دی۔ اس سے پہلے دن میں وائٹ ہاؤس کی پریس سکریٹری کیرولین لیویٹ نے کہا تھا کہ مغربی ایشیا کی صورتحال کے پیش نظر مسٹر ٹرمپ کناڈا میں جی 7 سربراہی اجلاس مقررہ وقت سے پہلے ہی چھوڑ سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ مسٹر ٹرمپ نے پہلے ہی امریکی قومی سلامتی کونسل کو وائٹ ہاؤس کے سچویشن روم میں میٹنگ کے لیے تیار رہنے کا حکم دیا ہے۔

تہران کے آسمان کا مکمل کنٹرول حاصل کرلیا: نیتن یاہو کا دعویٰ

تل ابیب، 17 جون (یو این آئی) اسرائیلی وزیر اعظم نے تہران کی فضاؤں کا مکمل کنٹرول حاصل کرنے اور کامیابیاں سمیٹنے کا دعویٰ کیا ہے۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق وزیر اعظم کا کہنا ہے کہ ان کے ملک کی فضائیہ نے "تہران کے آسمان پر کنٹرول حاصل کرلیا ہے"۔ نیتن یاہو نے وزیر دفاع اسرائیل کاٹز اور چیف آف اسٹاف لیفٹیننٹ جنرل ایال ضمیر کے ساتھ وسطی اسرائیل میں تل نوف ایئربیس کا دورہ کرتے ہوئے یہ ریمارکس دیے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے دو مقاصد حاصل کرنے کے راستے پر ہیں جوہری خطرے کو ختم کرنا اور میزائل کے خطرے کو ختم کرنا۔

اسرائیل کا مغربی تہران کے فوجی اڈے پر حملہ

تہران، 17 جون (یو این آئی) ایران کی فارس نیوز ایجنسی کے مطابق اسرائیلی حملے میں مغربی تہران میں ایک فوجی اڈے کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ عرب میڈیا کے مطابق اسرائیلی فوج نے تہران کے ایک علاقے سے شہریوں کو انخلا کی دھمکی دی ہے۔ واضح رہے کہ یہ اسرائیلی فوج کی جانب سے دارالحکومت کے کچھ حصوں کے لیے دھمکی جاری کرنے کے بعد سامنے آیا ہے۔ علاوہ ازیں اسرائیلی میڈیا کے مطابق وزیر اعظم کا کہنا ہے کہ ان کے ملک کی فضائیہ نے "تہران کے آسمان پر کنٹرول حاصل کرلیا ہے"۔ نیتن یاہو نے وزیر دفاع اسرائیل کاٹز اور چیف آف اسٹاف لیفٹیننٹ جنرل ایال ضمیر کے ساتھ وسطی اسرائیل میں تل نوف ایئربیس کا دورہ کرتے ہوئے یہ ریمارکس دیے۔

غزہ میں خوراک کے متلاشی نہتے شہریوں پر اسرائیلی حملے، 40 شہید

غزہ، 17 جون (یو این آئی) غزہ میں صیہونی فورسز کی فائرنگ سے مزید 40 افراد شہید ہوگئے جن میں سے تقریباً نصف کو امریکہ کی زیر نگرانی چلنے والے امدادی کیمپ کے قریب نشانہ بنایا گیا۔ کی تباہی کے بعد اسرائیل بچ جانے والے مظلوم فلسطینیوں کو خوراک کی تلاش میں بھی مسلسل پریشان کر رہا ہے، اسرائیل نے امریکہ کی زیرنگرانی چلنے والے امدادی کیمپ کے قریب حملہ کر کے 40 فلسطینیوں کو شہید کر دیا۔ ڈان اخبار میں شائع خبر رساں ایجنسی 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق یہ حملہ اس وقت ہوا جب نہتے شہری امریکی تعاون سے چلنے والے امدادی تنظیم 'غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن' کے کیمپ کی جانب خوراک کی تلاش میں جا رہے تھے۔ اقوام متحدہ نے غزہ میں اسرائیلی امداد تقسیم کرنے کے منصوبے کی مذمت کی ہے۔ ہیلتھ ورکرز کی جانب سے بتایا گیا کہ رفح میں امدادی کیمپ کے قریب اسرائیلی حملے سے 20 افراد شہید جبکہ 200 سے زائد زخمی ہوئے۔ اسرائیل نے تقریباً 3 ماہ کے مکمل ناکہ بندی کو جزوی طور پر ہٹانے کے بعد جب سے امداد کی تقسیم کا نیا فارمولا پیش کیا ہے اس وقت سے روزانہ کی بنیاد پر امداد کے متلاشی سیکڑوں فلسطینیوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اسرائیل نے امریکہ کے زیر نگرانی چلنے والی ایک امدادی تنظیم کو غزہ میں امداد تقسیم کرنے کی اجازت دی ہوئی ہے، تاہم یہ ادارہ بھی اسرائیلی افواج کی نگرانی میں پٹی کے تین مختلف مقامات پر امداد تقسیم کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ نے اسرائیل کے امریکی نگرانی میں چلنے والے امدادی منصوبے پر اظہار مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ناکافی، خطرناک، انسانی حقوق اور غیر جانبداری کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ رفح میں امدادی کیمپ کے قریب فلسطینیوں کی شہادتوں پر تاحال اسرائیل کی طرف سے کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا۔ ماضی میں بھی اسرائیل امدادی کیمپوں کے قریب نہتے شہریوں کو گولیوں کا نشانہ بناتا رہا ہے لیکن اسرائیل، حماس پر تشدد کو بڑھاوا دینے کا الزام عائد کرتا رہا ہے۔ امدادی کیمپ کے قریب بے رحمانہ طریقے سے شہید ہونے والے افراد کے لواحقین نصر ہسپتال پہنچے، جہاں خواتین اور بچے سفید کفن میں لپٹی لاشوں کے پاس روتے دکھائی دے رہے تھے۔ خوراک کی تلاش میں جانے والے احمد فیاد نے کہا 'ہم امدادی کیمپ میں اپنے بچوں کے لیے کھانے کی تلاش میں گئے تھے لیکن وہ ہمیں مارنے کی ایک چال تھی، میں سب کو مشورہ دوں گا کہ وہاں مت جانا'۔ اقوام متحدہ کے فلسطینی مہاجرین کے لیے ادارے 'یو این آر ڈبلیو اے' کے سربراہ فلپ لازارینی نے سوشل میڈیا سائٹ 'ایکس' پر لکھا کہ 'گزشتہ کئی دنوں کے دوران متعدد افراد کو شہید اور زخمی کیا گیا ہے، بشمول ان لوگوں کے جو اس تقسیم کے خطرناک نظام میں خوراک کی تلاش میں امدادی کیمپس کا رخ کر رہے تھے'۔ اسرائیل کے امداد سے متعلق نئے نظام سے قبل غزہ کے 23 لاکھ رہائشیوں کو اقوام متحدہ کے ادارے 'یو این آر ڈبلیو اے' کے ذریعے امداد فراہم کی جاتی تھی، جس کے لیے اقوام متحدہ کے ہزاروں کی تعداد میں ورکرز غزہ کے اندر امداد کی تقسیم کے لیے کام کر رہے تھے۔ اسرائیل نے کہا کہ انہوں نے امدادی کیمپ پر اس لیے کارروائیاں کی ہے کیونکہ حماس کے جنگجو خوراک کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کر رہے تھے جبکہ حماس نے اس الزام کو رد کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل بھوک کو بطور ہتھیار استعمال کر رہا ہے۔ فلپ لازارینی نے مزید کہا کہ بڑے پیمانے پر غزہ کے باشندوں کے لیے امداد محصور پٹی میں لانے کی تیاریاں مکمل ہیں، تاہم اسرائیل نے یو این آر ڈبلیو اے سمیت اقوام متحدہ کی اداروں پر عائد پابندیاں تاحال ختم نہیں کیں۔ اسرائیلی آرمی کے زیر انتظام چلنے والے امدادی ادارے کوگاٹ (COGAT) نے کہا ہے کہ رواں ہفتے بین الاقوامی کمیونٹی اور اقوام متحدہ کے 292 امدادی ٹرکوں کو غزہ میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی ہے، ان ٹرکوں میں کھانا اور آٹا شامل تھا۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیلی آرمی بین الاقوامی امداد کو اسی صورت غزہ میں داخلے کی اجازت دے گی جب انہیں اس بات کی تصدیق ہو جائے کہ یہ خوراک یا امداد حماس تک نہیں پہنچے گی۔ 16 جون کے افسوس ناک واقعے سے قبل حماس کے زیر انتظام غزہ میں وزیر صحت نے کہا کہ جب سے اسرائیل کا امریکی نگرانی میں امداد کی تقسیم کا منصوبہ شروع ہوا اس وقت سے امدادی کیمپوں کے اطراف میں 300 سے زائد افراد کو شہید اور 2600 سے زائد کو زخمی کیا جا چکا ہے۔

جنیوا میں اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے کمشنر وولکر ترک نے ہیومن رائٹس کونسل کو بتایا کہ اسرائیل، غزہ میں خوراک کو بطور 'ہتھیار' استعمال کر رہا ہے۔ انہوں نے امدادی کیمپ کے اطراف قتل عام کی تحقیقات کا مطالبہ بھی کیا۔ وولکر ترک نے کہا کہ 'اسرائیل کے جنگی حربے غزہ میں فلسطینیوں کو ہولناک اور ناقابل برداشت تکلیف پہنچا رہے ہیں، اسرائیلی حکومت کے سینئر اہلکاروں کے پریشان کن اور غیر انسانی بیانات سنگین جرائم کی یاد دلاتے ہیں'۔ 15 جون کو پانچ فلسطینیوں کو اس وقت شہید کر دیا گیا جب وہ جی ایچ ایف کے وسطی اور جنوبی امدادی کیمپس کی جانب امداد کے حصول کے لیے جا رہے تھے۔ اسرائیل اور امریکا کی نگرانی میں چلنے والے امدادی ادارے غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن نے کہا کہ اس نے 15 جون سے امدادی تقسیم کا عمل بحال کر دیا ہے، جی ایچ ایف نے دعوی کیا کہ بغیر کسی افسوس ناک واقعے کہ انہوں نے مختلف کیمپس پر 20 لاکھ سے زائد کھانے کے پیکٹس تقسیم کیے ہیں۔ غزہ کے محکمہ صحت کے مطابق اسرائیل نے اکتوبر 2023 سے اپنے وحشیانہ حملوں میں 55 ہزار فلسطینیوں کو شہید کر چکا ہے۔ گنجان آباد پٹی کا زیادہ تر حصہ تباہ، آبادی کا بڑا حصہ بے گھر اور وسیع پیمانے پر غذائی قلت تشویش کا باعث ہے۔

اسرائیلی حکومت کو اپنے 26 لاکھ غیر محفوظ شہریوں کی فکر لاحق

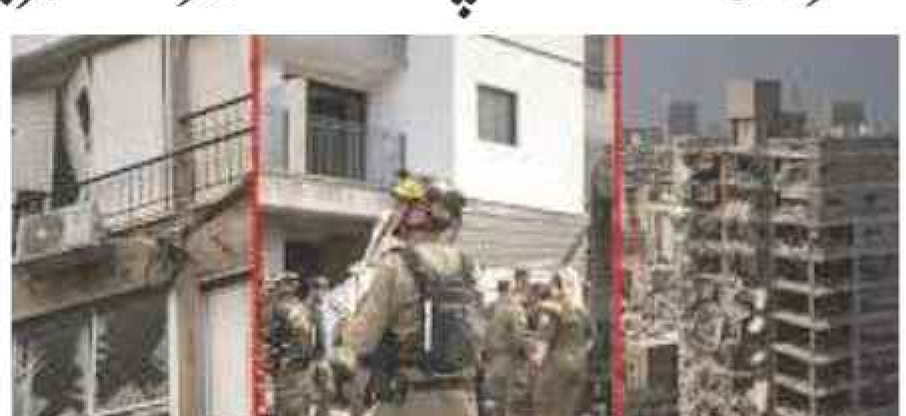

تل ابیب، 17 جون (یو این آئی) ایرانی حملوں کے بعد اسرائیلی انتظامیہ کو اپنے لاکھوں غیر محفوظ شہریوں کی فکر لاحق ہوگئی، جنہیں زیر زمین محفوظ ٹھکانوں سمیت دیگر حفاظتی ٹھکانوں تک رسائی نہیں ہے۔ اسرائیلی حکومت کی جانب سے تقریباً پورے ملک میں جنگ کی صورت میں حفاظتی ٹھکانے بنائے گئے ہیں، جنہیں ہنگامی حالات میں استعمال کیا جاتا ہے لیکن ایرانی حملوں کے بعد انکشاف ہوا ہے کہ کم سے کم 26 لاکھ اسرائیلی افراد محفوظ ٹھکانوں تک رسائی سے محروم ہیں۔ اسرائیلی اخبار 'یروشلم پوسٹ' نے ریاستی محتسب کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ کم سے کم 26 لاکھ اسرائیلی محفوظ ٹھکانوں تک رسائی سے محروم ہیں جو ایرانی حملوں میں آسانی سے شکار ہو سکتے ہیں۔ ریاستی محتسب نے 16 جون کو تل ابیب اور اس کے ان نواحی علاقوں کا دورہ کیا، جو ایرانی حملوں سے متاثر ہوئے تھے، وہیں انہوں نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے خبردار کیا کہ "لاکھوں اسرائیلی شہریوں کو ایرانی میزائل حملوں سے مناسب تحفظ حاصل نہیں۔" ان کے مطابق "2020 میں حکومت نے رپورٹ شائع کی تھی جس میں ریاست اسرائیل میں تحفظ کے خلا کی نشاندہی کی گئی تھی۔ اس وقت تقریباً 26 لاکھ شہری ایسے علاقوں میں رہ رہے تھے جہاں انہیں مناسب پناہ گاہ میسر نہیں تھی۔ ان کے مطابق ایرانی حملوں کے وقت میں لاکھوں اسرائیلی شہری غیر محفوظ حالت میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں جب کہ بعض سرکاری سرکاری پناہ گاہیں ناکارہ ہیں۔ یروشلم پوسٹ کے مطابق خصوصی طور پر جنوبی تل ابیب، نیگیو، اور عرب قصبوں میں لاکھوں اسرائیلی محفوظ ٹھکانوں سے محروم ہیں اور وہ اس وقت غیر محفوظ گھروں میں رہائش پذیر ہیں، حملے کی صورت میں وہاں زیادہ نقصان ہوگا۔ رپورٹ کے مطابق اسرائیل کے شمالی علاقوں میں محفوظ ٹھکانوں کی سخت ضرورت ہے، جہاں 39 بستیوں میں سے 23 بستیاں ایسی ہیں جہاں کوئی مناسب پناہ گاہ موجود نہیں اور اسرائیل پر حالیہ ایرانی حملوں کی وجہ سے انہی علاقوں میں زیادہ ہلاکتیں ریکارڈ کی گئیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ تمرا، مخنین، جدیدی، مکر، مجد الکروم، دیر الاسد، راعی اور محف جیسی بستیوں میں جن کی آبادی تقریباً 1,50,000 ہے، وہاں ایک بھی محفوظ پناہ گاہ موجود نہیں۔ اسی طرح نہریہ، عکا، صفد، اور کرمیئیل جن کی مجموعی آبادی تقریباً 2,00,000 ہے، وہاں درجنوں عوامی پناہ گاہیں موجود ہیں۔ رپورٹ میں اسرائیلی حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے بتایا گیا کہ مذکورہ علاقوں کے شہری جنگی خطرات کے مقابلے میں شدید غیر محفوظ حالات میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں جب کہ ریاست کی طرف سے ابھی تک کوئی موثر حکمت عملی سامنے نہیں آئی۔

دنیا امریکہ کے بغیر بھی آگے بڑھ سکتی ہے: چین

بیجنگ، 17 جون (یو این آئی) چینی صدر شی جن پنگ کے سرکاری کامینٹری اکاؤنٹ سے ایک پیغام جاری کیا گیا ہے کہ دنیا امریکہ کے بغیر بھی آگے بڑھ سکتی ہے۔ اگر امریکہ دنیا کا احترام کھو بیٹھا ہے تو وہی سبق سیکھے گا جو ہر زوال پذیر سلطنت نے بہت دیر سے سیکھا، کہ دنیا کسی کے لیے نہیں رکتی، ہمیشہ آگے بڑھتی رہتی ہے۔ چینی صدر کے مائکرو بلاگنگ ویب سائٹ ایکس اکاؤنٹ پر تحریر جاری کی گئی ہے کہ سو سال پہلے، برطانوی سلطنت عالمی تجارت پر چھائی ہوئی تھی اور دنیا کی 20 فیصد دولت اس کے پاس تھی، لوگ سمجھتے تھے اس کا سورج کبھی نہیں ڈھلے گا۔ تحریر میں لکھا گیا ہے کہ دو سو سال پہلے فرانس یورپ کے افق پر چھایا ہوا تھا، اس کی افواج سے لوگ ڈرتے تھے، اس کی ثقافت قابل رشک تھی، نپولین نے خود کو لازوال قرار دیا تھا۔ چار سو سال پہلے، ہسپانوی تخت وتاج فلپائن سے میکسیکو تک حکومت کر رہا تھا، اس کے خزانے چاندی اور ریشم سے بھرے ہوتے تھے، ہسپانوی بادشاہ سمجھتے تھے کہ ان کی عظمت ہمیشہ باقی رہے گی، ہر سلطنت نے خود کو ناگزیر سمجھا لیکن ہر ایک کا سورج غروب ہوا۔ ایکس پیغام میں لکھا گیا ہے کہ طاقت کمزور پڑ جاتی ہے، اثرورسوخ بدل جاتا ہے اور قانونی حیثیت اسی لیے دم توڑ دیتی جب اسے حاصل کرنے کے بجائے خود پر فرض کر لیا جائے، اگر امریکہ دنیا کا احترام کھو بیٹھا تو وہی سبق سیکھے گا جو ہر زوال پذیر سلطنت نے بہت دیر سے سیکھا ہے کہ دنیا کسی کے لیے نہیں رکتی، ہمیشہ آگے بڑھتی رہتی ہے۔

ایرانی فوج کے سربراہ شادمانی کی موت: اسرائیل

یروشلم، 17 جون (یو این آئی) اسرائیلی فوج نے منگل کو دعوی کیا ہے کہ ایک ایرانی کمانڈ سینٹر پر گزشتہ شب اسرائیلی حملے میں اس کے جنگی وقت کے چیف آف اسٹاف اور اسلامی جمہوریہ کے سب سے اعلیٰ فوجی افسروں میں سے ایک علی شادمانی کی موت ہوگئی ہے اسرائیلی فوج کی جانب سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ 'اسرائیلی فضائیہ نے یہ حملہ' درست انٹیلی جنس اور 'اچانک ملے موقع' کے بعد کیا۔

جی 7 سربراہی اجلاس: لیڈروں میں بعض مسائل پر اختلاف

کیلگری، 17 جون (یو این آئی) کناڈا کے البرٹا کے کناناسکس میں دو روزہ جی 7 سربراہی اجلاس کے پہلے دن پیر کو لیڈروں کی ملاقات ہوئی جس میں بعض امور پر اختلاف دیکھا گیا سی این این کی رپورٹ کے مطابق امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اسرائیل اور ایران کے درمیان کشیدگی کم کرنے کی اپیل والے مشترکہ بیان پر دستخط نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اتوار کی شب یوروپی کمیشن کی صدر ارسلا وان ڈیر لیین اور یوروپی کونسل کے صدر انتونیو کوسٹا نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ اسرائیل کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے اور ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون، جرمن چانسلر فریڈرک مرز اور برطانوی وزیر اعظم کیئر اسٹارمر بھی اس معاملے پر اتفاق رائے پیدا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ مسٹر ٹرمپ کے اس فیصلے نے دیگر عالمی رہنماؤں کے ساتھ اختلافات ابھر کر سامنے آئے ہیں۔ کناڈا کے ایک سینئر اہلکار نے کہا کہ یوروپی رہنما اتفاق رائے پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کناڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی سے ملاقات کے بعد جب مسٹر ٹرمپ سے کناڈا کے ساتھ تجارتی تحفظ کے معاہدے میں تاخیر کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے کہا کہ "میرے پاس ٹیرف سے متعلق ایک خیال ہے اور مارک کے پاس کچھ الگ سوچ ہے۔ ہم آج اس پر وضاحت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ میرے خیال میں مارک کا خیال تھوڑا پیچیدہ ہے لیکن یہ بھی اچھا ہے۔ ہم دونوں خیالات کو دیکھیں گے اور دیکھیں گے کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے۔" مسٹر ٹرمپ نے کہا کہ روس کو جی ایٹ سے ہٹانا ایک غلطی تھی اور اگر روس کو نہ ہٹایا جاتا تو یوکرین میں جنگ نہ ہوتی۔ اتوار کو جی 7 سربراہی اجلاس کا مختصر ایجنڈا جاری کیا گیا جس میں عالمی معیشت اور توانائی کی سلامتی پر بات چیت کو ترجیح دی گئی ہے۔

چاڈ میں دو حریف قبائل کے درمیان جھڑپوں میں 20 افراد ہلاک

یاؤنڈے، 17 جون (یو این آئی) وسطی افریقی ملک چاڈ میں دو حریف قبائل کے درمیان لڑائی کے دوران 20 افراد ہلاک اور 16 دیگر زخمی ہوگئے ہیں۔ ملکی وزارت مواصلات نے ایک بیان میں کہا ہے کہ یہ جھڑپیں 10 سے 14 جون تک صوبہ اودوائی (چاڈ کے مشرق) کے علاقے مولوہ میں ہوئیں۔ اگرچہ بیان میں جھڑپوں کی وجوہات کا ذکر نہیں کیا گیا تاہم مقامی میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ تنازع دو حریف قبائل کے درمیان ہوا۔ چاڈ حکومت کے چار اعلیٰ افسران پیر کی صبح صوبہ اودوائی کے دارالحکومت ابیچے پہنچے تاکہ جھڑپوں کی صورتحال کا جائزہ لیا جاسکے اور امن وامان کی بحالی کی جاسکے۔ اس دورے سے قبل صوبے کے سینیٹروں نے ایک بیان جاری کرکے ان واقعات کی مذمت کی۔

ایران کے نطنز پلانٹ کو مزید نقصان نہیں پہنچا: آئی اے ای اے

ویانا، 17 جون (یو این آئی) بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی (آئی اے ای اے) نے کہا ہے کہ جمعہ کو اسرائیل کے حملے کے بعد ایران کے نطنز ایندھن کی افزودگی کے پلانٹ کے مقام کو کوئی اضافی نقصان نہیں پہنچا ہے اور نطنز سائٹ کے باہر تابکاری میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ آئی اے ای اے کے ڈائریکٹر جنرل رافیل گروسی نے آئی اے ای اے کے بورڈ آف گورنرز کو بتایا کہ زیر زمین کیسکیڈ ہال جس میں پائلٹ فیول افزودگی پلانٹ اور ایندھن کی افزودگی کے مرکزی پلانٹ کا حصہ ہے، پر کسی قسم کے فزیکل حملے کا کوئی نشان نہیں ہے۔ تاہم، کیسکیڈ ہال میں موجود سینٹری فیوجز کو بجلی کی کمی کی وجہ سے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نطنز ایٹمی مرکز کے اندر ریڈیولاجیکل اور کیمیائی دونوں قسم کی آلودگی موجود ہے۔ تابکاری، جو بنیادی طور پر الفا ذرات پر مشتمل ہوتی ہے، جب یورینیم کو سانس یا نگل لیا جاتا ہے تو اس سے ایک اہم خطرہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا، تاہم، مناسب حفاظتی اقدامات سے اس خطرے کو موثر طریقے سے ختم کیا جاسکتا ہے۔ مرکز کے اندر بنیادی تشویش پانی کے ساتھ رابطے میں پیدا ہونے والے یورینیم ہیکسا فلورائیڈ اور فلورائیڈ مرکبات کی کیمیائی زہریلا ہے۔ فوردو فیول افزودگی پلانٹ یا خندوب ہیوی واٹر ری ایکٹر کی تعمیراتی جگہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا، جو زیر تعمیر ہے۔ مسٹر گروسی نے کہا کہ حالیہ حملوں سے بوشہر نیوکلیئر پاور پلانٹ کو نشانہ یا متاثر نہیں کیا گیا اور نہ ہی ایران ریسرچ ری ایکٹر۔

ٹرمپ نے اپنی ٹیم کو ایرانی افسران سے ملاقات کا انتظام کرنے کی حکم دیا

واشنگٹن، 17 جون (یو این آئی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اپنی ٹیم کے ارکان کو ہدایت کی ہے کہ وہ جلد از جلد ایرانی افسران کے ساتھ ملاقات کا انتظام کریں۔ سی این این نیوز چینل نے ذرائع کے حوالے سے اپنی رپورٹ میں یہ اطلاع دی ہے۔ رپورٹ کے مطابق مسٹر ٹرمپ نے کناڈا میں جی 7 سربراہی اجلاس کو جلد چھوڑ کر واپس آنے کا فیصلہ کیا اور امریکی قومی سلامتی کونسل کو وائٹ ہاؤس کے سچویشن روم میں ہونے والی میٹنگ کے لیے تیار رہنے کا حکم دیا۔

پرنٹر و پبلشر مبین الہدیٰ نے سلمیٰ خاتون (پروپرائٹر کا نام) کی جانب سے ڈی بی کروپ لمیٹیڈ (بھاسکر پرنٹنگ پریس) اوڈن ٹولہ، شیوالہ روڈ، کھگول، شاہ پور، داناپور کینٹ، پٹنہ۔ 801105 میں چھپوا کر دفتر ہمارا نعرہ، بیت الشمس، پارک لین، بھنور پوکھر، پٹنہ۔ "سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: ڈاکٹر انوار الہدیٰ
" Printed and Published by Mobinul Hoda on behalf of Ms Salma Khatoon(Name of owner) and Printed at DB Crop Ltd.(Bhaskar Printing Press) Udan Tola, Shivala Road, Khagol, Shahpur, Danapur Cantt, Patna-801105, and Published from Baitush Shams, Park Lane, Bhanwar Pokhar, Patna-800004, Bihar, Editor: Dr. Anwarul Hoda

شانتو، مشفق کی سنچریوں نے بنگلہ دیش کو سنبھالا

گال، (سری لنکا) 17 جون (یو این آئی) کپتان نجم الحسین شانتو (ناٹ آؤٹ 136) اور مشفق الرحیم (ناٹ آؤٹ 105) کی سنچریوں کی بدولت بنگلہ دیش نے پہلے ٹیسٹ کے پہلے دن تین وکٹ پر 292 رنز بنا کر میچ پر مضبوط گرفت بنالی ہے۔ آج یہاں بنگلہ دیش نے پہلے ٹیسٹ میچ میں میزبان سری لنکا کے خلاف ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ بلے بازی کرنے اتری بنگلہ دیش کی شروعات اچھی نہیں رہی۔ اسیتھا فرنانڈو نے انعام الحق (صفر) کو آؤٹ کرکے بنگلہ دیش کو پہلا جھٹکا دیا۔ تھرندو رتنائیکے نے اپنے پہلے ٹیسٹ میں شادمان اسلام (14) کو آؤٹ کرکے سری لنکا کو دوسری کامیابی دلائی۔ اس کے بعد رتنائیکے نے مومن الحق (29) کو بھی آؤٹ کرکے بنگلہ دیش کے لیے بحران پیدا کر دیا۔ مشکل کے ایسے وقت میں کپتان نجم الحسین شانتو اور مشفق الرحیم کی جوڑی نے بنگلہ دیش کی اننگ کو سنبھالا۔ دونوں بلے بازوں کے درمیان چوتھی وکٹ کے لیے 247 رنز کی ناقابل شکست شراکت ہوئی۔ اس سے قبل نجم الشانتو نے 203 گیندوں پر 11 چوکوں اور ایک چھکا کی مدد سے 101 رنز بنا کر اپنی سنچری مکمل کی۔ نومبر 2023 کے بعد شانتو کی یہ پہلی اور سری لنکا کے خلاف دوسری ٹیسٹ سنچری ہے۔ اس کے بعد مشفق نے 176 گیندوں میں پانچ چوکے لگا کر اپنی سنچری مکمل کی۔ مشفق کی یہ 12 ویں ٹیسٹ سنچری ہے، انہوں نے سری لنکا کے خلاف چوتھی بار سنچری بنائی ہے۔ پہلے دن کا کھیل ختم ہونے پر بنگلہ دیش نے تین وکٹوں پر 292 رنز بنا کر اپنی پوزیشن مضبوط کر لی ہے۔ نجم الشانتو (136 ناٹ آؤٹ) اور مشفق الرحیم (105 ناٹ آؤٹ) کریز پر موجود ہیں۔ سری لنکا کی جانب سے تھرندو رتنائیکے نے دو وکٹیں حاصل کیں۔

سوفی ڈیوائن ویمنز ورلڈکپ کے بعد ایک روزہ کرکٹ کو خیرباد کہہ دیں گی

ویلنگٹن، 17 جون (یو این آئی) نیوزی لینڈ کی خواتین ٹیم کی کپتان سوفی ڈیوائن اس سال کے آخر میں ہندوستان اور سری لنکا میں ہونے والے ون ڈے ویمنز ورلڈکپ کے بعد کرکٹ کے اس فارمیٹ سے ریٹائر ہوجائیں گی۔ ڈیوائن نیوزی لینڈ کرکٹ کے ساتھ غیر رسمی کھیل معاہدے کے تحت ٹی 20 انٹرنیشنل میچوں کے لیے دستیاب ہوں گی۔ ڈیوائن نے نیوزی لینڈ کی 17 خواتین کھلاڑیوں کی کنٹریکٹ لسٹ جاری ہونے سے ایک روز قبل ون ڈے سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا ہے۔ وہ سینٹرل کنٹریکٹ گروپ کا حصہ نہیں ہوگی۔ ڈیوائن ورلڈکپ میں ٹیم کی کپتانی کریں گی۔ اس کے بعد آئندہ ڈومیسٹک سیزن کے لیے نئے ون ڈے کپتان کا انتخاب کیا جائے گا۔ ڈیوائن 19 سال پر محیط شاندار ون ڈے کیریئر میں دنیا کے بہترین آل راؤنڈرز میں سے ایک رہی ہیں۔ انہوں نے 2006 میں 17 سال کی عمر میں ڈیبیو کیا تھا۔ وہ نیوزی لینڈ کی دوسری سب سے زیادہ ون ڈے میچ کھیلنے والی خاتون کھلاڑی ہیں۔ اس وقت ان کے نام آٹھ ون ڈے سنچریاں ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ نیوزی لینڈ کی ویمنز ون ڈے کرکٹ میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والی گیند بازوں کی فہرست میں دوسرے نمبر پر ہیں۔ عالمی کرکٹ کے بہترین آل راؤنڈرز میں سے ایک، ڈیوائن 990,3 رنز کے ساتھ نیوزی لینڈ کے ہمہ وقت رنز بنانے والوں کی فہرست میں چوتھے نمبر پر ہیں، جب کہ وہ لی تاہوہو کے ساتھ صرف دو کھلاڑیوں میں سے ایک ہیں، جنہوں نے 100 سے زیادہ وکٹیں حاصل کی ہیں۔ اپنی ریٹائرمنٹ کا اعلان کرنے پر ڈیوائن نے کہا، "مجھے لگتا ہے کہ کرکٹ کے اس فارمیٹ سے پیچھے ہٹنے کا یہ صحیح وقت ہے۔ میں بہت خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ مجھے حل تلاش کرنے میں نیوزی لینڈ کرکٹ کی حمایت حاصل ہوئی ہے۔

سہ فریقی ٹی ٹوئنٹی سیریز میں نیدرلینڈز کی نیپال پر تاریخی جیت

گلاسگو، 17 جون (یو این آئی) نیدرلینڈز نے ٹی ٹوئنٹی سہ فریقی سیریز کے دوسرے میچ میں نیپال کے خلاف ٹائی ہونے کے بعد تیسرے سپر اوور میں جیت درج کی۔ پیر کی شب گلاسگو میں کھیلے گئے میچ میں نیپال نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ بلے بازی کرنے اتری نیدرلینڈز کے لیے این انگل برچٹ (35)، وکرمجیت سنگھ (30)، مائیکل لیویٹ (20)، میکس اوڈاؤڈ (19) اور ذوالفقار ثاقب (25 ناٹ آؤٹ) کی شاندار اننگز کی بدولت مقررہ 20 اوورز میں سات وکٹوں پر 152 رنز بنائے۔ نیپال کی جانب سے سندیپ لامچھانے نے تین اور نندن یادو نے دو وکٹیں حاصل کیں۔ للت راج بنشی اور کشل بھرتیل نے ایک ایک بلے باز کو آؤٹ کیا۔ 153 رنز کے ہدف کے تعاقب میں نیپال کی شروعات اچھی نہیں رہی اور اس نے صرف نو رنز کے اسکور پر دو وکٹیں گنوا دیں۔ اس کے بعد کشل بھرتیل کے ساتھ کپتان روہت پاڈیل نے اننگ کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ چھٹے اوور میں کشل بھرتیل 23 گیندوں میں (34) رنز بنانے کے بعد پویلین لوٹ گئے۔ انہیں ڈورم نے آؤٹ کیا۔ اس کے بعد ڈورم نے ایری اور کرن کھکوانا کو بھی پویلین بھیج دیا۔ ایک وقت میں نیپال نے 15 اوورز میں 97 رنز پر پانچ وکٹیں گنوا دی تھیں۔ نیپال کو آخری پانچ اوورز میں 56 رنز درکار تھے۔ روپیش نے ایک چھکا اور ایک چوکا لگا کر نیپال کی واپسی کرائی۔ بعد میں پوڈیل اور کرن کے سی نیپال کو آخری اوور تک لے گئے اور آخری اوور میں نیپال کو جیت کے لیے 16 رنز درکار تھے۔ نندن یادو نے نیدرلینڈز کے تیز گیند باز کائل کلین کی پہلی گیند پر ہی چوکا لگا دیا اور پھر دو، دو اور چار رنز بناتے ہوئے ٹیم کا اسکور آٹھ وکٹ پر 152 تک پہنچا کر میچ سپر اوور میں لا دیا۔ اس کے بعد میچ میں جیت ہار کا فیصلہ کرنے کے لیے سپر اوور کا سہارا لیا گیا۔ پہلے سپر اوور میں نیپال نے ایک وکٹ کے نقصان پر 19 رنز بنائے۔ جواب میں نیدرلینڈز نے بغیر کوئی وکٹ گنوائے 19 رنز بنا کر میچ کو دوبارہ ٹائی کرا دیا۔ اب دوسرے سپر اوور میں نیدرلینڈز نے ایک وکٹ کے نقصان پر 17 رنز بنائے۔ جواب میں نیپال نے بغیر کوئی وکٹ گنوائے 17 رنز بنائے اور میچ ایک بار پھر ٹائی ہوگیا۔ تیسرے سپر اوور میں نیدرلینڈ کے جیک لیون کچیف نے شاندار گیند بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نیپال کو ایک بھی رن نہیں بنانے دیا اور اس کے دو وکٹ جھٹک لیے۔ اس کے جواب میں نیدرلینڈز کے مائیکل لیوٹ نے سندیپ لامچھانے کی پہلی ہی گیند پر چھکا لگا کر اپنی ٹیم کو تاریخی جیت دلادی۔ نیدرلینڈز اور نیپال کا میچ تیسرے سپر اوور میں پہنچا جہاں نیدرلینڈ نے سنسنی خیز میچ جیت لیا۔

مندھانا ون ڈے بلے بازی رینکنگ میں ایک بار پھر سرفہرست

دبئی، 17 جون (یو این آئی) ہندوستانی خاتون ٹیم کی اسٹار بلے باز اسمرتی مندھانا نے ایک روزہ بلے بازی رینکنگ میں چھ سال بعد دوبارہ ٹاپ پوزیشن حاصل کرلی ہے۔ مندھانا نے سری لنکا اور جنوبی افریقہ کے ساتھ سہ فریقی سیریز میں شاندار کارکردگی کی بدولت یہ کارنامہ انجام دیا۔ اس سے قبل انہوں نے یہ مقام سال 2019 میں حاصل کیا تھا۔ آئی سی سی کی جانب سے منگل کو جاری کردہ تازہ ترین رینکنگ کے مطابق مندھانا نے 727 ریٹنگ پوائنٹس کے ساتھ جنوبی افریقہ کی کپتان لورا وولوارڈٹ کو پیچھے کرتے ہوئے نمبر ایک کا تاج اپنے نام کیا ہے۔ انگلینڈ کی نئی کپتان نیٹ سکیور برنٹ اور جنوبی افریقہ کی کپتان لورا وولوارڈ 719 پوائنٹس کے ساتھ مشترکہ طور پر دوسرے نمبر پر کھسک گئی ہیں۔ اس فہرست میں جمائمہ روڈریگز 14 ویں اور کپتان ہرمن پریت کور 15 ویں نمبر پر ہیں۔ جنوبی افریقہ کی ترمین برٹس تین میچوں کی سیریز کے پہلے میچ میں اپنی نصف سنچری کی بدولت پانچ درجے کی چھلانگ لگا کر 27 ویں نمبر پر پہنچ گئی ہیں۔ دوسرے میچ میں 76 رنز بنانے والی سن لوس بلے بازوں کی فہرست میں سات مقام کی چھلانگ کے ساتھ 42ویں نمبر پر پہنچ گئی ہیں۔ ون ڈے گیند بازی لسٹ میں سرفہرست مقام بدستور برقرار ہے، جس میں انگلینڈ کی بائیں ہاتھ کی اسپنر سوفی ایکلسٹون آسٹریلیا کی ایشلی گارڈنر اور میگن شٹ سے کافی آگے ہیں، لیکن ویسٹ انڈیز کی اسپنر ایفی فلیچر کی جنوبی افریقہ کے خلاف دوسرے ون ڈے میں چار وکٹیں لینے کی وجہ سے وہ چار درجے ترقی کرکے 19ویں نمبر پر پہنچ گئی ہیں۔ ون ڈے آل راؤنڈرز کے ٹاپ 10 میں بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ اس فہرست میں گارڈنر بدستور سرفہرست ہیں جب کہ ویسٹ انڈیز کی ہیلی میتھیوز دوسرے اور جنوبی افریقہ کی ماریزانے کیپ تیسرے نمبر پر ہیں۔ نیوزی لینڈ کی سوفی ڈیوائن، جنہوں نے ستمبر میں ہندوستان کی میزبانی میں ہونے والے ورلڈ کپ کے بعد ون ڈے سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا تھا، آل راؤنڈرز میں نویں اور بلے بازوں میں 13ویں نمبر پر ہیں۔

گل کی کپتانی میں کوہلی اور روہت کی خصوصیات: بٹلر

لندن 17 جون (یو این آئی) انگلینڈ کے محدود اوورز کے سابق کپتان جوس بٹلر نے کہا کہ ہندوستانی ٹیسٹ ٹیم کے نوجوان کپتان شبھمن گل کی قیادت میں وراٹ کوہلی اور روہت شرما کی خصوصیات ہیں۔ انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) 2025 میں شبھمن گل کی کپتانی میں کھیل چکے بٹلر نے کہا کہ گل کی کپتانی وراٹ کوہلی جیسی جارحانہ قیادت اور روہت شرما جیسی پرسکون قیادت کا مرکب ہے۔ انہوں نے کہا کہ گل اپنے دو سابق کپتانوں کی بہترین خصوصیات کے ساتھ اپنے طریقے سے ٹیم کی قیادت کریں گے۔ انہوں نے کہا، "وہ واقعی ایک متاثر کن نوجوان کھلاڑی ہے۔ جب وہ بولتا ہے تو وہ بہت پرسکون اور متوازن ہوتا ہے، لیکن مجھے لگتا ہے کہ وہ میدان پر تھوڑا جارحانہ ہے، جہاں اس میں تھوڑی شدت اور جدوجہد کا جذبہ ہے۔ وہ کوہلی اور روہت کا مرکب ہے۔ اس نے ظاہر ہے ان دو لوگوں سے سیکھا ہے، لیکن وہ بڑی حد تک اپنی شناخت بنائے گا۔ وہ اپنی کپتانی اور بلے بازی میں کو مختلف طریقے سے نبھانے کا کی کوشش کریں گے اور کچھ اچھے لوگوں کی حمایت بھی حاصل کرنی ہوگی۔

انکیتا بھگت: ہندستانی ایتھلیٹ نے اپنی محنت، لگن اور جذبے سے تیراندازی کو فروغ دیا

نئی دہلی، 17 جون (یو این آئی) انکیتا بھگت ایک مشہور ہندوستانی تیر انداز ہیں جو بائیں ہاتھ سے اپنے تیر اندازی کے جوہر دکھاتی ہیں۔ انکیتا بھگت کا تعلق مغربی بنگال سے ہے۔ ہندوستانی آرچر انکیتا کے جذبے اور لگن نے انہیں زندگی میں کامیابی حاصل کرنے میں بہت مدد کی۔ اس میدان میں انکیتا بھگت کی محنت نے ہندوستان اور دنیا کے کئی کھلاڑیوں کو بھی متاثر کیا۔ ورلڈ آرچری فیڈریشن کے ذریعہ عالمی نمبر 20 کی درجہ بندی پر بھی فائز رہیں۔ وہ ہندوستانی قومی ریکرو ٹیم کی رکن ہیں اور خواتین کی انفرادی ٹیم، خواتین کی ٹیم اور مخلوط ٹیم ریکرو کیٹیگریز میں بین الاقوامی مقابلوں میں حصہ لیتی ہیں۔ انکیتا بھگت 17 جون 1998 کو کولکتہ میں پیدا ہوئیں۔ ایک دودھ والے شانتنو بھگت کے یہاں پیدا ہونے والی، انکیتا نے اپنے آبائی شہر میں تیر اندازی کا مقابلہ دیکھنے کے بعد دس سال کی عمر میں اس کھیل میں دلچسپی لی۔ انکیتا نے اپنی ابتدائی تربیت حاصل کرنے کے لیے کلکتہ تیر اندازی کلب میں داخلہ لیا۔ اپنے ابتدائی تیر اندازی کیریئر کے دوران مالی مجبوریوں کی وجہ سے انکے پاس تیر اندازی کا سامان موجود نہیں تھا۔ تیر اندازی کا سامان مہنگا ہونے کی وجہ سے اس وقت اپنی مالی پریشانیوں کی وجہ سے وہ اسے برداشت نہیں کرسکتی تھی۔ لیکن ان سب پریشانیوں اور مشکلات کے باوجود انہوں نے اپنے خوابوں کو ترک نہیں کیا۔ انکیتا نے کلب کے دیگر طلباء سے سامان ادھار لیا۔ انکیتا کو تیر اور کمان حاصل کرنے میں کافی وقت لگا۔ اگرچہ انہوں اپنے سفر میں بہت سے مسائل کا سامنا کیا لیکن انہوں نے تیر اندازی کے میدان میں کامیاب کیریئر بنانے کی امید نہیں ہاری۔ انہوں نے 2014 میں جمشید پور میں ٹاٹا تیر اندازی اکیڈمی میں شمولیت اختیار کی، جہاں اس نے دھرمیندر تیواری، پورنیما مہتو اور رام اودیش کے تحت تربیت حاصل کی۔ انہوں نے روزاریو، ارجنٹائن میں منعقدہ 2017 ورلڈ تیر اندازی یوتھ چیمپئن شپ میں حصہ لیا، اور پارٹنر جیمسن سنگھ ننگتھوجم کے ساتھ ریکرو جونیئر مکسڈ ٹیم ایونٹ میں گولڈ میڈل جیتا۔ تیر اندازی ایسوسی ایشن آف انڈیا کی طرف سے کرائے گئے ٹرائلز کے دوران انکیتا کی کارکردگی کی بنیاد پر، کوپنہیگن میں 2015 کی ورلڈ آرچری یوتھ چیمپئن شپ میں، ہندوستانی قومی ٹیم کے ایک حصے کے طور پر مقابلے کے لیے منتخب کیا گیا تھا۔ تاہم، ایونٹ سے ایک ہفتہ قبل، ہندستان کے منصوبہ بند 35 رکنی وفد کے 18 کھلاڑیوں اور کوچز کو امریکہ میں داخلے کے لیے ویزا دینے سے انکار کردیا گیا تھا۔ سال 2015 کے سیول انٹرنیشنل یوتھ آرچری فیسٹا میں، جو سیول میں 3 سے 9 ستمبر تک منعقد ہوا تھا، انکیتا بھگت اس ٹیم کا حصہ تھیں، انہوں نے اس مقابلے میں دو تمغے جیتے لڑکیوں کے انفرادی ریکرو مقابلے میں ایک کانسہ کا اور لڑکی کے ریکرو ٹیم ایونٹ میں چاندی کا تمغہ حاصل کیا۔ انڈور آرچری ورلڈ کپ (مرحلہ 2) میں، جو 10 سے 11 دسمبر 2016 کو بنکاک میں منعقد ہوا، بھگت نے خواتین کے انفرادی ریکرو مقابلے میں حصہ لیا جہاں انہوں نے پراچی سنگھ کو آل انڈیا کے پہلے راؤنڈ کے میچ میں 6-2 سے شکست دی، لیکن پری کوارٹر فائنل میں جیون ہیونگ سے 6-0 سے ہار گئیں۔ انکیتا نے بنکاک میں منعقدہ 2017 ایشیا کپ میں خواتین کے انفرادی اور خواتین کے ریکرو ٹیم ایونٹس میں حصہ لیا۔ وہ اپنی ہم وطن دیپیکا کماری سے 6-2 سے ہار کر کوارٹر فائنل میں پہنچیں۔ بھگت نے 2017 ایشیا کپ کے تیسرے مرحلے میں ورلڈ رینکنگ ٹورنامنٹ میں بھی حصہ لیا، جو چین کے تائپے میں منعقد ہوا، انہوں نے تین مقابلوں یعنی خواتین کی انفرادی، خواتین کی ٹیم اور مخلوط ٹیموں کا حصہ رہیں۔ انہوں نے اپنے ساتھی ٹکیش بورو کے ساتھ مکسڈ ٹیم ایونٹ میں کانسہ کا تمغہ جیتا تھا۔ اس کے بعد انکیتا ان 24 اراکین میں شامل تھیں جنہیں سونی پت، ہریانہ میں اپنی تربیت کی تکمیل کے بعد روزاریو، ارجنٹائن میں 2017 کی عالمی تیر اندازی یوتھ چیمپئن شپ میں ہندوستانی قومی ٹیم کے لیے مقابلہ کرنے کے لیے منتخب کیا گیا تھا۔ ورلڈ یوتھ آرچری چیمپئن شپ میں، انکیتا نے اپنے ساتھی جیمسن سنگھ کے ساتھ ریکرو جونیئر مکسڈ ٹیم ایونٹ میں حصہ لیا، اور ان کے ساتھ مل کر نویں درجہ حاصل کیا گیا۔ اس جوڑی نے فائنل میں روسی ٹیم کو 6-2 سے شکست دینے کے بعد طلائی تمغہ جیتا، اس طرح ہندوستان کو مجموعی طور پر چوتھی عالمی یوتھ چیمپئن شپ کا خطاب ملا اور 2009 اور 2011 میں دیپیکا کماری کے جیتنے کے بعد یہ پہلی مرتبہ تھا۔ اپریل 2018 میں، بھگت نے 23 سے 29 اپریل تک شنگھائی، چین میں منعقدہ 2018 کے تیر اندازی ورلڈ کپ میں خواتین کے انفرادی، خواتین کی ٹیم اور مکسڈ ٹیم کے ریکرو مقابلوں میں حصہ لیا۔ انفرادی ریکرو ایونٹ میں، وہ کوالیفیکیشن راؤنڈ میں 720 میں سے 665 پوائنٹس حاصل کرنے کے بعد آٹھویں نمبر پر رہیں۔ اس نے تیسرے راؤنڈ میں ہم وطن بھیلا دیوی لیشرم کو 6-4 سے شکست دی، لیکن چوتھے راؤنڈ میں چین کی این کیکسوان سے 4-6 سے ہار گئیں۔ اس نے خواتین کے ٹیم ایونٹ میں پرومیلا ڈیمیری اور دیپیکا کماری کے ساتھ اور مکسڈ ٹیم ایونٹ میں اتانو داس کے ساتھ مل کر، چینی اور امریکہ کی ٹیموں سے بالترتیب 1-5 اور 4-5 سے ہارنے سے پہلے دونوں ایونٹس کے کوارٹر فائنل تک رسائی حاصل کی۔ اس کے بعد، مئی 2018 میں، بھگت نے 2018 کے تیر اندازی ورلڈ کپ میں خواتین کے انفرادی اور خواتین کے ریکرو ٹیم ایونٹس میں حصہ لیا۔ انکیتا بھگت نے پیرس میں 2024 کے سمر اولمپکس میں پہلی بار اولمپک میں شرکت کی۔ تاہم، وہ خواتین کے انفرادی 1/32 ایلیمینیشن راؤنڈ میں پولینڈ کی والنٹینا میزور سے 4-6 سے ہار گئیں۔ بھگت نے خواتین کی ٹیم میں بھجن کور اور دیپیکا کماری کے ساتھ کوارٹر فائنل تک رسائی حاصل کی۔ تاہم ٹیم ہالینڈ سے 6-0 سے ہار گئی۔ انکیتا نے تاریخ رقم کی، دھیرج بوما دیوارا کے ساتھ مکسڈ ٹیم برونز میڈل میچ میں تیر اندازی میں ہندوستان کے پہلے اولمپک تمغے میں حصہ لے کر وہ امریکہ کی ٹیم سے 6-2 سے ہار گئیں۔ انہوں نے اپنے کیریئر کی اہم کامیابیوں میں سال 2021 گوئٹے مالا سٹی ہونڈائی تیر اندازی ورلڈ کپ اسٹیج 1 میں ٹیم ایونٹ میں گولڈ میڈل اور مکسڈ ٹیم ایونٹ میں کانسہ کا تمغہ جیتا۔ بنکاک 2019 ایشیا کپ لیگ 1 میں مکسڈ ٹیم ایونٹ میں گولڈ میڈل اور ٹیم ایونٹ میں سلور میڈل جیتا۔ ٹوکیو 2020 اولمپک گیمز کے لیے ایشین کانٹی نینٹل کوالیفیکیشن ٹورنامنٹ میں 2019 میں چاندی کا تمغہ حاصل کیا، فائنل میں اپنی ہم وطن دیپیکا کماری سے ہار گئی۔ سال 2017 ورلڈ یوتھ آرچری چیمپئن شپ میں جیمسن سنگھ ننگتھوجم کے ساتھ شراکت میں ریکرو جونیئر مکسڈ ٹیم کے زمرے میں سونے کا تمغہ جیتا۔ سال 2016 ایشیا کپ - ورلڈ رینکنگ ٹورنامنٹ، اسٹیج 2 میں خواتین کے انفرادی ریکرو ایونٹ اور ٹیم ایونٹ میں سونے کے تمغے جیتے۔ سال 2015 کے سیول انٹرنیشنل یوتھ آرچری فیسٹا میں بالترتیب لڑکیوں کے انفرادی ریکرو اور لڑکی کے ریکرو ٹیم ایونٹ میں کانسی اور چاندی کا تمغہ حاصل کیا۔ تیر اندازی عام خاندانوں کے لیے ایک مہنگا کھیل ہے۔ ٹیلنٹ ہونے کے باوجود بھی عام لوگ اپنے بچوں کو تیر اندازی کے لیے نہیں بھیج پاتے، کیوں کہ ایک کمان کی قیمت دو لاکھ ہے، جو کسی بھی عام خاندان کے لیے برداشت کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ہندستان میں ٹیلنٹڈ کھلاڑیوں کی کمی ہے۔ نئے اور ہنرمند کھلاڑی تو ہر ریاست میں موجود ہیں۔ بس ان کو ریاستی یا عالمی سطح پر اپنا ٹیلنٹ دکھانے کا موقع ملنا چاہیے۔ اگر ریاستی حکومت یا مرکزی حکومت اس شعبے کی طرف خاص توجہ مرکوز کرتی ہے تو آنے والی نئی نسل کے تیر انداز بہت کچھ کر دکھانے کے لیے تیار ہیں۔ بین الاقوامی آرچر انکیتا بھگت کا کہنا ہے کہ ریاستی حکومت اب کھیل کو فروغ دینے کے لیے کئی طرح کی مدد فراہم کر رہی ہے، لیکن زیادہ تر ایسا تب ہوتا ہے جب کوئی کھلاڑی کسی پوزیشن پر پہنچ جاتا ہے۔ اسکول اور مقامی سطح پر تیر اندازی کو فروغ دینے کی ضرورت ہے، ہم مقابلوں میں جو جدید ترین کمان اور تیر استعمال کرتے ہیں وہ دستیاب ہونے چاہئیں، ایک اچھا کوچ ہونا چاہیے۔ نچلی سطح پر اس طرح کے نظام سے صرف ایک یا دو تیر اندازی کے کھلاڑی نہیں بلکہ بہت سے ہنر عالمی سطح پر چمکیں گے۔ گجرات، ہریانہ جیسی ریاستیں تیر اندازی میں اپنے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لیے بہتر منصوبوں کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔